الامن والعلیٰ
نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور

بسلسلہ اشاعت "جماعت نوری"

حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ ورسولہ

الحمد للہ کہ حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دافع البلا
کہنے کے اثبات واحقاق اور شرکیات طائفہ وہابیہ کے ابطال
وازہاق میں یہ مبارک رسالہ بے مثل عجالہ
مسمّٰی بنام تاریخی

الامن والعلیٰ لناعتی المصطفیٰ بدافع البلا

۱۳۱۱ھ

ملقب بلقب تاریخی

اکمال الطامہ علی شرک سوی بالامور العامہ

۱۳۱۱ھ

حسب ارشاد حضرت والا مرتبت الحاج سید محمد معصوم شاہ صاحب جیلانی قادری نوری

تصنیف لطیف

حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت اعلیٰحضرت مولانا مولوی محمد احمد رضا خاں صاحب
محمدی سنی حنفی قادری برکاتی بریلوی قدس سرہ العزیز۔

ناشر صاحبزادہ سید محمد حسن جیلانی

ملنے کا پتہ:- نوری کتب خانہ بازار [illegible] لاہور

ملنے کا پتہ:- نوری کتب خانہ معصوم منزل اسلام گنج لاہور ۲ قیمت ۳ روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء

از دہلی باڑہ ہندو راؤ مرسلہ مولوی محمد کرامت اللہ خاں صاحب

۲۱- جمادی الاخرہ ۱۳۱۱ھ سنہ ہجری

علمائے دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں: زید کہتا ہے کہ پڑھنا درود تاج اور دلائل الخیرات کا شرک محض اور بدعت سئیہ ہے اور تعلیم اس کی سم قاتل شرک اس لیے ہے کہ درود تاج میں دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں مذکور ہے اور بدعت سیئہ اس لیے کہ یہ درود بعد صدہا سال کے تصنیف ہوئے ہیں۔ عمرو جواب میں کہتا ہے کہ ورد اس درود مقبول کا موجب خیر و برکت اور باعث ازدیاد محبت ہے۔ زید عربیت سے جاہل ہے وہ نہیں سمجھتا کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سبب ہیں دفع بلا کے، اگرچہ دافع البلا حقیقۃً خدا تعالیٰ ہے۔ مختصر المعانی میں انبت الربیع البقل کو بقول مومن مجاز اور بقول کافر حقیقت فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ اور وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ہمارے دعوی پر دو بزرگ گواہ ہیں اور کیا سال ولادت حضرت رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں قحط عام کی وبا دفع نہیں ہوئی۔ اس کے سوا جبرئیل جلیل کا مقولہ قرآن کریم میں اس طرح صحیح ہے لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا ظاہر کیا۔ یہاں بقول زید حضرت جبرئیل بھی معاذ اللہ مشرک

ہو گئے کیونکہ وہ اپنے کو وہاب فرما رہے ہیں۔ پس جو جواب زید کی جانب سے ہوگا وہی ہماری طرف سے۔ پھر چونکہ یہ درود معمول بہا اکثر علماء و مشائخ عظام ہے، پس وہ سب بھی زید کے نزدیک مشرک ہوئے علاوہ یہ کہ خود زید بھی اس خواہ مخواہ کے شرک سے نہیں بچ سکتا، کیونکہ وہ بھی منعم کو قائل اور اور یہ کو دافع ورد و رافع عنایان کہتا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قصیدۂ اطیب النغم میں آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دافع فرما رہے ہیں۔ سندیں اور بھی بہت ہیں مگر اس مختصر میں گنجائش نہیں۔ رہا صدہا سال کے بعد تصنیف ہونے سے بدعت سیئہ ہونا یہ بھی زید کی حماقت پر دال ہے۔ خود زید جو مولوی اسمٰعیل صاحب کے خطبے جمعہ میں برسر منبر پڑھتا ہے، اس کے لیے اُس کے پاس کوئی حدیث ہے یا وہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصنیف ہیں۔ سبحان اللہ ان خطبوں کا پڑھنا جو صدہا سال بعد تصنیف ہوئے ہیں تو زید کے لیے سنت ہوں اور خاصان حق کی تصنیف درود کا پڑھنا بدعت سیئہ ٹھہرے، ہاں جو صیغے درود کے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہیں اُن کا پڑھنا ہمارے نزدیک بھی افضل و بہتر ہے مگر علمائے راسخین اور فقرائے کاملین نے حالت ذوق و شوق میں جو درود شریف بالفاظ بدیعہ تصنیف فرمائے ہیں جن میں جناب غوث الثقلین محبوب سبحانی بھی شامل ہیں اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے جذب القلوب میں مندرج فرمائے ہیں اور خود حضرت شیخ نے ایک مستقل رسالہ اس بارہ میں تالیف فرمایا ہے اور جتنے درود مشائخ عظام نے تصنیف فرمائے ہیں سب اُس میں درج ہیں اور شرح سفر السعادۃ میں ۳۶ صیغے رسول خدا سے منقول ہیں، باقی صحابہ و تابعین نے زیادہ کیے ہیں۔ زید جاہل نے ان

سب حضرات کو (معاذ اللہ) مشرک بنایا ہے۔ اب علمائے اعلام سے استفسار ہے کہ قول زید کا صحیح اور موافق عقائد سلف صالح کے ہے یا عمرو کا بہ تشریح و تفصیل ارشاد ہو، اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب

الحمد للہ علی ما علم وھدانا للدین الاقوم وسلک بنا السبیل الاسلم وصلی ربنا وبارک وسلم علی دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم سیدنا ومولانا ومالکنا ومأوٰنا محمد مالک الارض ورقاب الامم وعلی اٰلہ وصحبہ اولی الفضل والفیض والعطاء والجود والکرم۔ اٰمین۔ قال الفقیر المستدفع البلاء من شبیہ العلی الاعلی صلی اللہ تعالٰی عبدالمصطفٰی احمد رضا المحمدی السنی الحنفی القادری البرکاتی البریلوی دفع نبیہ عنہ البلاء ومنح قلبہ النور الجلاء یہ مختصر جواب موضح صواب متضمن مقدمہ و دو باب و خاتمہ۔

مقدمہ

اتمام الزام و تمہید مرام میں عائدہ قاہرہ و فائدہ زاہرہ پر مشتمل

عائدۂ قاہرہ

ایھا المسلمون دفع نبیکم عنکم بلاء المجنون وفتنۃ المفتون۔ زید عنید کے ایسے کلمات کچھ محل تعجب نہیں کہ مذہب وہابیہ کی بنا ہی حتی الامکان حضور سید الانس والجان علیہ وعلٰی آلہ افضل الصلاۃ والسلام کے ذکر شریف مٹانے اور محبوبان خدا جل وعلا وعلیہم الصلاۃ والثنا کی تعظیم قلوب مسلمین سے گھٹانے پر ہے وسیعلم الذین ظلموا ای

منقلب ینقلبون مگر تعجب اُن مسلمانانِ اہلسنت سے کہ ایسے ناپاک اقوال پر کان دھریں بہت کان کھانے والے دنیا میں ہوئے اور ہوتے رہیں گے۔ مسلمان صحیح العقیدہ اُن کی طرف التفات ہی کیوں کریں، اس کا علاج حضور میں خاموشی اور غیبت میں فراموشی اور اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت ہر حال اپنے محبوب بےمثال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر پاک کی زیادہ گرمجوشی کہ مخالف خود ہی اپنی آگ میں جل بجھیں گے قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور۔ اس طائفہ تالفہ کے رد میں اقوال ائمہ وعلماء[1] پیش کرنے کا تو کوئی محل ہی نہیں کہ یہ تم اپنے اعتقاد سے ائمہ وعلماء کہتے ہو ان کے نزدیک وہ بھی تمہاری طرح معاذ اللہ مشرک بدعتی تھے مدد ومحمود میں کتب وضیح کثیرہ کی تصنیف واشاعت انھیں نے کی، تمہارے پیارے نبی محمد مصطفےٰ فاتح البلاد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عزوجل کا خلیفہ اکبر ومدد بخش ہر خشک وتر وواسطۂ ایصال ہر خیر وبرکت ووسیلۂ فیضان ہر جود، رحمت وشافی وکافی وقاسم نعمت وکاشف کرب ودافع زحمت وہی لکھ گئے، جن کی تصریحات قاہرہ سے اُن کی تصنیفات باہرہ کے آسمان گونج رہے ہیں فقیر غفر اللہ لہٗ نے کتاب مستطاب "سلطنت المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ" میں بکثرت ارشادات جلیلہ ونصوص جزئیہ جمع کیے جن کے دیکھنے سے بحمد اللہ ایمان تازہ ہو اور روئے ایقان پر احسان کا غازہ تو ان کے نزدیک حقیقۃً یہ شرک وبدعت انھیں وہی سکھا گئے۔ آخر ان کا بانی مذہب[2] شیخ نجدی علیہ ما علیہ ڈنکے کی چوٹ کہتا تھا کہ چھ سو برس سے جتنے علما گزرے سب کافر تھے کما ذکرہ المحقق العلامۃ الفقیہ الفہامۃ شیخ الاسلام بہ بیت المسجد الحرام سید احمد

ف ۱: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں علماء وائمۂ دین کا عقیدہ
ف ۲: وہابیوں کا پیشوا چھ سو برس سے سب عالموں کو کافر کہتا تھا۔

بن زینی بن دحلان المکی قدس سرہ الملکی فی البلد السیدی احادیث دکھانے کا گیا۔ درتعجب کہ آخر سب کتب حدیث صحاح و سنن و مسانید و معاجیم وغیرہا حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کے بعد تصنیف ہوئیں تو ان کے طور پر معاذ اللہ وہ سب بدعت اور مصنف بدعتی رہی آیت کہ رب العزت جل و علا بے تخصیص لفظ و صیغہ و وقت و عدد مطلقاً اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام کی طرف بلاتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ كُلَّمَا سَوَّحَ بِذِكْرِهِ الْفَائِزُوْنَ وَمَنَعَ مِنْ اِكْثَارِهِ الْهَالِكُوْنَ تو دلائل الخیرات و درود تاج وغیرہما سب اس حکم جانفزا کے دائرہ میں داخل۔ یہ بھی انھیں مقبول ہوتی نظر نہیں آتیں کہ ان کتب وضیع میں حضور والا رفیع المبلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوصاف عظیمہ جلیلہ و نعوت کثیرہ جمیلہ ہیں اور ان کے امام الطائفہ[۳] کا حکم ہے کہ جو بشر کی سی تعریف ہو اس میں بھی اختصار کرو۔ علاوہ بریں[۴] وظیفہ درود میں صدہا بار نام اقدس لینا ہوگا اور ان کا امام لکھ چکا کہ نام جپنا شرک ہے، اب وہ اپنے امام کی تصریح مانیں یا تمھارے خدا کا اطلاق۔ ہاں اگر انھیں کے امام الطائفہ اور اس کے آبا و اجداد و اکابر کی تصانیف دکھاؤ تو شاید کچھ کام چلے کہ امام الطائفہ کو کچھ کہیں تو ایمان کی گت بری بنے اور اس کے اکابر سے مکابرہ ہیں، تو اس سے کیوں کر لگا رہی چھنے ایسی ہی جگہ بدلگامی کا قافیہ تنگ ہوتا ہے کہ نہ رائے یافتن نہ روئے ماندن مثلاً اولاً[۵] یوں پوچھیے کہ حیادار صرف اس جرم پر کہ حضرات

ف ۳: وہابیہ کے نزدیک حضور کی تعریف میں کمی چاہیے۔

ف ۴: وہابیہ کے نزدیک درود شریف کی کثرت شرک ہے۔ ف ۵: وہابیہ کے طور پر شاہ عبدالعزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب بدعتی تھے۔

علمائے دین مصنف کتب رحمہم اللہ تعالیٰ زمانہ اقدس حضور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں نہ تھے انھیں کی کتابیں بدعت اور وہ معاذ اللہ اہل بدعت قرار پائیں گے یا نہ حکم امام الطائفہ اور اس کے عم نسب و پدر شریعت وجد طریقت جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب اور اس کے جد نسب وجد شریعت و فرجد طریقت شاہ ولی اللہ صاحب اور فرجد نسب وتلمذ وجد الجد بیعت شاہ عبد الرحیم صاحب وغیرہم اکابر و عمائد خاندان دہلی کو بھی شامل ہوگا۔ کیا یہ حضرات زمانہ اقدس میں تھے، کیا ان کی کتابیں جبھی تصنیف ہوئی تھیں، کیا انھوں نے اپنی تصانیف کے خطبوں میں بیسیوں مختلف صیغوں سے درود لکھے ہیں۔ سب بعینہا حضور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہیں اگر ہیں تو پتا دو اور نہیں تو کیا ہٹ دھرمی سینہ زوری ہے کہ ان کی تصانیف بدعت اور یہ بدعتی نہ ٹھہریں کیا وحی باطنی اسمٰعیلی میں یہ حکم تشریعی بھی آچکا ہے کہ یجوز لِذاتِک ما لا یجوز لغیرہم الی کا امام صاف صاف لکھ چکا کہ بعض غیر انبیا پر بھی (جن میں اس نے اپنے پیر اور پیر دا پیر کو بھی داخل کیا ہے) بے وساطت انبیا وحی باطنی آتی ہے۔ جس میں احکام تشریعی اترتے ہیں وہ ایک جہت سے انبیا کے پیرو اور ایک جہت سے خود محقق ہوتے ہیں وہ شاگرد انبیا بھی ہیں اور ہم استاد انبیا بھی وہ مثل انبیا معصوم ہیں (دیکھو صراط المستقیم مطبع ضیائی میرٹھ صفحہ ۳۸ دو سطر اخیر تا صفحہ ۳۹ سطر ۱۰ و ۱۱ تا دو سطر اخیر تا صفحہ ۴۱ سطر ۵ و ۶ تا صفحہ ۴۲ سطر ۲ و ۳ و ۴) گمراہی بد دینی کا منہ کالا پھر نبوت کیا کسی پیڑ کا نام ہے اللہ کی شان یہ کھلم کھلا اپنے استادوں پیروں کو نبی بنانے والے تو امام اور ائمہ شریعت و علمائے سنت اس جرم پر کہ صیغہا درود مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کیوں کثرت کی معاذ اللہ بدعتی بدنام

ثانیاً یہ فرمانی حکم صرف حضور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم پر درود میں ہے یا
خاندان امام الطائفہ کے ایجادات میں بھی کیا شاہ صاحب کے قول الجمیل جن کے لیے
ضامن و کفیل۔ اُنہی قول الجمیل میں اپنے اور اپنے پیران و مشائخ کے آداب طریقت
و اشغال ریاضت کی نسبت صاف لکھا کہ ہماری صحبت و سلوک اُموری تو نبی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم تک متصل ہے وان لم یثبت تعین الاداب ولا تلک
الاشغال اگرچہ نہ ان خاص آداب کا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثبوت ہے نہ ان
اشغال کا۔ شاہ عبدالعزیز صاحب حاشیہ میں فرماتے ہیں "اسی طرح پیشوایانِ طریقہ
نے جلسات و ہیئات واسطے اذکار مخصوصہ کے ایجاد کیے"۔ مولوی خرم علی مصنف
"نصیحۃ المسلمین" اس کے ترجمہ شفاء العلیل میں شاہ صاحب کا یہ قول نقل کر کے لکھتے ہیں
"یعنی ایسے امور کو مخالف شرع یا داخل بدعات سیئہ نہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ بعض کم
فہم سمجھتے ہیں"۔ اور سنیے اسی قول الجمیل میں اشغال مشائخ نقشبندیہ قدست اسرارہم
میں تصور شیخ کی ترکیب لکھی کہ اذا غاب الشیخ عنہ یخیل صورتہ بین عینیہ
بوصف المحبۃ والتعظیم مفید صورتہ ما تفید صحبتہ جب شیخ غائب ہو تو اُسی
کی صورت اپنے پیش نظر محبت و تعظیم کے ساتھ تصور کرے جو فائدے اس کی صحبت دیتی
تھی اب یہ صورت دیگی۔ شفاء العلیل میں مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب سے نقل کیا "حق
یہ ہے کہ سب راہوں سے یہ راہ زیادہ تر قریب ہے"۔ مکتوبات مرزا مظہر جان جاناں
میں ہے (جنھیں شاہ ولی اللہ صاحب اپنے مکتوبات میں نفس زکیہ قیم طریقۂ احمدیہ داعی
سنت نبویہ لکھتے ہیں) "دعائے حزب البحر وظیفہ صبح و شام و ختم حضرات خواجگان قدس
اللہ اسرارہم ہر روزہ بجہت حل مشکلات باید خواند"۔ ذرا اس صبح و شام و ہر روز کے

الفاظ پر بھی نظر رہے کہ وہی التزام و مداومت ہے جسے ارباب طائفہ وجہ ممانعت قرار دیتے ہیں۔ یہاں کے داعیان سنت نے بدعت اور بدعت کا حکم دیا بلکہ اس ختم و رختم مجددی کی نسبت انھیں مکتوبات میں ہے "بعد حلقہ صبح لازم گیرند" انہیں میں ہے "بعد از حلقہ صبح بر آں مواظبت نمایند"۔ سب جانے دو خود امام الطائفہ صراط المستقیم میں لکھتا ہے "اشغال مناسبہ ہر وقت و ریاضات ملائمہ ہر قرن جدا جدا می باشد ولہذا محققان ہر وقت از اکابر ہر طرق در تجدید اشغال کوششہا کردہ اند بناءً علیہ مصلحت دید وقت چناں اقتضا کرد کہ یک باب ازیں کتاب برائے بیان اشغال جدیدہ کہ مناسب ایں وقت است تعیین کردہ شود الخ"۔ للہ انصاف یہ لوگ کیوں نہ بدعتی ہوئے اور خدا تصور شیخ کی تو خبر ہی کیجیے جسے جناب شاہ صاحب مرحوم سب راہوں سے قریب تر راہ بتا رہے ہیں یہ ایمان تقویۃ الایمان پر ٹھیٹ بت پرستی تو نہیں یا یہ حضرات شریعت باطنہ اسمٰعیلی سے مستثنیٰ ہیں ثالثاً بھلا حضور اقدس دافع البلا مانح العطا صلی اللہ علیہ وسلم کو دافع البلا کہنا تو معاذ اللہ شرک ہوا اب جناب شاہ ولی اللہ صاحب کی خبر لیجیے اور وہ اپنے قصیدہ نعتیہ اطیب النغم اور اس کے ترجمہ میں کیا بول بول رہے ہیں "بنظر نمے آید مرا مگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ جائے دست زدن اندوہگین ست در ہر شدتے"۔[۱۲] پھر کہا "جائے پناہ گرفتن بندگان و گریز گاہ ایشاں در وقت خوف ایشاں روز قیامت" پھر کہا "نافع تریں ایشاں مردماں را نزدیک ہجوم حوادث زماں"۔ پھر کہا "اے بہترین خلق خدا و اے بہترین عطا کنندہ و اے بہترین کسیکہ امید داشتہ شود برائے ازالہ مصیبتے" پھر کہا "تو پناہ دہندۂ از ہجوم کردن مصیبتے"۔ اپنے دوسرے قصیدۂ نعتیہ ہمزیہ کے ترجمہ میں لکھتے ہیں "آخر حالتے مادح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را وقتیکہ احساس کند نارسائی خود را از حقیقت

ثنا آن ست کہ ندا کنند خوار[ف۱۷] و زار شدہ باخلاص در مناجات و بہ پناہ گرفتن بایں طریق اے رسول خدا عطائے ترا میخواہم روزِ حشر (اے قولہ) توئی پناہ از ہر بلا بسوئے تست رو آوردن من بر تست پناہ گرفتن من دور تست امید داشتن من ۲ ہ ملخصاً۔" یہی شاہ صاحب ہمعات میں زیرِ بیان نسبت اویسیہ لکھتے ہیں" از ثمرات ایں نسبت روئیت آں جماعت ست در منام و فائدہا از ایشاں یافتن و در مہالک و مضایق صورت آں جماعت پدید آمدن و حل مشکلات[ف۱۸] وے باں صورت منسوب شدن۔" قاضی ثناء اللہ پانی پتی ان کے شاگرد رشید اور مرزا صاحب موصوف کے مرید "تذکرۃ الموتیٰ" میں ارواح اولیائے کرام قدس اسرارہم کی نسبت لکھتے ہیں" ارواح[ف۱۹] ایشاں از زمین و آسمان و بہشت ہر جا کہ خواہند می روند دوستاں و معتقداں را در دنیا و آخرت مددگاری میفرمایند و دشمناں را ہلاک می سازند۔" اور دافع البلا کس چیز کا نام ہے۔ مرزا صاحبؒ کے ملفوظات میں ہے" نسبت باں جناب امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ می رسد و فقیر را نیاز ے خاص باں جناب ثابت است در وقت عروض عارضہ جسمانی توجہ باں حضرت واقع می شود و سبب حصول شفا میگردد۔" ذرا اس نیاز خاص پر بھی نظر رہے، یہی داعی سنت نبویہ فرماتے ہیں" التفات غوث الثقلین بحال متوسلاں طریقہ علیہ ایشاں بسیار معلوم شد باہیچکس از اہل ایں طریقہ ملاقات نشدہ کہ توجہ مبارک آں حضرت بحالش مبذول نیست۔" ذرا اس عبارت کے تیور دیکھیے اور لفظ مبارک غوث الثقلین بھی ملحوظ خاطر رہے اس کے یہی معنی ہیں کہ انس و جن سب کی فریاد کو پہنچنے والے اور سنیے یہی نفس زکیہ فرماتے ہیں:" ہمچنیں[ف۲۳] عنایت حضرت

ف۱۹۔ ارواح اولیا کا دشمنوں کو ہلاک کرنا۔ ف۲۰۔ مولیٰ علی سے نیاز۔ ف۲۱۔ بیماری میں مولیٰ علی کی طرف توجہ کرنا۔

ف۲۱۔ غوث پاک کی توجہ و عنایت۔ ف۲۲۔ خواجہ نقشبند کی عنایت۔

خواجہ نقشبند بحال معتقدان خود مصروف ست مغلاں[۲۴] در صحرا یا وقت خواب
اسباب و اسپان خود بحمایت حضرت خواجہ می سپارند و تائیدات از غیب ہمراہ ایشاں
می شود۔" اب تو شرک کا پانی سر سے تیر گیا ان سے کہیو تمھارے ایمان پر کتنا بڑا
بھاری شرک ہے جس پر مدد غیبی نازل ہوتی ہے اور یہ بات حضرت خواجہ قدس سرہ
العزیز کے مدائح میں گنی جاتی ہے۔ خدا کرے اس وقت کہیں تمھیں حدیث اعوذ
بعظیم ھذا الوادی یا آیۂ کریمہ کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن یاد
آجائے پھر جناب مرزا صاحب اور ان کے مداح جناب شاہ صاحب کا مزہ دیکھیے
آخر تمھارا امام بھوت پریت جن پری اور اولیاء شہدا سب کو ایک ہی درجہ میں مان رہا
ہے۔ مولانا[۱۳] شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر عزیزی میں اکابر اولیا کا حال بعد انتقال لکھتے
ہیں" دریں حالت تصرف[۲۵] در دنیا دادہ و استغراق آنہا بجہت کمال وسعت[۲۶] مدارک
آنہا مانع توجہ بایں[۲۷] سمت نمی گردد و اویسیان تحصیل مطلب[۲۸] کمالات باطن از آنہا می نمایند
و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات[۲۹] خود از آنہا می طلبند و مے یابند۔" ذرا یہ دنیا
میں اولیاء کا تصرف بعد انتقال ملحوظ رہے اور حل مشکل و دافع بلا میں کتنا فرق ہے۔
(یا علی مشکلکشا مشکل کشا) اور تحفہ[۳۱] اثنا عشریہ میں تو اس سے بھی بڑھ کر جان نجدیت پر
قیامت توڑ گئے فرماتے ہیں" حضرت امیر و ذریہ طاہرہ او را تمام امت بر مثال
پیراں و مرشداں مے پرستند و امور تکوینیہ را بایشاں وابستہ می دانند و فاتحہ و
درود و صدقات و نذر بنام ایشاں رائج و معمول گردیدہ چنانچہ جمیع اولیاء اللہ

ف۲۸ فیض پہنچاتے ہیں ف۲۹ مشکلیں حل کرتے ہیں ف۳۰ ان سے حاجتوں کا مانگنا ف۳۱ کاروبار عالم
مولا علی کے دامن سے وابستہ ہے۔ ف۳۲ مولا علی کے نام کی سنت۔

ہمیں معاملہ ست (تحفہ مطبوعہ کلکتہ ۱۲۴۳ھ ہجری آخر صفحہ ۳۹۶ و اول ۳۹۷)

کیوں صاحبو! یہ کتنے بڑے شرکِ ہائے اکبر و اعظم ہیں کہ شاہ صاحب جن پر اجماع امت بتا رہے ہیں، اب تو عجب نہیں کہ روافض کی طرح امت مرحومہ کو معاذ اللہ امت ملعونہ لقب دیجیے۔ بھلا دافع بلا بھی امور تکوینیہ میں ہے یا نہیں جو دامن پاک حضرت مولیٰ علی و اہل بیت کرام سے وابستہ ہے صلی اللہ تعالیٰ علی سیدہم و مولاہم وعلیہم وبارک وسلم۔ طرفہ ترسنیے شاہ ولی اللہ صاحب[۳۳] کے "انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ" سے روشن کہ شاہ صاحب والا مناقب اور اُن کے بارہ اساتذۂ علم حدیث و مشائخ طریقت جن میں مولانا ابو طاہر مدنی اور اُن کے والد و استاذ و پیر مولانا ابراہیم کردی اور ان کے استاذ مولانا احمد قشاشی اور اُن کے استاذ مولانا احمد شناوی اور شاہ صاحب کے اکثر سلاسل حدیث انھیں علما سے ہیں۔ جواہر خمسہ حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری علیہ رحمۃ اللہ الباری وخاص دعائے سیفی کی اجازتیں لیتے اور اپنے مریدین و مستفیدین کو اجازت دیتے اعمال جواہر خمسہ و دعائے سیفی کا زمانہ اقدس حضور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تصنیف ہونے سے بدعت اور اس وجہ سے ان صاحبوں کا بدعتی و مروج بدعت قرار پانا اور کنارا اسی جواہر[۳۴] خمسہ کی سیفی میں وہ جواہر دار سیف خونخوار جسے دیکھ کر وہابیت بیچاری اپنا جوہر کرنے کو تیار وہ کیا یعنی نادِ علی کہ ایمان طائفہ پر شرک جلی جواہر خمسہ میں ترکیب دعائے سیفی میں فرمایا" نادِ علی ہفت بار یا سہ بار یا یک بار بخواند و آں این ست

نَادِ عَلِیًّا مَظْہَرَ الْعَجَائِبْ تَجِدْہُ عَوْنًا لَّکَ فِی النَّوَائِبْ، کُلُّ ہَمٍّ وَّغَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِوِلَایَتِکَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ"[۳۵] یعنی پکار علی مرتضےٰ کو کہ مظہر عجائب ہیں تو انھیں

اپنا مددگار پائے گا، مصیبتوں میں سب پریشانی وغم اب دور ہوتے جاتے ہیں۔
حضور کی ولایت سے یا علی یا علی[۳۷] یا علی۔ ذرا اب شرک طائفہ کا مول تول کیجیے
اس نفیس سند کی قدرے تفصیل درکار ہو تو فقیر کے رسائل انہار الانوار[۵] من یم[۱۳]
صلاۃ الاسرار و حیوۃ الموات[۵] فی بیان[۱۳] سماء الاموات و انوار الانتباہ
فی حل ندا[۵] یا رسول اللہ[۱۳] ملاحظہ ہوں۔ ہے یہ کہ ان خاندانی اماموں نے طائفہ
کی مٹی اور بھی خراب کی ہے وللہ الحمد کیوں صاحبو! یہ سب حضرات بھی ایمانِ
طائفہ پر مشرک بے ایمان واجب العذاب مستحیل الغفران تھے یا تقویۃ الایمان
کی آیتیں حدیثیں امام الطائفہ کا کنبہ چھوڑ کر باقی علمائے اہل سنت ہی کو مشرک
بدعتی بنانے کے لیے اتری ہیں، اللہ ایمان و حیا بخشے آمین۔ غرض ان حضرات کے
مقابل شاید ایسے ہی گرم دودھوں سے کچھ کام چلے جنھیں نہ نگلتے بنے نہ اگلتے و
للہ الحجۃ السابطۃ فائدہ زاہرہ خیر یہ تو اجمالاً ان حضرات کی خدمت گزاری تھی
اور بدعت کی بحث تو علمائے سنت بہت کتب میں غایت قصوی تک پہنچا
چکے وَمَنْ اَحْسَنَ مَنْ فَصَّلَہٗ وَحَقَّقَہٗ خَاتَمُ الْمُحَقِّقِیْنَ سَیِّدُنَا
الْوَالِدُ رَضِیَ عَنْہُ الْمَوْلَی الْمَاجِدُ فِیْ کِتَابِہِ الْجَلِیْلِ الْمَفَادِ اُصُوْلُ
الرِّشَادِ لِقَمْعِ مَبَانِی الْفَسَادِ فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے رسالہ اقامۃ
القیامۃ علیٰ طاعن القیام النبی تہامہ وغیرہا رسائل میں بہ قدر کافی نکات
چیدہ گزارش کیے اور اپنے رسالہ منیر العین[۵] فی حکم تقبیل[۱۳] الابہامین وغیرہا
میں خاندان مذکور کے بکثرت ایجادہ احداث لکھے کہ اس نو تصنیفی کی صفرا شکنی کو
بس ہیں اور حضور دافع البلا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وبا و بلا و قحط و مرض والم کو

نا ۱۳۴۰ء برسال تصنیف رسالہ مذکورہ یعنی ۱۳۰۴ یا علی یا علی

دفع فرمانے کے جزئیات ووقائع جو احادیث میں مروی ہیں اُن سب کے جمع کرنے کی ضرورت نہ حصر کی قدرت اُن میں سے بہت بحمد اللہ تعالیٰ کتب وخطب علمائے مسلمانوں کے کانوں تک پہنچ چکے اور اب جو چاہے کتب سیر وخصائص ومعجزات مطالعہ کرے، اگر فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہٗ ایک نکتہ جلیلہ کلیہ بغایت مفید القا کرے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ تمام شرکیات وہابیہ کی بیخ کنی میں کافی ووافی کام دے، مسلمانوں کچھ خبر بھی ہے ان حضرات کا لفظ دافع البلا اور اس کے امثال کو شرک بنانے بلکہ بات بات پر شرک پھیلانے سے اصل مدعا کیا ہے، وہ ایک دائے باطنی ومرض خفی ہے کہ اکثر عوام بے چاروں کی نگاہ سے مخفی ہے۔ ان نئے فلسفیوں پرانے فیلسوفوں کے نزدیک شرک امور عامہ سے ہے کہ عالم میں کوئی موجود اُس سے خالی نہیں یہاں تک کہ معاذ اللہ حضرات علیہ عالیہ انبیائے کرام وملائکہ عظام علیہم الصلاۃ والسلام تا آنکہ عیاذاً باللہ خود حضرت رب العزت وحضور پُرنور سلطان رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ ولہٰذا امام الطائفہ نے جابجا وہ بے جا مسائل جی سے گڑھے کہ یہ ناپاک چھینٹا وہاں تک بڑھے جس کی بعض مثالیں مجموعہ فتاوائے فقیر "العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ" کی مجلد ششم "البارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ المشارقۃ" میں ملیں گی۔ یہاں ان کی تفصیل سے تطویل کی حاجت نہیں۔ یہ حضرات کہ اس امام کے مقلد ہیں اَنَّا عَلٰٓی اٰثٰرِھِمْ مُّقْتَدُوْنَ ہ پڑھتے ہوئے اُسی ڈگر ہولیے یہ حکم شرک بھی اُسی دبی آگ کا دھواں دے رہا ہے، اجمال سے نہ سمجھو تو مجھ سے مفصل سُنو۔ اقول وباللہ التوفیق، نسبت واسناد دو قسم ہے حقیقی کہ مسند الیہ حقیقت میں متصف ہو اور مجازی کہ کسی علاقہ کی وجہ سے غیر متصف کی طرف نسبت کردیں جیسے

نہر کو جاری یا حابس سفینہ کو متحرک کہتے ہیں، حالانکہ حقیقۃً آب و کشتی جاری و متحرک
ہیں پھر حقیقی بھی دو قسم ہے ذاتی کہ خود اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو اور عطائی
کہ دوسرے نے اسے حقیقۃً متصف کر دیا ہو، خواہ وہ دوسرا خود بھی اس وصف
سے متصف ہو، جیسے واسطہ فی الثبوت میں یا نہیں جیسے واسطہ فی الاثبات میں۔
ان سب صورتوں کی اسنادیں تمام محاورات عقلائے جہاں و اہل ہر مذہب و ملت
و خود قرآن و حدیث میں شائع و ذائع مثلاً انسان عالم کو عالم کہتے ہیں قرآن عظیم میں
جا بجا اولوا العلم و علماء بنی اسرائیل اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت
لفظِ علیم وارد، یہ حقیقت عطائیہ ہے۔ یعنی بعطائے الٰہی وہ حقیقۃً متصف بعلم ہیں
اور مولیٰ عزّ وجل نے اپنے نفسِ کریم کو علیم فرمایا۔ یہ حقیقت ذاتیہ ہے کہ وہ بے کسی
کی عطا کے اپنی ذات سے عالم ہے۔ سخت احمق وہ کہ ان اطلاقات میں فرق نہ کرے
وہابیہ کے مسائل شرکیہ استعانت و امداد و علم غیب و تصرفات و ندا و سماع فریاد
وغیرہا اسی فرق نہ کرنے پر مبنی ہیں۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہٗ نے اس بحث شریف میں
ایک نفیس رسالہ کی طرح ڈالی ہے، اس میں متعلق نزاعیات وہابیہ صدہا اطلاقات
کو آیات و احادیث سے ثابت اور احکام اسنادات کو مفصل بیان کرنے کا قصد
ہے ان شاء اللہ تعالیٰ حضور پُرنور معطی البہاء والسرور، دافع البلاء والشرور، شافع یوم النشور
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو دافع البلا کہنا بھی بمعنے حقیقی عطائی ہے۔ مخالف متعصب
کو یوں توفیقِ تصدیق نصیب نہ ہو تو فقیر کا رسالہ "سلطنت[۹۷] المصطفٰی فی ملکوت[۱۲] کل الوریٰ"
مطالعہ کرے کہ بعونہٖ تعالیٰ تحقیق و توثیق کے باغ لہکتے نظر آئیں اور ایمان و ایقان کے
پھول مہکتے۔ خیر یہاں اس بحث کی تکمیل کا وقت نہیں تنزلاً یہی سہی کہ احد الامرین

سے خالی نہیں نسبت حقیقی عطائی ہے یا ازانجا کہ حضور سبب و وسیلہ و واسطہ دفع بلا ہیں لہٰذا نسبت مجازی رہی حقیقی ذاتی، حاشا کہ کسی مسلمان کے قلب میں کسی غیر خدا کی نسبت اُس کا خطرہ گزرے۔ امام علامہ سیدی تقی الملۃ والدین علی بن عبد الکافی سُبکی قدس سرہٗ الملکی جن کی امامت و جلالت محل خلاف و شک نہیں، یہاں تک کہ میاں نذیر حسین دہلوی اپنے ایک مہری مصدقہ فتوی میں انھیں بالاتفاق امام مجتہد مانتے ہیں۔ کتاب مستطاب "شفاء السقام" شریف میں ارشاد فرماتے ہیں لَیْسَ الْمُرَادُ نِسْبَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْخَلْقِ وَالْاِسْتِقْلَالُ بِالْاَفْعَالِ ھٰذَا لَا یَقْصِدُہٗ مُسْلِمٌ فَصَرْفُ الْکَلَامِ اِلَیْہِ وَمَنْعُہٗ مِنْ بَابِ التَّلْبِیْسِ فِی الدِّیْنِ وَالتَّشْوِیْشِ عَلٰی عَوَامِ الْمُوَحِّدِیْنَ یعنی نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم سے مدد مانگنے کا یہ مطلب نہیں کہ حضور خالق و فاعل مستقل ہیں یہ تو کوئی مسلمان ارادہ نہیں کرتا تو اس معنی پر کلام کو ڈھالنا اور حضور سے مدد مانگنے کو منع کرنا دین میں مغالطہ دینا اور عوام مسلمانوں کو پریشانی میں ڈالنا ہے) صَدَقْتَ یَا سَیِّدِیْ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا اٰمِیْن! فقیر کہتا ہے کہ ایک دفع بلا و امداد و عطا ہی پر کیا موقوف مخلوق کی طرف اصل وجود ہی کی اسناد بمعنی حقیقی ذاتی نہیں، پھر عالم کو موجود کہنے میں وہابیہ بھی ہمارے شریک ہیں کیا ان کے نزدیک عالم بذاتہٖ موجود ہے یا سوفسطائیہ کی طرح عقیدہ حَقَائِقُ الْاَشْیَاءِ ثَابِتَۃٌ سے منکر ہیں اور جب کچھ نہیں تو کیا ظلم ہے کہ جو محاورے صبح و شام خود بولتے رہیں مسلمانوں کے مشرک بنانے کو ان کی طرف سے آنکھیں بند کرلیں۔ کیا مسلمان پر بدگمانی حرام قطعی نہیں؟ کیا اس کی مذمت پر آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ ناطق

مسلمانوں کے مشرک بنانے کو ان سے آنکھیں بند کرلیتے ہیں۔

ف ۴۱۔ جو معنی شرک ہیں کسی مسلمان کی خواب میں بھی ان کا خیال نہیں گزرتا۔ ف ۴۲۔ میاں نذیر حسین دہلوی کا امام تقی الدین سبکی کو بالاتفاق امام مجتہد ماننا۔ ف ۴۳۔ وہابیہ کا ظلم جو محاورے خود بولتے ہیں۔

نہیں؟ بلکہ انصاف کی آنکھ کھلی ہو تو اس ادعائے خبیث کا درجہ تو بدگمانی سے بھی گزرا ہوا ہے، سوئے ظن کے لیے اس گمان کی گنجائش تو چاہیے مسلمان کے بارہ میں ایسے خیال کا احتمال ہی کیا ہے اُس کا موحّد ہونا ہی اُس کی مراد پر گواہ کافی ہے کما لایخفی عند کل من لہ عقل ودین۔ فتاویٰ خیریہ کتاب الایمان میں ہے: سُئِلَ فِیْ رَجُلٍ حَلَفَ اَنَّہٗ لَا یَدْخُلُ ھٰذِہِ الدَّارَ اِلَّا اَنْ یَّحْکُمَ عَلَیْہِ اللّٰہُ فَدَخَلَ ھَلْ یَحْنَثُ اَجَابَ لَا وَھٰذَا مَجَازٌ لِصُدُوْرِہٖ مِنَ الْمُوَحِّدِ وَاِذَا دَخَلَ فَقَدْ حَکَمَ اَیْ قَضٰی عَلَیْہِ رَبُّ الدَّارِ بِدُخُوْلِھَا وَھُوَ مُسْتَثْنٰی فَلَا حِنْثَ اھ بتلخیص تو ایسا ناپاک ادعا بدگمانی نہیں صریح افترا ہے وہ بھی مسلمان پر وہ بھی کفر کا، مگر قیامت تو نہ آئے گی؟ حساب تو نہ ہوگا ان خباثت کے دعووں سے سوال تو نہ کیا جائے گا؟ مسلمان کی طرف سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جھگڑتا ہوا تو نہ آئے گا؟ ستمگر جواب طیار کر رکھ اس سختی کے دن کا۔ وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۔ بالجملہ اس احتمال کی تو یہاں[۱] راہ ہی نہیں بلکہ انھیں دو سے ایک مراد بالیقین یعنی اسناد غیر ذاتی کسی قسم کی ہو اب جو اُسے شرک کہا جاتا ہے تو اس کی دو ہی صورتیں منصوّر بنظر مصداق لنسبت یا بنفس

---

[۱] فرق یہ کہ اول میں حکم منع حکایت بنظر بطلان و عدم مطابقت ہو گا۔ یعنی واقع میں موصوف ایسے وصف سے متصف ہی نہیں جو اس حکایت کا مصحح ہو اور دوم میں حکایت خود ہی محذور ہو گی اگرچہ صادق ہو کہ صدق وصحت اطلاق میں لزوم نہیں الاترٰی اَنَّا نُؤْمِنُ بِاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَزِیْزٌ وَاَجَلُّ جَلِیْلٍ وَلٰکِنْ لَا یُقَالُ مُحَمَّدٌ عَزَّ وَجَلَّ بَلْ صَلَّی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ تو درجہ اول میں ہمیں یہ بیان کرنا ہے کہ اسناد غیر ذاتی کا مصداق قطعاً

(باقی اگلے صفحہ پر)

حکایت اوّل یہ کہ غیرِ خدا کے لیے ایسا اتصاف ماننا ہی مطلقاً شرک اگرچہ مجازی ہو جس کا حاصل اس مسئلہ میں یہ کہ حضور دافع البلا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دفع بلا کے سبب، وسیلہ و واسطہ بھی نہیں کہ مصداق نسبت کی طرح مستحق ہو جو غیر خدا کو ایسے امور میں سبب ہی مانے وہ بھی مشرک۔ دوم یہ کہ ایسی نسبت و حکایت خاص بذات احدیت جل و علا ہے غیر کے لیے مطلقاً شرک۔ اگرچہ اسناد غیر ذاتی مانے آدمی اگر عقل و ہوش سے کچھ بھی بہرہ رکھتا ہو تو غیر ذاتی کا لفظ آتے ہی شرک کا خاتمہ ہو گیا کہ جب بعطائے الٰہی مانا تو شرک کے کیا معنی برخلاف اُس طاغی سرکش کے جو عقل کی آنکھ پر مکابرہ کی پٹی باندھ کر صاف کہتا ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات اُن کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدہ سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے کسی سفیہ مجنون سے کیا کہا جائے کہ صفت الٰہی بعطائے الٰہی نہیں تو جو بعطائے الٰہی ہے صفت الٰہی نہیں تو اس کا اثبات اصلاً کسی صفت الٰہی کا اثبات بھی نہ ہوا نہ کہ خاص صفت ملزومۂ الوہیت کا کہ شرک ثابت ہو بلکہ یہ تو بالبداہت صفت ملزومۂ عبدیت ہوئی کہ بعطائے غیر کسی صفت کا حصول تو بندہ ہی کے لیے معقول تو اس کا اثبات صراحۃً عبدیت کا اثبات ہوا نہ کہ معاذ اللہ الوہیت کا ایک یہی حرف تمام شرکیات وہابیہ کو کیفر چشانی کے لیے بس ہے مگر مجھے تو یہاں وہ بات ثابت کرنی ہے جس پر میں نے یہ تمہید اٹھائی۔ یعنی ان صاحبوں کا حکم شرک اللہ و رسول تک متعدی ہونا۔ ہاں اس کا ثبوت لیجیے ابھی

(بقیہ سطور گزشتہ) متحقق اور دوم میں یہ کہ یہ اطلاق یقیناً جائز ہے تو ظاہر کہ دلائل وجہ اول بھی ہیں کہ حکایات المنیہ نبویہ قطعاً صادق لہٰذا ہم ان میں جانب کثرت بقلت توجہ کریں گے نصوص وجہ ثانی بکثرت لائیں گے وباللہ التوفیق ۱۲ منہ قدس سرہ

نہیں ہو سکتا۔ ف ۸ ہم امام الطائفہ کی ہٹ دھرمی۔

بیان کر چکا ہوں کہ اس حکم ناپاک کے لیے دو ہی وجہیں متصوّر اُن میں سے جو وجہ لیجیے ہر طرح یہ حکم معاذ اللہ، اللہ ورسول تک منجر جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

باب اوّل

وجہ اوّل پر نصوص سنیے اس میں چھ آیتیں اور ساٹھ حدیثیں۔ جملہ چھیاسٹھ نص ہیں۔

فصل اوّل آیات کریمہ میں

آیت ۱۔ قال اللہ عزوجل وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ اللہ اُن کافروں پر عذاب نہ فرمائے گا جب تک اے محبوب تو ان میں تشریف فرما ہے۔ سبحان اللہ ہمارے حضور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کفار پر سے بھی سببِ دفعِ بلا ہیں پھر مسلمانوں پر تو خاص رؤف رحیم ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

آیت ۲۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ہم نے نہ بھیجا تمہیں مگر رحمت سارے جہان کے لیے پُر ظاہر کہ رحمت سببِ دفعِ بلا و زحمت ہوتی ہے۔

آیت ۳۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔ اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تیرے حضور حاضر ہوں پھر اللہ سے بخشش چاہیں اور معافی مانگے اُن کے لیے رسول تو بے شک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ آیت کریمہ صاف ارشاد فرماتی ہے کہ حضور پُر نور عفو غفور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

کی بارگاہ میں حاضری سبب قبول توبہ و دفع بلائے عذاب ہے بلکہ یہ آیت بیمار دلوں پر اور بھی بلا و عذاب کہ رب العزت قادر تھا یوں ہی گناہ بخش دیتا مگر ارشاد ہوتا ہے کہ توبہ قبول کرانا چاہو تو ہمارے پیارے کی سرکار میں حاضر ہو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ والحمد للہ رب العالمین۔

آیت ۴۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّھُدِّمَتْ صَوَامِعُ الآیہ، اگر اللہ تعالیٰ آدمیوں سے آدمیوں کو دفع نہ فرمائے تو ہر ملت و مذہب کی عبادت گاہ ڈھا دی جائے۔ معلوم ہوا کہ مجاہدین آلہ و واسطۂ دفع بلا ہیں۔

آیت ۵۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ۔ اگر نہ ہوتا دفع کرنا اللہ عزوجل کا لوگوں کو ایک دوسرے سے تو بیشک تباہ ہو جاتی زمین، مگر اللہ فضل والا ہے سارے جہان پر۔ آئمہ مفسرین فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے سبب کافروں اور نیکوں کے باعث بدوں سے بلا دفع کرتا ہے۔

آیت ۶۔ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْھُمْ اَنْ تَطَئُوْھُمْ فَتُصِیْبَکُمْ مِّنْھُمْ مَّعَرَّۃٌ بِغَیْرِ عِلْمٍ لِیُدْخِلَ اللّٰہُ فِیْ رَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَآءُ لَوْ تَزَیَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْھُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا۔ اور اگر نہ ہوتے ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں جن کی تمھیں خبر نہیں کہیں تم انھیں روند ڈالو تو ان سے تمھیں انجانی میں مشقت پہنچے تاکہ اللہ جسے چاہے اپنی رحمت میں لے لے، وہ اگر الگ ہو جاتے تو ہم ان میں سے کافروں کو دردناک عذاب دیتے۔

۶۔ مستور زہاد و عابد ولیوں کے سبب بلا دفع ہوتی ہے۔

یہ فتحِ مکہ سے پہلے کا ذکر ہے جب حضورِ اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم عمرے کے لیے مکّہ معظّمہ تشریف لائے ہیں اور کافروں نے مقام حدیبیہ میں روکا شہر میں نہ جانے دیا۔ صلح پہ فیصلہ ہوا۔ ظاہری نظر میں اسلام کے لیے ایک دبتی ہوئی بات تھی اور حقیقت میں بڑی فتح نمایاں تھی جسے اللہ عزّوجل نے اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی تسکین کو یہ آیت نازل فرمائی کہ اس سال نہیں داخل مکّہ نہ ہونے دینے میں کئی حکمتیں تھیں مکہ معظمہ میں بہت مرد و عورت مغلوبی کے سبب خفیہ مسلمان ہیں جن کی تمھیں خبر نہیں تم قہراً جاتے تو وہ بھی تیغ و بند سے روندنے میں آتے اور ان کے سوا ابھی وہ لوگ ہیں جو ہنوز کافر ہیں اور عنقریب اللہ تعالیٰ انھیں اپنی رحمت میں لے گا اسلام دے گا، اُن کا قتل منظور نہیں۔ ان وجوہ سے کفّارِ مکہ پر سے عذابِ قتل و قہر موقوف رکھا گیا۔ یہ سب لوگ الگ ہو جاتے تو ہم اُن کافروں پہ عذاب فرماتے۔ کیسی صریح روشن نص ہے کہ اہلِ اسلام کے سبب کافروں پر سے بھی بلا دفع ہوتی ہے، وللہ الحمد۔

فصلِ دوم احادیثِ عظیمہ میں

حدیث ۱۔ کہ ربّ العزت جل وعلا فرماتا ہے اِنِّیْ لَاَھُمُّ بِاَھْلِ الْاَرْضِ عَذَابًا فَاِذَا نَظَرْتُ اِلٰی عُمَّارِ بُیُوْتِیْ وَالْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ صَرَفْتُ عَذَابِیْ عَنْھُمْ میں زمین والوں پہ عذاب اتارنا چاہتا ہوں جب میرے گھر آباد کرنے والے اور میرے لیے باہم محبت رکھنے والے اور پچھلی رات کو استغفار کرنے والے دیکھتا ہوں اپنا غضب اُن سے پھیر دیتا ہوں۔

البیہقیؒ فی الشعب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَقُوْلُ الْحَدِیْثَ ۔

حدیث ۲ - کہ حضور دافع البلا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں لَوْلَا عِبَادُ اللّٰہِ رُكَّعٌ وَّصِبْیَۃٌ رُضَّعٌ وَّبَھَائِمُ رُتَّعٌ لَصُبَّ عَلَیْکُمُ الْعَذَابُ صَبًّا ثُمَّ رُصَّ رَصًّا اگر نہ ہوتے اللہ تعالیٰ کے نمازی بندے اور دودھ پیتے بچے اور گھاس چرتے چوپائے تو بیشک عذاب تم پر بسختی ڈالا جاتا پھر مضبوط و محکم کر دیا جاتا۔ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی السنن عن مسافع الدیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۳ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ لَیَدْفَعُ بِالْمُسْلِمِ الصَّالِحِ عَنْ مِائَۃِ اَھْلِ بَیْتٍ مِّنْ جِیْرَانِہِ الْبَلَاءَ بیشک اللہ عزوجل نیک مسلمان کے سبب اس کے ہمسائے میں سو گھر والوں سے بلا دفع فرماتا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ حدیث روایت فرما کر آیت کریمہ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَھُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ تلاوت کی۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و عبد اللہ بن احمد ثم البغویؒ فی المعالم۔

حدیث ۴ - فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعًا وَّعِشْرِیْنَ مَرَّۃً کَانَ مِنَ الَّذِیْنَ یُسْتَجَابُ لَھُمْ وَیُرْزَقُ بِھِمْ اَھْلُ الْاَرْضِ جو ہر روز ستائیس بار سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کے لیے استغفار کرے وہ اُن لوگوں میں ہو جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور ان کی برکت سے تمام اہلِ زمین کو رزق ملتا ہے الطبرانی فی الکبیر

عَنْ ابی درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسندٍ جیدٍ۔

حدیث ۵۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ھَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِکُمْ کیا تمھیں مدد و رزق کسی اور کے سبب بھی ملتا ہے سوا اپنے ضعیفوں کے البخاری عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۶۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اِنَّ اللہَ یَنْصُرُ الْقَوْمَ بِاَضْعَفِھِمْ بیشک اللہ تعالیٰ قوم کی مدد فرماتا ہے اُن کے ضعیف تر کے سبب الحارث فی مسندہٖ عَنْ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث ۷۔ زمانۂ اقدس میں دو بھائی تھے ایک کسب کرتے دوسرے خدمت والائے حضور دافع البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر ہوتے۔ کمانے والے اُن کے شاکی ہوئے، فرمایا لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ کیا عجب کہ تجھے اس کی برکت سے رزق ملے الترمذی وصححہ والحاکم عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۸۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اَلْاَبْدَالُ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلٰثُوْنَ بِھِمْ تَقُوْمُ الْاَرْضُ وَبِھِمْ تُمْطَرُوْنَ وَبِھِمْ تُنْصَرُوْنَ ابدال میری امت میں تیس ہیں انھیں سے زمین قائم ہے انھیں کے سبب تم پر مینہ اترتا ہے انھیں کے باعث تمھیں مدد ملتی ہے الطبرانی فی الکبیر عن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسندٍ جیدٍ۔

حدیث ۹۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ابدال شام میں ہیں، اور وہ چالیس ہیں، جب ایک مرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے بدلے دوسرا قائم کرتا ہے یُسْقٰی بِھِمُ الْغَیْثُ وَیُنْتَصَرُ بِھِمْ عَلَی الْاَعْدَاءِ وَیُصْرَفُ عَنْ اَھْلِ الشَّامِ

بِہِمُ الْعَذَابَ انھیں کے سبب مینہ دیا جاتا ہے انھیں سے دشمنوں پر مدد ملتی ہے انھیں کے باعث شام والوں سے عذاب پھیرا جاتا ہے احمد عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ بسندٍ حسنٍ دوسری روایت میں یوں ہے یُصْرَفُ عَنْ اَھْلِ الْاَرْضِ الْبَلَاءُ وَالْغَرَقُ انھیں کے سبب اہل زمین سے بلا اور غرق دفع ہوتا ہے ابن عساکر عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۱۰۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ابدال شام میں ہیں، بِہِمْ یُنْصَرُوْنَ وَبِہِمْ یُرْزَقُوْنَ وہ انھیں کی برکت سے مدد پاتے ہیں اور انھیں کے وسیلہ سے رزق الطبرانی فی الکبیر عن عوف بن مالک وفی الاوسط عن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کلاھما بسندٍ حسنٍ۔

حدیث ۱۱۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لَنْ تَخْلُوَ الْاَرْضُ مِنْ اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا مِثْلَ خَلِیْلِ الرَّحْمٰنِ فَبِہِمْ تُسْقَوْنَ وَبِہِمْ تُنْصَرُوْنَ زمین ہرگز خالی نہ ہوگی چالیس اولیا سے کہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کے پرتو پر ہوں گے انھیں کے سبب تمھیں مینہ ملے گا اور انھیں کے سبب مدد پاؤ گے الطبرانی فی الاوسط عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسندٍ حسنٍ۔

حدیث ۱۲۔ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَنْ تَخْلُوَ الْاَرْضُ مِنْ ثَلٰثِیْنَ مِثْلَ اِبْرَاہِیْمَ بِہِمْ تُغَاثُوْنَ وَبِہِمْ تُرْزَقُوْنَ وَبِہِمْ تُمْطَرُوْنَ ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والثنا سے خوبو میں مشابہت رکھنے والے تیس شخص زمین پر ضرور رہیں گے انھیں کی بدولت تمھاری فریاد سنی جائے گی اور انھیں کے سبب رزق پاؤ گے اور انھیں کی برکت سے مینہ دیے جاؤ گے ابن حبان فی تاریخہ عن ابی ہریرۃ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۱۳ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لَا یَزَالُ اَرْبَعِیْنَ رَجُلاً مِّنْ اُمَّتِیْ قُلُوْبُہُمْ عَلٰی قَلْبِ اِبْرَاہِیْمَ یَدْفَعُ اللّٰہُ بِہِمْ عَنْ اَہْلِ الْاَرْضِ یُقَالُ لَہُمُ الْاَبْدَالُ میری امت میں چالیس مرد ہمیشہ رہیں گے کہ اُن کے دل ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل پر ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے سبب زمین والوں سے بلا دفع کرے گا اُن کا لقب ابدال ہوگا ابو نعیم فی الحلیۃ عن عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۱۴ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لَا یَزَالُ اَرْبَعُوْنَ رَجُلاً یَحْفَظُ اللّٰہُ بِہِمُ الْاَرْضَ کُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰہُ مَکَانَہٗ اٰخَرَ وَہُمْ فِی الْاَرْضِ کُلِّہَا چالیس مرد قیامت تک ہوا کریں گے جن سے اللہ تعالیٰ زمین کی حفاظت کرے گا جب اُن میں ایک انتقال کرے گا اللہ عزوجل اس کے بدلے دوسرا قائم فرمائے گا اور وہ ساری زمین میں ہیں الجلال عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث ۱۵ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیشک اللہ تعالیٰ کے لیے خلق میں تین سو اولیا ہیں کہ ان کے دل قلب آدم پر ہیں اور چالیس کے دل قلب موسیٰ اور سات کے دل قلب ابراہیم اور پانچ کے دل قلب جبریل اور تین کے دل قلب میکائیل اور ایک کا دل قلب اسرافیل پر ہے علیہم الصلوٰۃ والتسلیم جب وہ ایک مرتا ہے تین میں سے کوئی اس کا قائم مقام ہوتا ہے اور جب ان تین میں سے کوئی انتقال کرتا ہے تو پانچ میں سے اس کا بدل کیا جاتا ہے

اور پانچ والے کا عوض سات اور سات کا چالیس اور چالیس کا تین سو اور تین سو کا عام مسلمین سے فَبِهِمْ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَيُمْطِرُ وَيُنْبِتُ وَيَدْفَعُ الْبَلَاءَ ان ہی تین سو چھپن اولیا کے ذریعہ سے خلق کی حیات موت مینہ کا برسنا نباتات کا اُگنا بلاؤں کا دفع ہونا ہوا کرتا ہے ابو نعیم فی الحلیۃ وابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۱۶ ـ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قُرَّاءُ الْقُرْآنِ ثَلٰثَةٌ (فذکر الحدیث الی ان قال) وَرَجُلٌ قَرَءَ الْقُرْآنَ فَوَضَعَ دَوَاءَ الْقُرْآنِ عَلٰى دَاءِ قَلْبِهٖ فَاَسْهَرَ بِهٖ لَيْلَهٗ وَاَظْمَاَ بِهٖ نَهَارَهٗ وَقَامُوْا بِهٖ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ وَخَنُّوْا بِهٖ تَحْتَ بَرَانِسِهِمْ فَهٰؤُلَاءِ يَدْفَعُ اللّٰهُ الْبَلَاءَ وَيُدِيْلُ مِنَ الْاَعْدَاءِ وَيُنَزِّلُ غَيْثَ السَّمَاءِ فَوَاللّٰهِ لَهٰؤُلَاءِ مِنْ قُرَّاءِ الْقُرْآنِ اَعَزُّ مِنَ الْكِبْرِيْتِ الْاَحْمَرِ تین قسم کے آدمیوں نے قرآن پڑھا (دو قسمیں دنیا طلب وقاری بے عمل بیان کرکے فرمایا) ایک وہ شخص جس نے قرآن عظیم پڑھا اور اس کی دوا کو اپنے دل کی بیماری کا علاج بنایا تو اس سے اپنی رات جاگ کر اور اپنا دن پیاس یعنی روزے میں کاٹا اور اپنی مسجدوں میں قرآن کے ساتھ نماز میں قیام کیا اور اپنی زاہدانہ ٹوپیاں پہنے نرم آواز سے اُس کے پڑھنے میں روئے تو یہ لوگ وہ ہیں جن کے طفیل میں اللہ تعالیٰ بلا کو دفع فرماتا اور دشمنوں سے مال و دولت و غنیمت دلاتا اور آسمان سے مینہ برساتا ہے خدا کی قسم قاریانِ قرآن میں ایسے لوگ گوگردِ سرخ سے بھی کمیاب تر ہیں ابن حبان فی الضعفاء وابو نصر السجزی فی الابانۃ والدیلمی عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ورواہ البیہقی فی الشعب عن الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ من قولہٖ۔

ف ۵۶۔ خلق کی موت و زندگی سب اولیاء کی وساطت سے ہے۔ ف ۵۷۔ متعدد حدیثیں کہ صحابہ و اہل بیت پناہ امت ہیں۔

حدیث ۱۷ - فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلنُّجُوْمُ اَمَنَۃٌ لِّلسَّمَآءِ فَاِذَا ذَھَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَی السَّمَآءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَۃٌ لِّاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَھَبْتُ اَتَی اَصْحَابِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِیْ اَمَنَۃٌ لِّاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَھَبَ اَصْحَابِیْ اَتَی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ یعنی ستارے امان ہیں آسمان کے لیے جب ستارے جاتے رہیں گے آسمان پر وہ آئیگا جس کا اُس سے وعدہ ہے یعنی شق ہونا، فنا ہو جانا اور میں امان ہوں اپنے اصحاب کے لیے جب میں تشریف لے جاؤں گا میرے اصحاب پر وہ آئے گا جس کا اُن سے وعدہ ہے یعنی مشاجرات اور میرے صحابہ امان ہیں میری امت کے لیے جب میرے صحابہ نہ رہیں گے میری امت پر وہ آئے گا جس کا اُن سے وعدہ ہے یعنی ظہور کذب ومذاہب فاسدہ وتسلط کفار صَدَقَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم احمدُ ومسلم عن ابی موسیٰ الاَشْعَرِیّ رضی اللہُ تعالیٰ عنہ -

حدیث ۱۸ و ۱۹ - فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلنُّجُوْمُ اَمَانٌ لِّاَھْلِ السَّمَآءِ وَاَھْلُ بَیْتِیْ اَمَانٌ لِّاُمَّتِیْ ستارے آسمان والوں کے لیے امان ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کی پناہ۔ **اقول** اگر اہل بیت کرام میں تعمیم ہو جیسا کہ بظاہر حدیث ہے تو غالباً یہاں ہلاک مطلق وارتفاع قرآن عظیم وہدم کعبہ معظمہ وویرانی مدینہ طیبہ سے پناہ مراد ہو کہ جب تک اہل بیت طہارت رہیں گے یہ جاں گداز بلائیں پیش نہ آئیں گی وَاللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور برتقدیر خصوص ظہور طوائف ضالہ مراد ہو کَمَا فِیْ رِوَایَۃِ اَبُوْ یَعْلٰی فِیْ مُسْنَدِہٖ عَنْ سَلَمَۃَ ابْنِ الْاَکْوَعِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ وَالْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ وَصَحَّحَ وَتَعَقَّبَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وَلَفْظُہُ النُّجُوْمُ اَمَانٌ لِّاَھْلِ الْاَرْضِ

مِنَ الْغَرَقِ وَ اَهْلُ بَيْتِي اَمَانٌ لِاُمَّتِي مِنَ الْاِخْتِلَافِ الْحَدِيْث -

حدیث ۲۰ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَهْلُ بَيْتِي اَمَانٌ لِاُمَّتِي فَاِذَا ذَهَبَ اَهْلُ بَيْتِي اَتَاهُمْ مَا يُوْعَدُوْنَ میرے اہل بیت میری امت کے لیے امان ہیں جب اہل بیت نہ رہیں گے امت پر وہ آئے گا جو اُن سے وعدہ ہے -
الحاکم وتعقبہ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا -

حدیث ۲۱ - عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ انھوں نے فرمایا
كَانَ مِنْ دَلَالَةِ حَمْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ كُلَّ دَابَّةٍ كَانَتْ لِقُرَيْشٍ نَطَقَتْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَ قَالَتْ حُمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَهُوَ اَمَانُ الدُّنْيَا وَسِرَاجُ اَهْلِهَا
نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حمل مبارک کی نشانیوں سے تھا کہ قریش کے جتنے چوپائے تھے سب نے اس رات کلام کیا اور کہا رب کعبہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حمل میں تشریف فرما ہوئے وہ تمام دنیا کی پناہ اور اہل عالم کے سورج ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم -

حدیث ۲۲ و ۲۳ - کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ اِلٰى ذَوِي الرَّحْمَةِ مِنْ اُمَّتِي تُرْزَقُوْا وَتُنْجِحُوْا وَفِي لَفْظٍ اُطْلُبُوا الْفَضْلَ عِنْدَ الرُّحَمَاءِ مِنْ اُمَّتِي تَعِيْشُوْا فِي اَكْنَافِهِمْ فَاِنَّ فِيْهِمْ رَحْمَتِي وَفِي لَفْظٍ اُطْلُبُوا الْفَضْلَ مِنَ الرُّحَمَاءِ وَفِي رِوَايَةٍ اُخْرٰى اُطْلُبُوا الْمَعْرُوْفَ عَنْ رُحَمَاءِ اُمَّتِي تَعِيْشُوْا فِي اَكْنَافِهِمْ میرے رحم دل اُمتیوں سے حاجتیں مانگو اُن سے فضل طلب کرو ان سے بھلائی چاہو رزق پاؤ گے اُن کے دامن میں آرام سے رہو گے اُن کی پناہ میں چین کرو گے کہ ان میں میری

رحمت ہے العقیلیؒ والطبرانی فی الاوسط اللفظ الاول وابن حبان والخرائطی والقضاعی وابو الحسن الموصلی والحاکم فی التاریخ بالثانی والعقیلی بالثالث کلھم عن ابی سعید الخدری والاخری للحاکم فی المستدرک عن علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنھما۔

حدیث ۴۲ تا ۴۷۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُطلبوا الخیر والحوائج من حسان الوجوہ بھلائی اور اپنی حاجتیں خوش رویوں سے مانگو ع کہ معنی بود صورت خوب را۔ یہ خوشرو حضرات اولیائے کرام ہیں کہ حُسنِ ازلی جن سے محبت فرماتا ہے من کثرت صلوتہ باللیل حسن وجھہ بالنہار اور جود کامل وسخائے کامل بھی انہیں کا حصہ کہ وقتِ عطا شگفتہ روئی جس کا ادنیٰ ثمرہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس بھذا اللفظ والعقیلیؒ والخطیب وتمام الرازی فی فوائدہ والطبرانی فی الکبیر والبیھقی فی شعب الایمان عنہ وابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج والبیھقی والدارقطنی فی الافراد والطبرانی فی الاوسط تمام والخطیب فی رواۃ مالک عن ابی ھریرۃ وابن عساکر والخطیب فی تاریخھما عن انس بن مالک والطبرانی فی الاوسط والعقیلیؒ والخرائطی فی اعتلال القلوب وتمام وابو سھل عبد الصمد بن عبد الرحمن البزار فی جزئہ وصاحب المھرانیات فیھا عن جابر بن عبد اللہ وعبد بن حمید فی مسندہ وابن حبان فی الضعفاء وابن عدیؒ فی الکامل والسلفی فی الطیوریات عن ابن عمر وابن النجار فی تاریخہ عن امیر المومنین علیؓ والطبرانی فی الکبیر عن ابی حصیفۃ وتمام عن ابی بکرۃ والبخاریؒ فی التاریخ وابن ابی الدنیا

فی قضاء الحوائج وَ ابو یعلی فِی مسندہٖ و الطبرانی فی الکبیر و العُقیلی و البیہقی فی شعب الایمان و ابن عساکرِ عن ام المومنین الصدیقہ کلّہم بلفظ اُطلبُوا الخیرَ عند حسانِ الوجوہِ کما عند الاکثر اَوِ التمسُوا کما التمام عن ابن عبّاسٍ والخطیبُ عن انسٍ والطبرانیُ عَن ابی حُصیفۃَ اَوِ ابتغوا کما لِلدّارقطنی عن ابی ھریرۃ ولفظہٗ عن ابن عدیٍّ عن اُمّ المومنینَ اُطلبُوا الحاجات وَھُوَ کاملہٗ والبیہقی فی الشعب عن عبد اللہ بن جراد بلفظِ اذا ابتغیتُم المعروف فاطلبُوہُ عند حسانِ الوجوہِ وَ احمد بن منیع فی مسندہٖ عن یزید القسملیِ بلفظِ اذا طلبتم الحاجات فاطلبوھا وابن ابی شیبۃ فی مصنّفہٖ عن ابن مصعبٍ الانصاری وعن عطاءٍ وعن ابن شہابِ الثلثۃ مراسیل رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہُم اَجمعِین۔

حدیث ۳۸ ۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اُطلبُوا الاَیَادِیَ عند فقہاءِ المُسلمین فَاِنَّ لہُم دُولۃً یومَ القیٰمۃِ نعمتیں مسلمان فقیروں کے پاس طلب کرو کہ روز قیامت ان کی دولت ہے ابو نُعیم فِی الحلیۃِ عَن ابی الرَّبیعِ السَّائحِ مُعضَلاً۔

حدیث ۳۹ ۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اِنَّ لِلّٰہِ تعالیٰ عِبَادًا اختصّہُم بِحَوائجِ النَّاسِ یَفزَعُ النَّاسُ اِلیہِم فِی حَوائِجِھِم اُولٰئکَ الاٰمِنُونَ مِن عذابِ اللہِ اللہ عزّوجل کے کچھ بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں حاجت روائی خلق کے لیے خاص فرمایا ہے لوگ گھبراتے ہوئے اپنی حاجتیں ان کے پاس لاتے ہیں یہ بندے عذاب الٰہی سے امان میں ہیں الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسندٍ

ف۔ مقصود حضور بلکہ اللہ کے لیے بندوں سے حاجات روائی کرتے ہیں۔

حسن۔ حدیث ۴۰ ۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا اِسْتَعْمَلَہٗ عَلٰی قَضَاءِ حَوَائِجِ النَّاسِ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُس سے مخلوق کی حاجت روائی کا کام لیتا ہے البیہقی فی الشعب عن ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث ۴۱ ۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا صَیَّرَ حَوَائِجَ النَّاسِ اِلَیْہِ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے لوگوں کا مرجع حاجات بناتا ہے مسند الفردوس عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث ۴۲ و ۴۳ ۔ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری تمھاری کہاوت ایسی ہے جیسے کسی نے آگ روشن کی پتنگیاں اور جھینگر اُس میں گرنا شروع ہوئے۔ وہ اُنھیں آگ سے ہٹا رہا ہے وَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُوْنَ مِنْ یَدَیَّ اور میں تمھاری کمریں پکڑے تمھیں آگ سے بچا رہا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے نکلنا چاہتے ہو احمد و مسلم عن جابر و احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما۔

حدیث ۴۴ ۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ اِلَّا اَنَا مُمْسِکٌ بِحُجْزَتِہٖ اَنْ یَّقَعَ فِی النَّارِ تم میں ایسا کوئی نہیں کہ میں اُس کا کمربند پکڑے روک رہا ہوں کہ کہیں آگ میں نہ گر پڑے الطبرانی فی الکبیر عن سمرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۴۵ ۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل نے جو حرمت حرام کی اُس کے ساتھ یہ بھی جانا کہ تم میں کوئی جھانکنے والا اُسے ضرور جھانکے گا اَلَا وَاِنِّیْ مُمْسِکٌ بِحُجَزِکُمْ اَنْ تَہَافَتُوْا فِی النَّارِ کَمَا یَتَہَافَتُ الْفَرَاشُ وَالذُّبَابُ

۱؎ ۔ پتنگیاں [illegible]

سُن لو اور میں تمہارے کمر بند پکڑے ہوں کہ کہیں پے در پے آگ میں پھاند نہ پڑو جیسے پروانے اور مکھیاں احمد والطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ اللہ اکبر! اس سے زائد کیا دفع بلا ہوگا ولٰکن الوھابیۃ لا یعلمون۔

تنبیہ: بائیس سے چوالیس تک چوبیس حدیثیں قابل اندراج وجہ دوم تھیں کہ قطعاً للشغب یہیں درج ہوئیں۔

حدیث ۴۶ تا ۵۷ - سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب عزوجل سے دعا کی اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ ھٰذَیْنِ الرَّجُلَیْنِ اِلَیْکَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَوْ بِاَبِیْ جَھْلِ بْنِ ھِشَامٍ الٰہی اسلام کو عزت دے ان دونوں مردوں میں جو تجھے زیادہ پیارا ہو اُس کے ذریعہ سے یا تو عمر بن الخطاب یا ابوجہل بن ہشام احمد و عبد بن حمید والترمذی وحسنہ وصححہ وابن سعد وابو یعلٰی والحسن بن سفیان فی فوائدہ والبزار وابن مردویہ وخیثمۃ بن سلیمان فی فضائل الصحابۃ وابو نعیم والبیہقی فی دلائلہما وابن عساکر کلہم عن امیر المومنین عمر والترمذی عن انس والنسائی عن ابن عمر واحمد وابن حمید وابن عساکر عن خباب بن الارت والطبرانی فی الکبیر والحاکم عن عبد اللہ بن مسعود والترمذی والطبرانی وابن عساکر عن ابن عباس والبغوی فی الجعدیات عن ربیعۃ السعدی رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین ورواہ ابن عساکر عن ابن عمر بلفظ اللّٰھم اشدد الاسلام وکابن النجار عنہ بلفظ الحدیث التالی وابو داؤد الطیالسی والشاشی فی فوائدہ والخطیب عن ابن مسعود بلفظ الصدیق الاٰتی۔

۶ بارہ حدیثیں کہ اسلام نے عزت، مسلمانوں نے راحت عمر فاروق اعظم کے سبب پائی۔

حدیث ۵۳ تا ۵۷۔ کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی اللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الٰہی خاص عمر بن الخطاب کے ذریعے اسلام کو عزت دے ابن ماجہ وابن عدیؒ والحاکم والبیہقی عن ام المومنین الصدیقہ وبلا لفظ خاصۃ ابوالقاسم الطبرانیؒ عن ثوبان والحاکم عن الزبیر وابن سعد من طریق الحسن المجتبیٰ وخیثمۃ بن سلیمٰن فی الصحابۃ واللالکائیؒ فی السنۃ وابوطالب العشاریؒ فی فضائل الصدیق وابن عساکر جمیعًا من طریق النزال بن سبرۃ عن امیر المومنین علیؓ وابن عساکر عنہما عنی الزبیر والامیر معًا کالطبرانی فی الاوسط عن ابی بکر الصدیق بلفظ اَیِّدِ الاسلام رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ اس دعائے کریم کے باعث عمر فاروق اعظم کے ذریعے سے جو جو عزتیں اسلام کو ملیں، جو جو بلائیں اسلام ومسلمین پر سے دفع ہوئیں مخالف وموافق سب پر روشن ومبین ولہذا سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مَا زِلْنَا اَعِزَّۃً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ ہم ہمیشہ معزز رہے جب سے عمر اسلام لائے البخاریؒ فی صحیحہ وابو حاتم الرازیؒ فی مسندہ وابن حبان عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز فرماتے ہیں رضی اللہ عنہ کَانَ اِسْلَامُ عُمَرَ فَتْحًا وَھِجْرَتُہٗ نَصْرًا وَاِمَارَتُہٗ رَحْمَۃً۔ رَاَیْتُ اَصْحَابَنَا وَمَا نَسْتَطِیْعُ اَنْ نُصَلِّیَ بِالْبَیْتِ حَتّٰی اَسْلَمَ عُمَرُ۔ عمر کا اسلام فتح تھا اور ان کی ہجرت نصرت اور اُن کی خلافت رحمت بیشک میں نے اپنے گروہ صحابہ کو دیکھا کہ جب تک عمر مسلمان نہ ہوئے ہمیں کعبہ معظمہ میں نماز پر قدرت نہ ملی رواہ ابوطاہر السلفیؒ واخرہ لابن اسحٰق فی سیرتہ

بِمَعْنَاہُ نیز فرماتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما مَا صَلَّیْنَا ظَاھِرِیْنَ حَتّٰی اَسْلَمَ عُمَرُ فَلَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ ظَھَرَ الْاِسْلَامُ وَدَعَا اِلَی اللّٰہِ عَلَانِیَۃً جب تک عمر مسلمان نہ ہوئے ہم نے آشکارا نماز نہ پڑھی جس دن سے وہ اسلام لائے دین نے غلبہ پایا اور انھوں نے علانیہ اللہ عزوجل کی طرف بلایا اخرجہ السّلابیّ فی الفضائل صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں لَمَّا اَسْلَمَ عُمَرُ جَلَسْنَا حَوْلَ الْبَیْتِ حِلَقًا وَّطُفْنَا بِہٖ وَانْتَصَفْنَا مِمَّنْ غَلَظَ عَلَیْنَا جب عمر مسلمان ہوئے ہم گرد کعبہ حلقہ باندھ کر بیٹھے اور طواف کیا اور ہم پر جو سختی کرتے تھے اُن سے اپنا انصاف لیا اخرجہٗ ابوالفرج فی الصفوۃ۔

حدیث ۵۸۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام لاتے ہی حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کی اِنِّیْ لَاَجِدُ صِفَتَکَ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا اِلٰی قَوْلِہٖ لَنْ یَّقْبِضَہُ اللّٰہُ حَتّٰی یُقِیْمَ بِہِ الْمِلَّۃَ الْعَوْجَاءَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَیَفْتَحُ بِہٖ اَعْیُنًا عُمْیًا وَّاٰذَانًا صُمًّا وَّقُلُوْبًا غُلْفًا بے شک میں حضور کی صفت توریت میں پاتا ہوں اے نبی یقیناً ہم نے تجھے بھیجا گواہ اور اپنی امت کے تمام احوال وافعال پر مطلع اور خوش خبری دیتا اور ڈر سناتا اللہ عزوجل اس نبی کو نہ اٹھائے گا یہاں تک کہ اس کے سبب ٹیڑھے دین کو سیدھا کر دے یہاں تک کہ لوگ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ دیں اور نبی کے ذریعے سے اندھی آنکھیں اور بہرے کان اور غلاف چڑھے دل کھل جائیں الطبرانی وابونعیم فی الدلائل وابن عساکر عن محمد بن حمزۃ بن یوسف بن عبداللہ بن سلام عن ابیہ

عَنْ جَدِّہٖ وَ ابْنُ عَسَاکِرٍ اَیْضًا مِنْ طَرِیْقِ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ وَ الدَّارِمِیُّ وَ الْبَیْھَقِیُّ مِنْ طَرِیْقِ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْہُ نَحْوَہٗ وَ لَہٗ طُرُقٌ تَاْتِیْ فِی الْبَابِ الْاٰتِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

حدیث ۵۹ ۔ کہ اللہ عزوجل نے شعیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی اِنِّیْ بَاعِثٌ نَبِیًّا اُمِّیًّا اَفْتَحُ بِہٖ اٰذَانًا صُمًّا وَّ قُلُوْبًا غُلْفًا وَّ اَعْیُنًا عُمْیًا (الیٰ ان قال) اَھْدِیْ بِہٖ مِنْ بَعْدِ الضَّلَالَۃِ وَ اُعَلِّمُ بِہٖ بَعْدَ الْجَھَالَۃِ وَ اَرْفَعُ بِہٖ بَعْدَ الْخُمُوْلَۃِ وَ اُسَمِّیْ بِہٖ بَعْدَ النُّکْرَۃِ وَ اُکَثِّرُ بِہٖ بَعْدَ الْقِلَّۃِ وَ اُغْنِیْ بِہٖ بَعْدَ الْعَیْلَۃِ وَ اَجْمَعُ بِہٖ بَعْدَ الْفُرْقَۃِ وَ اُؤَلِّفُ بِہٖ بَیْنَ الْقُلُوْبِ وَ اَھْوَاءٍ مُّتَشَتِّتَۃٍ وَ اُمَمٍ مُّخْتَلِفَۃٍ بے شک میں ایک نبی امی کو بھیجنے والا ہوں جس کے ذریعے سے بہرے کان اور غلاف چڑھے دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا اور اس کے سبب گمراہی کے بعد ہدایت دوں گا، اُس کے ذریعے سے جہل کے بعد علم دوں گا، اُس کے وسیلے سے گم نامی کے بعد بلند نامی دوں گا، اس کے ذریعے سے ناشناسی کے بعد شناخت دوں گا، اس کے واسطے سے کمی کے بعد کثرت دوں گا، اس کے سبب محتاجی کے بعد غنی کردونگا اُس کے وسیلے سے پھوٹ کے بعد یک دلی دوں گا، اس کے وسیلے سے پریشان دلوں، مختلف خواہشوں متفرق امتوں میں میل کردوں گا ابن ابی حاتم عن وھب بن منبہ۔ للہ انصاف، یہ کس قدر بلاؤں کا انبار حضور کے وسیلے سے دفع ہوتا ہے۔

و للہ الحمد۔

حدیث ۶۰ ۔ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ

اَلْعَرْشَ کَتَبَ عَلَیْہِ بِقَلَمِ نُوْرٍ طُوْلُ الْقَلَمِ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ بِہٖ اٰخُذُ وَاُعْطِیْ وَاُمَّتُہٗ اَفْضَلُ الْاُمَمِ وَاَفْضَلُھَا اَبُوْبَکْرِ نِ الصِّدِّیْقُ جب اللہ تعالیٰ نے عرش بنایا اُس پر نور کے قلم سے جس کا طول مشرق سے مغرب تک تھا لکھا، اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، محمّد اللہ کے رسول ہیں، میں انہیں کے واسطے سے لوں گا اور اُنہیں کے وسیلے سے دوں گا، اُن کی امت سب امتوں سے افضل ہے اور ان کی امت میں سب سے افضل ابوبکر صدیق الشافعیؒ عن سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحمد اللہ تعالیٰ اسی حدیث جلیل جامع پر ختم کیجیے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ کا تمام لینا دینا، اخذ و عطا سب محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں اُن کے واسطے، اُن کے وسیلے سے ہے، اسی کو خلافتِ عظمیٰ کہتے ہیں وللہ الحمد حمداً کثیراً

دیکھو بشہادت خدا و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رزق پاتا، مدد ملتا، مینہ برسنا، بلا دُور ہونا، دشمنوں کی مغلوبی عذاب کی موقوفی یہاں تک کہ زمین کا قیام، زمین کی نگہبانی، خلق کی موت، خلق کی زندگانی، دین کی عزت، امت کی پناہ، بندوں کی حاجت روائی، راحت رسانی سب اولیا کے وسیلے، اولیا کی برکت، اولیا کے ہاتھوں، اولیا کی وساطت سے ہے۔ مگر مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دفع بلا کا واسطہ مانا اور شرک پسندوں نے مشرک جانا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور بحمد اللہ تعالیٰ تین حدیث اخیر نے تو روشن و مستنیر کر دیا کہ جو نعمت ملی جو بلا ٹلی سب مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے باعث حاصل و زائل ہوئی، بارگاہ الٰہی کا لینا دینا سارا کارخانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

والہ وسلم کے ہاتھوں پر ہے، ہاں واللہ ثم باللہ ایک ذرہ بلا وحصول عطا کیا تمام جہان اور اس کا قیام سب انہیں کے دم قدم سے ہے۔ عالم جس طرح ابتدائے آفرینش میں اُن کا محتاج تھا کہ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا یوں ہی بقا میں بھی ان کا محتاج ہے، آج اگر اُن کا قدم درمیان سے نکال لیں ابھی ابھی فنائے مطلق ہو جائے ؎

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم

باب دوم

وجہ دوم پر نصوص لیجیے اور بحمد اللہ تعالیٰ کیسے نصوص نجدیت فگن جان وہابیت پر برق افگن، اس میں چالیس آیتیں اور دو سو چالیس حدیثیں ہیں۔

فصل اوّل آیات شریفہ میں

آیت ۱۔ قَالَ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ اور انھیں کیا برا لگا یہی نہ کہ انھیں دولتمند کردیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے۔ ہاں یہ جگہ ہے کہ غیظ میں کٹ جائیں بیمار دل۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ اور اللہ کے رسول نے دولتمند کردیا اپنے فضل سے، اے اللہ کے رسول مجھے اور سب اہل سنت کو دین و دنیا

ف ۴۵ - اللہ تعالیٰ پورا ایک عطا فرمات

ف ۴۶ - خدا اور رسول نے دولتمند کردیا

دولت مند فرما- اپنے فضل سے صلی اللہ تعالیٰ علیک وآلک وسلم ؎

مَیں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا
نور دن دونا ترا دے ڈال صدقہ نور کا

آیت ۸- وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝ اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے خدا اور رسول کے دیئے پر اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے، اب دے گا اللہ ہمیں اپنے فضل سے اور اس کا رسول، بیشک ہم اللہ کی طرف رغبت والے ہیں- یہاں رب العزت جلّ وعلا نے اپنے ساتھ اپنے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی دینے والا فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی ہدایت کی کہ اللہ ورسول سے امید لگی رکھو کہ اب ہمیں اپنے فضل سے دیتے ہیں جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم-

آیت ۹- اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اللہ نے اُسے نعمت بخشی اور اے نبی تو نے اُسے نعمت دی-

آیت ۱۰- وَلَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ آدمی کے لیے بدلی والے ہیں اُس کے آگے اور اس کے پیچھے کہ اس کی حفاظت کرتے ہیں اللہ کے حکم سے- بدلی والے یہ کہ صبح کے محافظ عصر کو بدل جاتے ہیں اور عصر کے صبح کو وللہ الحمد- آیت ۱۱- وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً- اللہ بھیجتا ہے تم پر نگہبانوں کو- ان آیات میں مولیٰ سبحانہٗ وتعالیٰ فرشتوں کو ہمارا حافظ ونگہبان فرماتا ہے-

آیت ۱۲- يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اے نبی

کافی ہے تجھے اللہ اور جو مسلمان تیرے پیرو ہوئے - یہاں رب تبارک و تعالےٰ اپنے نام پاک کے ساتھ صحابہ کرام کو ملا کر فرماتا ہے اے نبی اب کہ عمرؓ اسلام لے آیا تجھے اللہ اور یہ چالیس مسلمان کفایت کرتے ہیں فِی الْجَلَالَیْنِ حَسْبُکَ اللّٰہُ مَنِ اتَّبَعَکَ ترجمہ شاہ ولی اللہ میں ہے اے پیغامبر کفایت است ترا خدا و آنانکہ پیروی تو کردہ اند از مسلماناں -

آیت ۱۳ - یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اِنَّہٗ رَبِّیْٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ بیشک عزیز مصر میرا رب ہے اُس نے مجھے اچھی طرح رکھا - فی الجلالین اِنَّہٗ اَیِ الَّذِیْ اشْتَرَانِیْ رَبِّیْ سَیِّدِیْ - آیت ۱۴ - اَمَّا اَحَدُکُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّہٗ خَمْرًا اے زنداں کے ساتھیو تم میں ایک تو اپنے رب کو شراب پلائے گا -

آیت ۱۵ وَقَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّہٗ نَاجٍ مِّنْھُمَا اذْکُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّکَ اور یوسف نے کہا اُس سے جسے اُن دونوں میں چھٹکارا پاتا سمجھا کہ اپنے رب کے پاس میرا چرچا کیجو - یعنی بادشاہ مصر کے سامنے - آیت ۱۶ - اس پر مولیٰ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے فَاَنْسٰہُ الشَّیْطٰنُ ذِکْرَ رَبِّہٖ تو اُسے بھلا دیا شیطان نے اپنے رب بادشاہ مصر کے آگے یوسف کا ذکر کرنا فی الجلالین فَاَنْسَاہُ اَیِ السَّاقِیَ الشَّیْطٰنُ ذِکْرَ یُوْسُفَ عِنْدَ رَبِّہٖ - آیت ۱۷ - قَالَ ارْجِعْ اِلٰی رَبِّکَ فَاسْئَلْہُ مَا بَالُ النِّسْوَۃِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَھُنَّ - یوسف نے کہا پلٹ جا اپنے رب کے پاس سو اُس سے پوچھ کیا حال ہے ان عورتوں کا جنھوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے - سبحان اللہ بادشاہ وغیرہ کو تو مجازی پرورش کے باعث اُس کا رب، تیرا رب، میرا رب کہنا صحیح ہوا، اللہ فرمائے

اللہ کا رسول فرمائے اور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دافع البلا کہنا شرک۔

آیت ۱۸۔ رب جل وعلا اپنے مبارک بندے عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام سے فرماتا ہے وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ کَهَیْئَةِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْهَا فَتَكُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِیْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰی بِاِذْنِیْ اور جب تو بناتا مٹی سے پرند کی شکل میری پروانگی سے پھر پھونک مارتا اس میں تو وہ ہو جاتی پرند میری پروانگی سے اور تو اچھا کرتا مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میری پروانگی سے اور جب تو قبروں سے مُردے نکالتا میری پروانگی سے۔ دفع بلائے مرض وابرائے اکمہ وابرص میں کتنا فرق ہے۔ آیت ۱۹۔ حضرت مسیح علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں اَنِّیْ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْئَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ (الی قولہ) وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْكُمْ میں بناتا ہوں تمھارے لیے مٹی سے پرند کی سی مورت پھر پھونکتا ہوں اس میں تو وہ ہو جاتی ہے پرند اللہ کی پروانگی سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور بدن بگڑے کو اور میں زندہ کرتا ہوں مُردے اللہ کی پروانگی سے اور میں تمھیں خبر دیتا ہوں جو تم کھاتے اور جو گھروں میں بھر رکھتے ہو اور تاکہ میں حلال کر دوں تمھارے لیے بعض چیزیں جو تم پر حرام تھیں۔ سبحان اللہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام جو فرما رہے ہیں میں خلق کرتا ہوں، شفا دیتا ہوں، مُردے جلاتا ہوں، بعض حراموں کو حلال کیے دیتا ہوں۔ ان اسنادوں کی نسبت

کیا حکم ہوگا۔ آیت ۲۰ ۔ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ نکاح کردو اپنی بے شوہر عورتوں اور اپنے نیک بندوں اور کنیزوں کا۔ یہاں مولیٰ عزوجل ہمارے غلاموں کو ہمارا بندہ فرما رہا ہے، اللہ کی شان زید کا بندہ، عمرو کا بندہ، اس کا بندہ، اُس کا بندہ اللہ فرمائے، رسول فرمائے، صحابہ فرمائیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بندہ کہا اور شرک فروشوں نے حکم شرک جڑا۔ شاید ان کے نزدیک زید و عمرو خدا کے شریک ہو سکتے ہوں گے ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

آیت ۲۱ ۔ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ وہ لوگ کہ پیروی کریں گے اُس بھیجے ہوئے غیب کی باتیں بتانے والے اُمّی کی جسے لکھا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں حکم دے گا بھلائی کا اور روکے گا برائی سے اور حلال کرے گا اُن کے لیے ستھری چیزیں اور حرام کرے گا ان پر گندی چیزیں اور اتارے گا اُن پر سے اُن کا بھاری بوجھ اور سخت تکلیفوں کے طوق جو اُن پر تھے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جانِ جہاں و جہانِ جان اُس جانِ جان و جانِ ایمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھوں پر قربان جس نے ہماری پیٹھوں سے بھاری بوجھ اتار لیے ہماری گردنوں سے تکلیفوں کے طوق کاٹ دیے بلٰلہ الحمد اور دافع البلاء کسے کہتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ آیت ۲۲ ۔ سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ

والتسلیم نے اپنے رب عزوجل سے عرض کی رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ
يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ٥ اے رب ہمارے اور ان میں سے ایک پیمبر بھیج کہ ان پر
تیری آیتیں پڑھے اور انہیں کتاب و حکمت سکھائے اور وہ پیمبر انہیں
گناہوں سے پاک کردے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔ یہ ہمارے نبی
حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہوئے کہ أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ میں
اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں صلے اللہ تعالیٰ علیہما وسلم۔ آیت ۲۳ خود رب العزت
جل وعلا فرماتا ہے كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَ
يُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ
جس طرح بھیجا ہم نے تم میں ایک رسول تمہیں سے کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت
کرتا اور تمہیں پاکیزہ بناتا اور تمہیں قرآن و علم سکھاتا اور ان باتوں کا تم کو
علم دیتا ہے جو تم نہ جانتے تھے۔ آیت ۲۴ لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ
فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ٥ بیشک اللہ
کا بڑا احسان ہوا ایمان والوں پر جبکہ بھیجا ان میں ایک رسول انہیں میں
سے کہ پڑھتا ہے ان پر آیتیں اللہ کی اور پاک کرتا ہے انہیں گناہوں سے اور
علم دیتا ہے انہیں قرآن و حکمت کا اگرچہ تھے اس سے پہلے بیشک کھلی گمراہی
میں۔ آیت ۲۵ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ
آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي

تیسرا مقصود حضور کی بعثت سے پاک کرنا ہے

ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝

اللہ ہے جس نے بھیجا اَن پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں سے کہ اُن پر آیات الٰہیہ پڑھتا اور انہیں ستھرا کرتا اور انھیں کتاب و حقائق کا علم بخشتا ہے اگرچہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے نیز پاک کریگا اور علم عطا فرمائیگا اُن کی جنس کے اور لوگوں کو جو ابتک اُن سے نہیں ملے اور وہی غالب حکمت والا ہے یہ خدا کا فضل ہے جسے چاہے عطا فرمائے اور اللہ بڑے فضل والا ہے الحمد للہ اس آیت کریمہ نے بیان فرما دیا کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا علم عطا فرمانا گناہوں سے پاک ستھرا بنانا صرف صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے خاص نہیں بلکہ قیام قیامت تک تمام امت مرحومہ حضور کی ان نعمتوں سے محفوظ اور حضور کی نظر رحمت سے ملحوظ ہے والحمد للہ رب العلمین بیضاوی شریف میں ہے هُمُ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بَعْدَ الصَّحَابَةِ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ یہ دوسرے جنہیں مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم علم دیتے اور خرابیوں سے پاک کرتے ہیں تمام مسلمان ہیں کہ صحابہ کرام کے بعد قیامت تک ہونگے + معالم شریف میں ہے قَالَ ابْنُ زَیْدٍ هُمْ جَمِیْعُ مَنْ دَخَلَ فِی الْاِسْلَامِ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَهِیَ رِوَایَةُ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ امام ابن زید نے فرمایا یہ دوسرے لوگ تمام اہل اسلام ہیں کہ مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہونگے اور یہی معنے امام مجاہد شاگرد حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نے ۹ ۶ قیامت تک تمام امت کو پاک کرتے ہیں اور علم عطا فرماتے ہیں -

سے ابن ابی عجیح نے روایت کیے۔ الحمد للہ قرآن عظیم کو حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ان تعریفوں کا اس قدر اہتمام ہے کہ چار جگہ یہ اوصاف بیان فرمائے دو جگہ سورہ بقر تیسرے آل عمران چوتھے سورہ جمعہ اور اس آخر میں تو وہ جانفزا کلمے ارشاد ہوئے جنہوں نے ہم خفتہ بختوں کی تقدیر جگادی ہمارے دلوں پر بجلی گرادی وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ آیت ۲۶ جب ابو لبابہ وغیرہ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہ غزوہ تبوک میں ہمراہ رکاب سعادت حاضر نہ ہوئے تھے اپنے آپکو مسجد اقدس کے ستونوں سے باندھ دیا کہ جب تک حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نہ کھولیں نہ کھلیں گے آیت اتری خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ اے نبی لے لو ان توبہ کرنے والوں کے مالوں سے صدقہ کہ تم پاک کرو انہیں اور تم ستھرا کردو انہیں گناہوں سے اس صدقے کے سبب اور دعائے رحمت کرو ان کے حق میں کہ تمھاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے + دیکھو حضور دافع البلا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں گناہوں سے پاک کیا اور حضور نے بلائے گناہ ان کے سروں سے ٹالی اور جب حضور کی دعا ان کے دلوں کا چین ہوا تو یہی دفع الم ہے صلے اللہ تعالیٰ علے دافع البلا والالم وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم + آیت ۲۷ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۚ اللہ عزوجل کے یہاں شفاعت کے مالک وہی ہیں جنہوں نے رحمٰن کے ساتھ عہد و پیمان کر رکھا ہے۔ آیت ۲۸ وَلَا يَمْلِكُ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنْ شَهِدَ بِالْحَقِّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ

جنہیں مشرکین اللہ کے سوا پوجتے ہیں ان میں شفاعت کے مالک صرف وہی ہیں جنہوں نے حق کی گواہی دی اور وہ علم رکھتے ہیں یعنی عیسیٰ وعزیر و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ان آیات میں مولیٰ تعالیٰ اپنے محبوبوں کو شفاعت کا مالک بناتا ہے اور عہد وپیمان مقرر ہو جانے سے تقویۃ الایمان کی اس بد لگامی کا بھی منہ سی دیا کہ شفاعت میں کسی کی خصوصیت نہیں جسے چاہے گا گھڑ کر دیگا۔ آیت ۲۹ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ہ نادانوں کو اپنے مال کہ خدا نے تمہاری ٹیک بنائے ہیں نہ دو۔ اور انہیں اُن میں سے رزق دو اور کپڑے پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو۔ آیت ۳۰ وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ہ جب ترکہ بانٹتے وقت قرابت والے اور یتیم اور مسکین آئیں تو انہیں ان میں سے رزق دو اور اُن سے اچھی بات کہو۔ ان آیات میں بندوں کو حکم فرماتا ہے کہ تم رزق دو۔ آیت ۳۱ اِذْ يُوْحِیْ رَبُّكَ اِلَى الْمَلٰٓئِكَةِ اَنِّیْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا جب وحی بھیجی تیرے رب نے فرشتوں کو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم ثابت قدمی دو ایمان والوں کو۔ آیت ۳۲ فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ہ قسم اُن فرشتوں کی کہ تمام کاروبار دنیا ان کی تدبیر سے ہے۔ یہ صفت بھی بالذات ذاتِ الٰہی جل وعلا کی ہے قال تعالیٰ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ معالم التنزیل شریف میں ہے قال ابن عباس هُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وُكِّلُوْا بِاُمُوْرٍ عَرَّفَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى الْعَمَلَ بِهَا قال عبد الرحمٰن

ف ۴۳ کاروبار دنیا کی فرشتے تدبیر کرتے ہیں۔

ف ۴۰ محبوبانِ خدا اللہ کی عطا سے شفاعت کے مالک ہیں۔ ف ۴۱ امر رب سے بندے بندوں کو رزق دیتے ہیں۔ ف ۴۲ مجاہدین کو فرشتے ثابت قدم رکھتے ہیں۔

بن سابط يُدَبِّرُ الْاَمْرَ فِي الدُّنْيَا اَرْبَعَةٌ جِبْرَئِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ وَاِسْرَافِيْلُ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَاَمَّا جِبْرَئِيْلُ فَوُكِّلَ بِالرِّيَاحِ وَالْجُنُوْدِ وَاَمَّا مِيْكَائِيْلُ فَوُكِّلَ بِالْقَطْرِ وَالنَّبَاتِ وَاَمَّا مَلَكُ الْمَوْتِ فَوُكِّلَ بِقَبْضِ الْاَنْفُسِ وَاَمَّا اِسْرَافِيْلُ فَهُوَ يَنْزِلُ بِالْاَمْرِ عَلَيْهِمْ یعنی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ مدبرات الامر ملائکہ ہیں کہ ان کاموں پر مقرر کیے گئے جن کی کارروائی اللہ عزوجل نے انہیں تعلیم فرمائی عبد الرحمٰن بن سابط نے فرمایا دنیا میں چار فرشتے کاموں کی تدبیر کرتے ہیں جبریل میکائیل عزرائیل اسرافیل علیہم الصلاۃ والسلام جبریل تو ہواؤں اور لشکروں پر موکل ہیں (کہ ہوائیں چلانا لشکروں کو فتح و شکست دینا ان کے تعلق ہے) اور میکائیل باراں و روئیدگی پر مقرر ہیں۔ کہ مینہ برساتے اور درخت اور گھاس اور کھیتی اگاتے ہیں۔ اور عزرائیل قبض ارواح پر مسلط ہیں اور اسرافیل ان سب پر حکم لے کر اترتے ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام اجمعین۔ اللہ اکبر قرآن عظیم و ہابیہ پر ایک سے ایک سخت تر آفت ڈالتا ہے۔ حدیث میں فرمایا۔ اَلْقُرْاٰنُ ذُوْوُجُوْہٍ قرآن متعدد معانی رکھتا ہے رَوَاہُ اَبُوْنُعَیْمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ علما فرماتے ہیں قرآن عظیم اپنے ہر معنے پر حجت ہے وَلِمْ یَزَلِ الْاَئِمَّۃُ یَحْتَجُّوْنَ بِہٖ عَلٰی وُجُوْہِہٖ وَذٰلِکَ مِنْ اَعْظَمِ وُجُوْہِ اِعْجَازِہٖ وَقَدْ نَصَصْنَا ھٰذَا الْمَرَامَ فِیْ رِسَالَتِنَا الزُّلَالُ الْاَنْقٰی مِنْ بَحْرِ سَبْقَۃِ الْاَتْقٰی اب آیہ کریمہ کے دوسرے معنے لیجیے تفسیر بیضاوی شریف میں ہے اَوْصِفَاتُ

النفوس الفاضلة حال المفارقة فانها تنزع عن الابدان غرقا
ای نزعا شدیدا من اغراق النازع فی القوس فتنشط الی عالم
الملکوت وتسبح فیه فتسبق الی حظائر القدس فتصیر لشرفها
وقوتها من المدبرات یعنی یا ان آیات کریمہ میں اللہ عزوجل ارواح اولیاء
کرام کا ذکر فرماتا ہے جب وہ اپنے پاک مبارک بدنوں سے انتقال فرماتی ہیں۔
کہ جسم سے بقوت تمام جدا ہو کر عالم بالا کی طرف سبک خرامی اور دریائے
ملکوت میں شناوری کرتی حظیرہائے حضرت قدس تک جلد رسائی پاتی پس اپنی
بزرگی وطاقت کے باعث کاروبار عالم کے تدبیر کرنیوالوں سے ہو جاتی ہیں
اب تو بحمد اللہ تعالیٰ اولیائے کرام بعد وصال عالم میں تصرف کرتے اور اس
کے کاموں کی تدبیر فرماتے ہیں فمنہ الحجۃ البالغۃ علامہ احمد بن محمد
شہاب خفاجی عنایۃ القاضی وکفایۃ الراضی میں امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس
سرہ العالی و امام فخر رازی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس معنی کی تائید میں
نقل کرکے فرماتے ہیں ولذا قیل اذا تحیرتم فی الامور فاستعینوا
من اصحاب القبور الا انہ لیس بحدیث کما توهم ولذا اتفق
الناس علی زیارۃ مشاهد السلف والتوسل بهم الی اللہ تعالی و
ان انکرہ بعض الملاحدۃ فی عصرنا والمشتکی الیہ هو اللہ یعنی
اسی لیے کہا گیا کہ جب تم کاموں میں متحیر ہو تو مزارات اولیاء سے مدد مانگو مگر یہ
حدیث نہیں ہے جیسا کہ بعض کو وہم ہوا اور اسی لیے مزارات سلف صالحین
کی زیارت اور انہیں اللہ عزوجل کی طرف وسیلہ بنانے پر مسلمانوں کا اتفاق

ہے اگرچہ ہمارے زمانے میں بعض ملحد بیدین لوگ اسکے منکر ہوئے اور خدا ہی کی طرف ان کے فساد کی فریاد ہے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ہاں میں نے کہا تھا کہ یہ صفت حضرت عزت کی ہے نہیں نہیں یہ خاص صفت اسی کی ہے۔ رب عزوجل فرماتا ہے قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ اے نبی ان کافروں سے فرمادو وہ کون ہے جو تمھیں آسمان و زمین سے رزق دیتا ہے یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا اور کون نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے مردے کو زندہ سے اور کون تدبیر کرتا ہے کام کی اب کہدینگے کہ اللہ تو فرما تا پھر ڈرتے کیوں نہیں + قرآن کریم خود ہی فرماتا ہے کہ یہ صفت اللہ عزوجل کے لیے ایسی خاص ہے کہ کافر مشرک تک اس کا اختصاص جانتے ہیں۔ ان سے بھی پوچھو کہ کام کی تدبیر کرنے والا کون ہے تو اللہ ہی کو بتائیں گے دوسرے دوسرے کا نام نہ لیں گے اور خود ہی اس صفت کو اپنے مقبول بندوں کے لیے ثابت فرماتا ہے کہ قسم ان محبوبانِ خدا کی جو عالم میں تدبیر و تصرف کرتے ہیں ایمان سے کہنا وہابیت کے دھرم پر قرآن عظیم شرک سے کیونکر بچا۔ اے ناپاک طائفے کے سنگت والو جب تک ذاتی عطائی کے فرق پر ایمان نہ لاؤ گے کبھی قرآن و حدیث کے قہروں سے پناہ نہ پاؤ گے اور اسپر ایمان لاتے ہی یہ تمھاری مشرکیات کے راگ متعلقہ تدبیر و تصرف و استمداد و استعانت و دافع البلاد حاجت روا و مشکلکشا و علم غیب و ندا وغیرہا سب کافور ہو جائینگے

اور اللہ تعالیٰ کے مبارک منصور بندے آنکھوں دیکھے منصور نظر آئینگے اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْغَالِبُوْنَ ۝ آیت ۳۳ قُلْ یَتَوَفّٰکُمْ مَلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُکِّلَ بِکُمْ تو فرما تمہیں موت دیتا ہے اور وہ مرگ کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے۔ آیت ۳۴ تَوَفَّتْہُ رُسُلُنَا موت دی اسے ہمارے رسولوں نے حالانکہ خود فرماتا ہے۔ اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ اللہ ہی کو موت دیتا ہے جانوں کو۔ آیت ۳۵ لِاَھَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّاہ جبریل نے مریم سے کہا کہ میں عطا کروں تجھے ستھرا بیٹا۔ صلے اللہ تعالیٰ علیہم وسلم۔ اللہ اللہ اب تو جبریل بیٹا دے رہے ہیں بھلا نجدیہ کے یہاں اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ وہابیہ تو اسی کو رو تے تھے کہ محمد بخش احمد بخش نام رکھنا شرک ہے۔ یہاں قرآن عظیم سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والتسلیم کو جبریل بخش بتا رہا ہے وَلِلّٰہِ الْحُجَّۃُ السَّامِیَۃُ۔ آیت ۳۶ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَھِیْرٌ ۝ بیشک اللہ اپنے نبی کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک مسلمان اور اس کے بعد سب فرشتے مددپر ہیں۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ یہ نیک مسلمان ابوبکر صدیق و عمر فاروق ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَ ابْنُ مَرْدَوَیْہِ وَ الْخَطِیْبُ عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بلکہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرأت میں یوں ہی تھا۔ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ

اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَھِیْرٌ ۔ یہاں اللہ عزوجل اپنے نام مبارک کے ساتھ اپنے محبوبوں کو فرماتا ہے ۔ اللہ اور جبریل اور ابوبکر و عمر مددگار ہیں ۔ آیت ۳۷ اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَۃً تَمْلِکُھُمْ وَاُوْتِیَتْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَّلَھَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ ۝ ہُدہُد نے ملکِ سبا سے آکر سیدنا سلیمٰن علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کی ہیں نے ایک عورت پائی کہ وہ ان کی مالک ہے اور اُسے سب کچھ دیا گیا ہے اور اس کا بڑا تخت ہے ۔ یہاں بادشاہ کو رعایا کا مالک فرمایا تو رعایا کے آزاد و غلام سب اس کے مملوک ہوئے مگر کوئی اگر محبوبانِ خدا کو اپنا مالک اور اپنے آپ کو ان کا بندہ و مملوک کہے وہابیہ کے دین میں مشرک ٹھہرے ۔ آیت ۳۸ وَمَنْ اَحْیَاھَا فَکَاَنَّمَآ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا جس نے ایک جان زندہ کیا اُس نے گویا سب آدمیوں کو جلا لیا ۔ یہ آیت اُس کے بارے میں ہے جس نے کسی کے قتلِ ناحق سے احتراز کیا یا قاتل سے قصاص نہ لیا چھوڑ دیا اُسے ۔ فرماتا ہے کہ اُس نے اس شخص کو زندہ کیا اور ایک اسی کو کیا گویا تمام آدمیوں کو جلا لیا ۔ معالم شریف میں ہے (وَمَنْ اَحْیَاھَا) وَتَوَرَّعَ عَنْ قَتْلِھَا ۔ اسی میں ہے ۔ وَمَنْ اَحْیَاھَا اَیْ عَفَا عَمَّنْ وَجَبَ عَلَیْہِ الْقِصَاصُ لَہٗ فَلَمْ یَقْتُلْہُ ۔ وہابی صاحب بتائیں کہ دفع بلا زیادہ ہے یا زندہ کرنا جلا لینا حیات دینا ۔ آیت ۳۹ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْٓ اُوْفِی الْکَیْلَ وَاَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ۝ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں کہ میں پورا پیمانہ عطا فرماتا ہوں اور میں سب سے بہتر اتارنے والا ہوں کہ جو میرے سایۂ رحمت میں آکر اُترتا ہے

والسلام پر وہابیہ کا پانچواں الزام

ف ۴۹ صرف اللہ و رسول و اولیاء مددگار ہیں و بس۔

اُسے وہ راحت بخشتا ہوں کہ کہیں نہیں ملتی ۔ یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے تو یہ فرمایا اور رب عزوجل نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرماتا ہے وَ
قُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ اے نوح جب
تو اور تیرے ساتھ والے کشتی پر ٹھیک بیٹھ لیں تو میری حمد بجا لانا اور یوں
عرض کرنا کہ اے رب میرے مجھے برکت والا اتارنا اتار اور تو سب سے بہتر
اتارنے والا ہے۔ یہ اللہ عزوجل کی خاص صفت نبی صدیق علیہ الصلوٰۃ و
السلام نے اپنے لیے کیسی ثابت فرمائی اور جب نبی صدیق صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
آلہٖ وسلم سب سے بہتر اتارنے والے راحت و نعمت بخشنے والے ہوئے تو دافع البلا سے
بھی بڑھ کر ہوئے کما لا یخفی۔ آیت ۴۹ اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رٰکِعُوْنَ
یعنی اے مسلمانو تمہارا مددگار نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور وہ ایمان
والے جو نماز قائم رکھتے اور زکوٰۃ دیتے اور وہ رکوع کرنے والے ہیں اقول یہاں
اللہ اور رسول اور نیک بندوں میں مدد کو منحصر فرما دیا کہ بس یہی مددگار ہیں
تو ضرور یہ مدد خاص ہے جس پر نیک بندوں کے سوا اور لوگ قادر نہیں ورنہ
عام مددگاری کا علاقہ تو ہر مسلمان کو ہر مسلمان کے ساتھ ہے قال اللہ تعالیٰ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ مسلمان مرد اور مسلمان
عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں حالانکہ خود ہی دوسری جگہ
فرماتا ہے مَا لَھُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّلِیٍّ اللہ کے سوا کسی کا کوئی مددگار نہیں
معالم میں ہے (مَا لَھُمْ) اَیْ لِاَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (مِنْ دُوْنِہٖ)

اَیْ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ۔ وہابی صاحبو تمھارے طور پر معاذ اللہ
کیسا کھلا شرک ہوا کہ قرآن نے خدا کی خاص صفت امداد کو رسول و صلحاء کے لیے
ثابت کیا جسے قرآن ہی جا بجا فرما چکا تھا کہ یہ اللہ کے سوا دوسرے کی صفت نہیں
مگر بحمد اللہ اہل سنت دونوں آیتوں پر ایمان لاتے اور ذاتی و عطائی کا فرق
سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ بالذات مددگار ہے یہ صفت دوسرے کی نہیں اور رسول و اولیاء
اللہ کے قدرت دینے سے مددگار ہیں وللہ الحمد۔ اب اتنا اور سمجھ لیجیے کہ مدد کا ہے
کے لیے ہوتی ہے دفع بلا کیو اسطے تو جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور
اللہ کے مقبول بندے بنص قرآن مسلمانوں کے مددگار ہیں تو قطعاً دافع البلا
بھی ہیں اور فرق وہی ہے کہ اللہ سبحانہ بالذات دافع البلا ہے اور انبیاء و اولیاء
علیہم الصلوٰۃ والثنا بعطائے خدا والحمد للہ العلی الاعلیٰ پنج آیت از توراۃ
و انجیل و زبور مقدسہ آیت اولیٰ توراۃ شریف۔ امام بخاری حضرت عبد اللہ بن عمرو
رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دارمی و طبرانی و یعقوب بن سفیان حضرت عبد اللہ
بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ توراۃ مقدس میں حضور پرنور دافع
البلا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت یوں ہے یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰکَ
شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا وَّحِرْزًا لِّلْاُمِّیِّیْنَ (الیٰ قولہ تعالیٰ)
یَعْفُوْ وَیَغْفِرُ اے نبی ہم نے تجھے بھیجا گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر
سنانے والا اور بے پڑھوں کے لیے پناہ اور معاف کرتا ہے اور مغفرت فرماتا
ہے۔ حرز بھی رب العزۃ جل و علا کی صفات سے ہے۔ حدیث میں ہے یا
حِرْزَ الضُّعَفَاءِ یَا کَنْزَ الْفُقَرَاءِ علامہ زرقانی شرح مواہب شریف

۱؎ یعنی حضور اپنی امت کے حافظ و نگہبان ہیں

میں فرماتے ہیں جَعَلَهٗ نَفْسَهٗ حِرْزًا مُبَالَغَةً لِحِفْظِهٖ لَهُمْ فِی الدَّارَیْنِ
یعنی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو پناہ دینے والے ہیں مگر رب تبارک و تعالیٰ
نے حضور کو بطور مبالغہ خود پناہ کہا جیسے عادل کو عدل یا عالم کو علم کہتے ہیں
اور اس وصف کی وجہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا
و آخرت میں اپنی امت کے حافظ و نگہبان ہیں۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
آیت ۲۳ از توراۃ۔ ہاں ہاں خبردار ہوشیار اے نجدیاں نابکار ذرا
کم سن نوپیدا غبارۂ خام پارہ وہابیت ناکارہ کے پھٹنے سے کلیجے پر ہاتھ دھر
لینا توراۃ و زبور کی دو آیتیں تلاوت کی جائینگی تو خبر وہابیت کی نادان
جان پر قہر الٰہی کی بجلیاں گرائیں گی افسوس تمھیں توریت و زبور کی تکذیب
کرتے کیا لگتا تھا جب تم قرآن کی نہ سنو اللہ کا کذب تم ممکن گنو مگر جان کی
آفت گلے کا غل تو یہ ہے کہ یہ آیات جناب شاہ عبدالعزیز صاحب نے نقل
فرمائیں کلام الٰہی بتائیں یہ امام الطائفہ کے نسب کے چچا شریعت کے باپ طریقت
کے دادا اب نہ انہیں مشرک کہے بنتی ہے نہ کلام الٰہی پر ایمان لانے کو روکھی وہابیت
ملتی ہے نہ روئے رفتن نہ پائے ماندن ؎ دو گونہ رنج و عذاب ست جان
لیلے را ۔ بلائے صحبت مجنون و فرقت مجنون۔ ہاں اب ذرا گھبرائیے دلوں شرمائی
چتونوں سے لجائی انکھڑیاں اوپر اٹھائیے اور بحمد اللہ وہ سنیئے کہ ایمان نصیب
ہو تو سنی ہو جائیے۔ جناب شاہ صاحب تحفۂ اثنا عشریہ میں لکھتے ہیں۔ توراۃ
کی فصل چہارم میں ہے۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِاِبْرَاهِیْمَ اِنَّ هَاجَرَ تَلِدُ وَ
یَکُوْنُ مِنْ وَلَدِهَا مَنْ یَّدُهٗ فَوْقَ الْجَمِیْعِ وَیَدُ الْجَمِیْعِ مَبْسُوْطَةٌ

ف ۹۵ - وہابی و وہابیت پر امام محمد حسن کے بیٹے امام امام الطائفہ اور شاہ عبدالعزیز صاحب میں شرک نہ حصہ کا لگا

اِلَیْهِ بِالْخُشُوْعِ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے فرمایا بیشک
ہاجرہ کے اولاد ہوگی اور اُس کے بچوں میں وہ ہوگا جس کا ہاتھ سب پر بالا ہے
اور سب کے ہاتھ اسکی طرف پھیلے ہیں عاجزی اور گڑگڑانے میں، وہ کون محمد رسول
اللہ سید الکون معطی العون صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قربان تیرے اے بلند ہاتھ والے
اے دو جہان کے اُجالے حمد اسکے وجہ کریم کو جس نے ہماری عاجزی و محتاجی کے
ہاتھ تمہارے یم یقدرت سے بچائے اور تجھ جیسے کریم رؤف و رحیم کے سامنے پھیلائے
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ وہی رب ہے جسنے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا، ہمیں
بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا، آیت ۳۴ از زبور مقدس۔ نیز تحفہ
میں زبور شریف میں منقول یا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ
مِنْ اَجْلِ ذٰلِکَ اُبَارِکُ عَلَیْکَ فَتَقَلَّدِ السَّیْفَ فَاِنَّ بَھَاءَکَ وَ
حَمْدَکَ الْغَالِبُ (الیٰ قولہ) اَلْاُمَمُ یَخِرُّوْنَ تَحْتَکَ کِتَابٌ حَقٌّ جَاءَ
اللّٰہُ بِہٖ مِنَ الْیَمَنِ وَالتَّقْدِیْسِ مِنْ جَبَلِ فَارَانَ وَامْتَلَأَتِ الْاَرْضُ
مِنْ تَحْمِیْدِ اَحْمَدَ وَتَقْدِیْسِہٖ وَمَلَکَ الْاَرْضَ وَرِقَابَ الْاُمَمِ اے
احمد رحمت نے جوش مارا تیرے لبوں پر میں اسی لیے تجھے برکت دیتا ہوں تو اپنی
تلوار حمائل کر کہ تیری چمک اور تیری ثنا غالب ہے سب اُمتیں تیرے قدموں میں
گرینگی سچی کتاب لایا اللہ برکت و پاکی کے ساتھ مکہ کے پہاڑ سے بھر گئی زمین
احمد کی حمد اور اُسکی پاکی بولنے سے احمد مالک ہے ساری زمین اور تمام امتوں
کی گردنوں کا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اے احمد پیارے صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے ممولو کو خوشی وشادمانی ہے تمہارے لیے تمہارا مالک پیارا کریم

نمبر ۱ سب حضور کی طرف ہاتھ پھیلے ہیں نمبر ۲ سب حضور کے آگے گڑگڑاتے ہیں نمبر ۳ حضور ساری زمین اور تمام امتوں کے مالک ہیں

سراپا رحمت ہے وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؎ عہد ما لب شیریں دہناں
بست خدائے * ما ہمہ بندہ و ایں قوم خداوندانند ؎ ہیں تو مالک ہی کہونگا
کہ ہو مالک کے حبیب * یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا ۱۱ ولہذا حضرت
امام اجل عارف باللہ سیدی سہل بن عبداللہ تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر
امام اجل قاضی عیاض شفا شریف پھر امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف
میں نقلاً و تقریراً پھر علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض پھر علامہ
محمد بن عبدالباقی زرقانی شرح مواہب میں شرحاً و تفسیراً فرماتے ہیں مَنْ
لَمْ یَرَ وِلَایَةَ الرَّسُوْلِ عَلَیْهِ فِیْ جَمِیْعِ اَحْوَالِهٖ وَیَرَ نَفْسَهٗ فِیْ مُلْکِهٖ
لَا یَذُوْقُ حَلَاوَةَ سُنَّتِهٖ جو ہر حال میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا
والی اور اپنے آپ کو حضور کی ملک نہ جانے وہ سنت نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کی حلاوت سے اصلا خبردار نہ ہوگا۔ والعیاذ باللہ رب العٰلمین ؏
فائدہ عظیمہ الحمد للہ سنیوں کی اقبالی ڈگری۔ ان آیات توراۃ و زبور
پر فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ کو دو آیت توراۃ و انجیل مبارک مع چند
احادیث کے یاد آئیں مگر اُن کے ذکر سے پہلے امام الطائفہ کا ایک انجان
بننے کا اقرار سن لیجئے۔ تقویۃ الایمان فصل ثانی اشراک فی العلم کے شروع میں
لکھا "جس کے ہاتھ میں کنجی ہوتی ہے قفل اسی کے اختیار میں ہوتا ہے جب
چاہے تو کھولے جب چاہے نہ کھولے" انتہی بھولا ناداں لکھنے تو لکھ گیا مگر ؏
کیا خبر تھی انقلاب آسماں ہو جائیگا * دین نجدی پائمال سنیاں ہو جائیگا
غریب مسکین کیا جانتا تھا کہ وہ تو چند ورق بعد یہ کہنے کو ہے کہ جس کا نام محمد

ف ۹۹ جو حضور کو اپنا مالک نہ جانے سنت کی حلاوت نہ پائے۔ ف ۱۰۰ امام الطائفہ نے انجانی میں گھر پھونک لیا۔

یا علی ہے وہ کسی چیز کا محتاج نہیں۔ یہاں اس کے قول سے تمام عالم پر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اختیار تام ثابت ہو جائیگا۔ بیچارے مسکین عزیز کے وصیان میں اسوقت یہی لوہے پیتل کی کنجیاں تھیں جو جامع مسجد کی سیڑھیوں پر بساطی پیسے پیسے بیچتے ہیں اُسکے خواب میں بھی خیال نہ تھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے رب جل وعلا نے اس بادشاہ جبار جلیل الاقتدار عظیم الاختیار صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کیا کیا کنجیاں عطا فرمائی ہیں ہاں ہم سے سن اور وہ سُن کر سُن ہو جا آیات و احادیث عطائے مفاتیح عالم بحضور پرنور مولائے اعظم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آیت ۱۴ از توراۃ شریف بیہقی وابو نعیم دلائل النبوۃ میں حضرت ام الدرداء سے راوی میں نے کعب احبار سے پوچھا تم توریت میں حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت کیا پاتے ہو کہا حضور کا وصف توراتِ مقدس میں یوں ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اِسْمُہُ الْمُتَوَکِّلُ لَیْسَ بِفَظٍّ وَّلَا غَلِیْظٍ وَّلَا سَخَّابٍ فِی الْاَسْوَاقِ وَاُعْطِیَ الْمَفَاتِیْحَ لِیُبَصِّرَ اللّٰہُ بِہٖ اَعْیُنًا عُوْرًا وَّیُسْمِعَ بِہٖ اٰذَانًا صُمًّا وَّیُقِیْمَ بِہٖ اَلْسِنَۃً مُّعْوَجَّۃً حَتّٰی یَشْہَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ یُعِیْنُ الْمَظْلُوْمَ وَیَمْنَعُہٗ مِنْ اَنْ یُّسْتَضْعَفَ محمد اللہ کے رسول ہیں ان کا نام متوکل ہے نہ درشت خو ہیں نہ سخت گو نہ بازاروں میں چلّانے والے وہ کنجیاں دیے گئے ہیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اُن کے ذریعے سے پھوٹی آنکھیں بینا اور بہرے کان شنوا اور ٹیڑھی زبانیں سیدھی کر دے یہاں تک کہ لوگ گواہی دیں کہ ایک اللہ

ف ۱۰: احادیث کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اختیار و تصرف کی کنجیاں عطا ہوئیں۔

کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اس کا کوئی ساجھی نہیں وہ نبی کریم ہر مظلوم کی مدد فرمائینگے اور اسے کمزور سمجھے جانے سے بچائینگے آیت ۵ ہم از انجیل جلیل حاکم بافادہ تصحیح اور ابن سعد و بیہقی و ابو نعیم روایت کرتے ہیں ام المومنین محبوبۂ محبوب رب العالمین حضرت عائشہ صدیقہ صلے اللہ تعالیٰ علیٰ ابیہا و ابیہا و علیہا وسلم فرماتی ہیں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفت و ثنا انجیل پاک میں مکتوب ہے کَا فَظٌّ وَّ کَا غَلِیْظٌ وَّ کَا سَخَّابٌ فِی الْاَسْوَاقِ وَاُعْطِیَ الْمَفَاتِیْحَ الخ مثل ما مرَّ سواءٌ بِسَوَاءٍ نہ سخت دل ہیں نہ درشت خو نہ بازاروں میں شور کرنے انہیں کنجیاں عطا ہوئی ہیں باقی عبارت مثل توراۃ مبارک ہے۔ حدیث ۱۶ بخاری و مسلم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور مالک المفاتیح صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ جِیْئَ بِمَفَاتِیْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِیْ یَدَیَّ میں سورہا تھا کہ تمام خزائن زمین کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے دونو ہاتھوں میں رکھ دی گئیں حدیث ۱۷ امام احمد و ابو بکر بن ابی شیبہ سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے راوی حضور مالک مختار صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اُعْطِیْتُ مَا لَمْ یُعْطَ اَحَدٌ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ الْاَرْضِ الحدیث مجھے وہ عطا ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملا رعب سے میری مدد فرمائی گئی کہ مہینہ بھر کی راہ پر دشمن میرا نام پاک سن کر کانپے اور مجھے ساری زمین کی کنجیاں عطا ہوئیں، امام جلال الدین سیوطی نے اس حدیث کی تصحیح کی۔

حدیث ۶۳ امام احمد اپنی مسند اور ابن حبان اپنی صحیح اور ضیائی مقدسی صحیح مختارہ اور ابو نعیم دلائل النبوۃ میں بسند صحیح حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور مالک تمام دنیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اُتِیْتُ بِمَقَالِیْدِ الدُّنْیَا عَلٰی فَرَسٍ اَبْلَقَ جَاءَنِیْ بِہٖ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ قَطِیْفَۃٌ مِّنْ سُنْدُسٍ دنیا کی کنجیاں ابلق گھوڑے پر رکھ کر میری خدمت میں حاضر کی گئیں جبریل لے کر آئے اس پر نازک ریشم کا زین پوش بانقش و نگار پڑا تھا۔ حدیث ۶۴ امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پر نور ابو القاسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اُوْتِیْتُ مَفَاتِیْحَ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا الْخَمْسَ مجھے ہر چیز کی کنجیاں عطا ہوئیں سوا ان پانچ کے یعنے غیوب خمسہ علامہ حنفی حاشیہ جامع صغیر میں فرماتے ہیں ثُمَّ اُعْلِمَ بِھَا بَعْدَ ذٰلِکَ یعنے پھر یہ پانچ بھی عطا ہوئیں انکا علم بھی دیدیا گیا اسی طرح امام جلال الدین سیوطی نے بھی خصائص کبریٰ میں نقل فرمایا علامہ مدابغی شرح فتح المبین امام ابن حجر مکی میں فرماتے ہیں یہی حق ہے وللہ الحمد حدیث ۶۵ بعینہٖ یہی مضمون احمد و ابو یعلےٰ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا حدیث ۶۶ آخر ابو نعیم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور مالک غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں لَمَّا خَرَجَ مِنْ بَطْنِیْ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ فَاِذَا اَنَا بِہٖ سَاجِدًا ثُمَّ رَاَیْتُ سَحَابَۃً بَیْضَاءَ قَدْ اَقْبَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ حَتّٰی غَشِیَتْہُ فَغَیَّبَ عَنْ وَجْھِیْ ثُمَّ تَجَلَّتْ

فَاِذَا اَنَا بِهٖ مُدْرَجٌ فِیْ ثَوْبٍ صُوْفٍ اَبْیَضَ وَتَحْتَهٗ حَرِیْرَۃٌ خَضْرَاءُ
وَقَدْ قَبَضَ عَلٰی ثَلٰثَۃِ مَفَاتِیْحَ مِنَ اللُّؤْلُؤِ الرَّطْبِ وَاِذَا قَائِلٌ
یَقُوْلُ قَبَضَ مُحَمَّدٌ عَلٰی مَفَاتِیْحِ النُّصْرَۃِ وَمَفَاتِیْحِ الرِّیْحِ وَمَفَاتِیْحِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ
اَقْبَلَتْ سَحَابَۃٌ اُخْرٰی حَتّٰی غَشِیَتْہُ فَغَیَّبَ عَنِّیْ ثُمَّ تَجَلَّتْ فَاِذَا
اَنَا بِهٖ قَدْ قَبَضَ عَلٰی حَرِیْرَۃٍ خَضْرَاءَ مَطْوِیَّۃٍ وَاِذَا قَائِلٌ یَقُوْلُ بَخٍ
بَخٍ قَبَضَ مُحَمَّدٌ عَلَی الدُّنْیَا کُلِّهَا لَمْ یَبْقَ خَلْقٌ مِنْ اَهْلِهَا اِلَّا دَخَلَ
قَبْضَتِهٖ هٰذَا مُخْتَصَرٌ ۔ جب حضور میرے شکم سے پیدا ہوئے میں نے دیکھا
سجدے میں پڑے ہیں پھر ایک سفید ابر نے آسمان سے آکر حضور کو ڈھانپ
لیا کہ میرے سامنے سے غائب ہو گئے پھر وہ پردہ ہٹا تو میں کیا دیکھتی ہوں کہ
حضور اُونی سفید کپڑے میں لپٹے ہیں اور سبز ریشمی بچھونا بچھا ہے اور گوہر شاداب
کی تین کنجیاں حضور کی مٹھی میں ہیں اور ایک کہنے والا کہہ رہا ہے کہ نصرت کی کنجیاں
نفع کی کنجیاں نبوت کی کنجیاں سب پر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قبضہ فرمایا پھر
اور ابر نے حضور کو ڈھانپا کہ میری نگاہ سے چھپ گئے پھر روشن ہوا تو کیا دیکھتی ہوں
کہ ایک سبز ریشم کا لپٹا ہوا کپڑا حضور کی مٹھی میں ہے اور کوئی منادی پکار رہا ہے۔
واہ واہ ساری دنیا محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مٹھی میں آئی زمین و آسمان
میں کوئی مخلوق ایسی نہ رہی جو ان کے قبضہ میں نہ آئی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
الحمد للہ رب العٰلمین حدیث ۶۶ حافظ ابو زکریا یحییٰ بن عائذ اپنے مولد میں
بروایت حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت آمنہ زہریہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی رضوان خازن جنت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعد ولادت

حضور سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کو اپنے پہلو کے اندر لیکر گوش اقدس میں عرض کی مَعَكَ مَفَاتِيحُ النَّصْرِ قَدْ أُلْبِسْتَ الْخَوْفَ وَالرُّعْبَ لَا يَسْمَعُ أَحَدٌ بِذِكْرِكَ إِلَّا وَجِلَ فُؤَادُهُ وَخَافَ قَلْبُهُ وَإِنْ لَمْ يَرَكَ يَا خَلِيفَةَ اللّٰهِ حضور کے ساتھ نصرت کی کنجیاں ہیں رعب و دبدبہ کا جامہ حضور کو پہنایا گیا ہے حضور کا چرچا سنیگا اس کا دل ڈر جائیگا اور جگر کانپ اٹھیگا اگرچہ حضور کو نہ دیکھا ہوا ہے اللہ کے نائب صلے اللہ تعالےٰ علیک و علےٰ آلک وسلم۔ ایمان کی آنکھ میں نور ہو تو ایک اللہ کا نائب ہی کہنے میں سب کچھ آگیا اللہ کا نائب ایسا ہی تو چاہیے کہ جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں! ایک دنیا کے کتے کا نائب کہیں کا صوبہ اس کی طرف سے وہاں کے سیاہ و سفید کا مختار ہوتا ہے۔ مگر اللہ کا نائب کسی پتھر کا نائب ہے؟ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ بیدولتوں نے اللہ ہی کی قدر نہ جانی لا واللہ اللہ کا نائب اللہ کی طرف سے اللہ کے ملک میں تصرف تام کا اختیار رکھتا ہے جب تو اللہ کا نائب کہلایا صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم حدیث ۶۷ امام دارمی اپنی سنن میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی حضور مالک جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوا وَأَنَا شَفِيعُهُمْ إِذَا حُبِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا يَئِسُوا الْكَرَامَةُ وَالْمَفَاتِيحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي الحدیث میں سب سے پہلے قبر سے باہر آؤنگا جب لوگ اٹھائے جائیں گے اور میں ان کا پیشوا ہوں جب وہ حاضر بارگاہ ہوں

ف ۵۰ حضور اللہ تعالیٰ کے نائب ہیں۔

ف ۱۰۱ وہابیہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا نائب گویا پتھر کا نائب ہے۔

گے اور میں ان کا خطیب ہوں جب وہ دم بخود ہونگے اور میں ان کا شفیع ہوں
جب وہ محبوس ہوں گے اور میں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ نا امید
ہونگے عزت اور کنجیاں اس دن میرے ہاتھ ہیں اور لواء الحمد اس دن میرے ہاتھ ہوگا
والحمد للہ رب العلمین شکر اس کریم کا جس نے عزت دینا اس دن کے کاموں کا اختیار
اس پیارے رؤف و رحیم کے ہاتھ میں رکھا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسلئے شیخ
محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدارج شریف میں فرماتے ہیں
دراں روز ظاہر گردد کہ وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نائب مالک یوم الدین است
روز روز اوست و حکم حکم او بحکم رب العلمین حدیث ۸ ۲ ابن عبد ربہ کتاب
بہجۃ المجالس میں راوی حضور پر نور افضل صلوات اللہ وتسلیماتہ علیہ فرماتے
ہیں یُنْصَبُ لِی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْبَرٌ عَلَی الصِّرَاطِ (وذکر الحدیث الی
اَنْ قَالَ) ثُمَّ یَاْتِیْ مَلَكٌ فَیَقُوْمُ عَلٰی اَوَّلِ مِرْقَاةٍ مِنْ مِنْبَرِیْ فَیُنَادِیْ
مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِیْنَ مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ وَمَنْ لَّمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا
مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَدْفَعَ مَفَاتِیْحَ جَهَنَّمَ اِلٰی مُحَمَّدٍ
اَمَرَنِیْ اَنْ اَدْفَعَ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ هَاهٗ اَشْهَدُوْا هَاهٗ اَشْهَدُوْا ثُمَّ یَقُوْمُ مَلَكٌ اٰخَرُ
عَلٰی ثَانِیْ مِرْقَاةٍ مِنْ مِنْبَرِیْ فَیُنَادِیْ مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِیْنَ مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ
عَرَفَنِیْ وَمَنْ لَّمْ یَعْرِفْنِیْ فَاَنَا رِضْوَانُ خَازِنُ الْجِنَانِ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ
اَنْ اَدْفَعَ مَفَاتِیْحَ الْجَنَّةِ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَاِنَّ مُحَمَّدًا اَمَرَنِیْ اَنْ اَدْفَعَهَا اِلٰی اَبِیْ
بَكْرٍ هَاهٗ اَشْهَدُوْا هَاهٗ اَشْهَدُوْا (والحدیث) روز قیامت صراط کے پاس
ایک منبر بچھایا جائیگا پھر ایک فرشتہ آکر اسکے پہلے زینہ پر کھڑا ہوگا اور ندا کریگا

اے گروہ مسلمانان جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں مالک داروغہ دوزخ ہوں اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ جہنم کی کنجیاں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیدوں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ ابوبکر صدیق کو سپرد کردوں ہاں ہاں گواہ ہوجاؤ ہاں ہاں گواہ ہوجاؤ پھر ایک اور فرشتہ دوسرے زینہ پر کھڑا ہوکر پکارے گا اے گروہ مسلمین جس نے مجھے جانا اس نے جانا اور جس نے نہ جانا تو میں رضوان داروغہ جنت ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ جنت کی کنجیاں محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیدوں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حکم ہے کہ ابوبکر کو سپرد کردوں ہاں ہاں گواہ ہوجاؤ ہاں ہاں گواہ ہوجاؤ اَوْرَدَهُ الْعَلَّامَةُ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَدَنِيُّ الشَّافِعِيُّ فِي الْبَابِ السَّابِعِ مِنْ كِتَابِ التَّحْقِيْقِ فِي فَضْلِ الصِّدِّيْقِ كِتَابَةِ الْاِكْتِفَاءِ فِي فَضْلِ الْاَرْبَعَةِ الْخُلَفَاءِ حدیث ۶۹ حافظ ابو سعید عبد الملک بن عثمان کتاب شرف النبوۃ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَيُؤْتٰى بِمِنْبَرَيْنِ مِنْ نُوْرٍ فَيُنْصَبُ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ وَالْاٰخَرُ عَنْ يَسَارِهٖ وَيَعْلُوْهُمَا شَخْصَانِ فَيُنَادِي الَّذِيْ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ مَعَاشِرَ الْخَلَائِقِ مَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَنِيْ وَمَنْ لَّمْ يَعْرِفْنِيْ فَاَنَا رِضْوَانُ خَازِنُ الْجَنَّةِ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِيْ اَنْ اُسَلِّمَ مَفَاتِيْحَ الْجَنَّةِ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنَّ مُحَمَّدًا اَمَرَنِيْ اَنْ اُسَلِّمَهَا اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ لِيُدْخِلَا مُحِبِّيْهِمَا الْجَنَّةَ اَلَا فَاشْهَدُوْا ثُمَّ يُنَادِي الَّذِيْ عَنْ يَسَارِ الْعَرْشِ مَعَاشِرَ الْخَلَائِقِ مَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَنِيْ وَمَنْ لَّمْ يَعْرِفْنِيْ

فَاَنَا مَلِكٌ خَازِنُ النَّارِ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ اُسَلِّمَ مَفَاتِیْحَ النَّارِ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَّ مُحَمَّدٌ اَمَرَنِیْ اَنْ اُسَلِّمَهَا اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ لِیُدْخِلَا مُبْغِضِیْهِمَا النَّارَ اَلَا فَاشْهَدُوْا روز قیامت اللہ تعالیٰ سب اگلوں پچھلوں کو جمع فرمایگا اور دو منبر نور کے لاکر عرش کے داہنے بائیں بچھائے جائینگے ان پر دو شخص پر بیٹھینگے داہنے والا پکاریگا اے جماعات مخلوق جسنے مجھے پہچانا اُسنے پہچانا اور جسنے نہ پہچانا تو میں رضوان داروغہ بہشت ہوں مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ جنت کی کنجیاں محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سپرد کردوں اور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوبکر و عمر کو دوں کہ وہ اپنے دوستوں کو جنت میں داخل کریں سنتے ہو گواہ ہوجاؤ پھر بائیں والا پکاریگا اے جماعات مخلوق جسنے مجھے پہچانا اُسنے پہچانا اور جسنے نہ پہچانا تو میں مالک داروغہ دوزخ ہوں مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ دوزخ کی کنجیاں محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سپرد کردوں اور محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ ابوبکر و عمر کو دوں کہ وہ اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کریں سنتے ہو گواہ ہوجاؤ اوردہ ایضًا فِی الْبَابِ السَّابِعِ مِنْ کِتَابِ الْاَحَادِیْثِ الْغُرَرِ فِیْ فَضْلِ الشَّیْخَیْنِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ مِنْ کِتَابِ الْاِکْتِفَاءِ یہی معنے ہیں اس حدیث کے کہ ابوبکر شافعی نے غیلانیات میں روایت کی یُنَادِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَیْنَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیُؤْتٰی بِالْخُلَفَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ اُدْخِلُوْا مَنْ شِئْتُمُ الْجَنَّةَ وَدَعُوْا مَنْ شِئْتُمْ روز قیامت ندا کی جائیگی کہاں ہیں اصحاب محمد صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم پس خلفا رضی اللہ تعالےٰ عنہم لائے جائینگے اللہ عزوجل ان سے فرمائیگا تم جسے چاہو جنت میں داخل کرو

اور جسے چاہو چھوڑ دو ذکرہ العلامۃ الشہاب الخفاجی فی نسیم
الریاض شرح شفاء الامام القاضی عیاض فی فصل ما اطلع علیہ النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من الغیوب وقال او ما ھو بمعناہ حدیث
۷۰ سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا انا قسیم النار میں قسیم
دوزخ ہوں یعنی وہ اپنے دوستوں کو جنت اور اعدا کو دوزخ میں داخل فرمائینگے ذکرہ
شاذان الفضلی عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی جزء رد الشمس
جعلنا اللہ ممن والاہ کما یحبہ ویرضاہ بجاہ جمال محبوبہ آمین
بلکہ امام اجل قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ نے ایسے احادیث حضور والا صلوات
اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ میں داخل کیا کہ حضور اقدس نے حضرت مولیٰ کو قسیم النار
فرمایا شفا شریف میں فرماتے ہیں قد خرج اہل الصحیح والائمۃ ما اعلم
بہ اصحابہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مما وعدھم بہ من الظھور
علی اعدائہ (الی قولہ) وقتل علی وان اشقاھا الذی یخضب ھذہ
ای لحیتہ من دم الراس وانہ قسیم النار یدخل اولیاءہ الجنۃ
واعداءہ النار بیشک اصحاب صحاح وائمہ حدیث نے وہ حدیثیں روایت
کیں جن میں مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو غیب کی خبریں دیں
مثلاً یہ وعدہ کہ وہ دشمنوں پر غالب آئینگے اور مولیٰ علی کی شہادت اور یہ کہ بدبخت
ترین امت ان کے سر مبارک کے خون سے ریش مطہر کو رنگیگا اور یہ کہ مولیٰ علی قسیم
دوزخ ہیں اپنے دوستوں کو بہشت اور اپنے دشمنوں کو دوزخ میں داخل فرمائینگے
رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصحابہ آمین نسیم میں عبارت نہایہ ان علیا رضی اللہ تعالیٰ

عنہ قال انا قسیم النار ذکر کرکے فرمایا ابن الاثیر ثقۃ وما ذکرہ
علی مما لا یقال من قبل الرای فھو فی حکم المرفوع اذ لا مجال فیہ
للاجتہاد اھ اقول دل کلام النسیم انہ لم یرہ مرویا عن علی
فما حال علی وثاقۃ ابن الاثیر وقد ذکرنا تخریجہ وللہ الحمد
مدارج شریف میں فرمایا آمدہ است کہ "ایستادہ میکند اورا پروردگارے
پیش عرش در روایتے بر عرش و در روایتے بر کرسی و مے سپارد بوے کلید
جنت" ملاجی انصاف کی کنجی سے دیدۂ عقل کے کواڑ کھول کر یہ کنجیاں دیکھیے جو
مالک الملک شہنشاہ قدیر جل جلالہ نے اپنے نائب اکبر خلیفہ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو عطا فرمائی ہیں خزانوں کی کنجیاں زمین کی کنجیاں دنیا کی کنجیاں نصرت کی
کنجیاں نفع کی کنجیاں جنت کی کنجیاں نار کی کنجیاں ہر شے کی کنجیاں اور اب
اپنا وہ بلائے جان اقرار یاد کیجیے جس کے ہاتھ کنجی ہوتی ہو قفل اسی کے
اختیار ہوتا ہے جب چاہے کھولے جب چاہے نہ کھولے۔ دیکھ حجت الٰہی یوں
قائم ہوتی ہے واللہ رب العلمین ؏

فصل دوم احادیث نفیسہ میں!

چند وصل پر مشتمل وصل اول اعظم و اجل محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کیطرف جانفزا اسنادیں جن سے ایمان کی جان میں جان آئے ایقان کی آنکھ
نور وسرور پائے وباللہ التوفیق حدیث ۱ صحیح بخاری شریف میں سیدنا ابو
ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جب ابن جمیل نے زکوٰۃ دینے میں کمی کی سید عالم
مغنی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ما ینقم ابن جمیل الا انہ

كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ابن جمیل کو کیا برا لگا یہی نہ کہ وہ
محتاج تھا اللہ و رسول نے اسے غنی کر دیا جل جلالہ و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم
حدیث ۲، فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلٰی مَنْ
لَا مَوْلٰی لَهٗ جس کا کوئی نگہبان نہ ہو اللہ و رسول اسکے نگہبان ہیں اَلتِّرْمِذِیُّ
وَحَسَّنَهٗ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ
علامہ مناوی تیسیر میں اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔ اَیْ حَافِظُ مَنْ
لَا حَافِظَ لَهٗ یعنی ارشاد حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس کا کوئی حافظ نہیں اللہ
اور رسول اس کے حافظ ہیں حدیث ۳، کہ جب حضرت سیدنا جعفر طیار رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی حضور پرنور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ان کے یہاں
تشریف لے گئے اور اُن کے یتیم بچّوں کو خدمت اقدس میں یاد فرمایا وہ حاضر
ہوئے حضرت عبداللہ بن جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُسے بیان کرکے فرماتے ہیں
فَجَاءَتْ اُمُّنَا فَذَكَرَتْ يُتْمَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَلْعَيْلَةَ تَخَافِيْنَ عَلَيْهِمْ وَاَنَا وَلِيُّهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ میری ماں
نے حاضر ہو کر حضور پناہ بیکساں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہماری یتیمی کی شکایت
عرض کی حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ان پر محتاجی کا اندیشہ
کرتی ہے حالانکہ میں اُن کا ولی و کارساز ہوں دنیا و آخرت میں ؎
غم نخورد آنکہ خدیش توئی ۔ والی و مولی و دلیش توئی ۔ احمد والطبرانی و ابن
عساکر عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۴، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہٖ وسلم حُبُّ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ مِنَ الْاِيْمَانِ وَبُغْضُهُمَا كُفْرٌ وَحُبُّ

الانصار من الایمان وبعضھم کفر وحب العرب من الایمان وبغضھم
کفر ومن سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ ومن حفظنی فیھم فانا
احفظہ یوم القیمۃ محبت ابوبکر وعمر کی ایمان سے ہے اور ان کا بغض
کفر اور محبت انصار کی ایمان سے ہے اور ان کا بغض کفر اور محبت عرب کی ایمان
سے ہے اور ان کا بغض کفر اور جو میرے اصحاب کو برا کہے اس پر اللہ کی لعنت
اور جو ان کے معاملہ میں میرا لحاظ رکھے میں روز قیامت اُسکا حافظ ونگہبان ہونگا
وللہ الحمد ابن عساکر عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ حدیث ۷۵ و
۷۶ دنیا کی ظاہری زینت وحلاوت اور مال حلال کما کر اچھی جگہ خرچ کرنیکی خوبی
اور حرام کما کر بری جگہ اٹھانے کی برائی بیان فرما کر ارشاد فرماتے ہیں صلے اللہ
تعالی علیہ وآلہ وسلم ورب متخوض فیما شاءت نفسہ من مال اللہ و
رسولہ لیس لہ یوم القیمۃ الا النار اور بہت اللہ اور رسول کے مال
سے اپنے نفس کی خواہشوں میں ڈوبنے والے ہیں جنکے لیے قیامت میں نہیں
مگر آگ احمد والترمذی وقال حسن صحیح عن خولۃ بنت قیس
والبیھقی فی الشعب عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھم حدیث ۷۷
جب حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ما نفعنی مال قط
ما نفعنی مال ابی بکر مجھے کبھی کسی مال نے وہ نفع نہ دیا جو ابوبکر کے مال
نے دیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ روئے اور عرض کی ھل انا وما لی
الا لک یا رسول اللہ میری جان ومال کا مالک حضور کے سوا کون ہے یا رسول
اللہ احمد فی مسندہ بسند صحیح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی

عنہ حدیث ۸، آیۂ کریمہ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ
فِی الْقُرْبٰی کے اسباب نزول میں مروی انصار کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سید
عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور عاجزی کرتے ہوئے گھٹنوں کے بل
کھڑے ہوئے اور عرض کی اَمْوَالُنَا وَمَا فِیْ اَیْدِیْنَا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ہمارے مال
اور ہمارے ہاتھوں میں جو کچھ ہے سب اللہ اور اسکے رسول کا ہے ابناء جریر وابی
حاتم وابن مردویہ عن مقسم عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
حدیث ۹، کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے روز حنین زنان
وصبیان بنی ہوازن کو اسیر فرمایا اور اموال وغلام وکنیز مجاہدین پر تقسیم فرمادیئے
اب سرداران قبیلہ اپنے اہل وعیال واموال حضور سے مانگنے کو حاضر ہوئے
زہیر بن صرد جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی ؎

اُمْنُنْ عَلَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِیْ کَرَمٍ ❊ فَاِنَّکَ الْمَرْءُ نَرْجُوْهُ وَنَنْتَظِرُ
اُمْنُنْ عَلٰی بَیْضَةٍ قَدْ عَاقَهَا قَدَرٌ ❊ مُشَتَّتٌ شَمْلُهَا فِیْ دَهْرِهَا غِیَرُ
اَبْقَتْ لَنَا الدَّهْرُ هَتَّافًا عَلٰی حَزَنٍ ❊ عَلٰی قُلُوْبِهِمُ الْغَمَّاءُ وَالْغَمَرُ
اِنْ لَّمْ تُدَارِکْهُمْ نَعْمَاءُ تَنْشُرُهَا ❊ یَا اَرْجَحَ النَّاسِ حِلْمًا حِیْنَ یُخْتَبَرُ

یارسول اللہ ہم پر احسان فرمائیے اپنے کرم سے حضور ہی وہ کامل مرد جامع
فواضل ومحاسن شامل ہیں جس سے ہم امید کریں اور جسے وقت مصیبت کے
لیے ذخیرہ بنائیں، احسان فرمائیے اس خاندان پر کہ تقدیر جسکے آڑے آئے اُس
کی جماعت تتر بتر ہوگئی اسکے وقت کی حالتیں بدل گئیں یہ بدحالیاں ہمیشہ کے
لیے ہم میں غم کے وہ مرثیہ خواں باقی رکھینگی جنکے دلوں پر رنج وغیظ مستولی ہوگا۔

اگر حضور کی نعمتیں جنہیں حضور نے عام فرما دیا ہے ان کی مدد کو نہ پہنچیں تو اُن کا کہیں ٹھکانا نہیں اے آزمائش کے وقت تمام جہان سے زیادہ عقل والے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاَشْعَارَ قَالَ مَا کَانَ لِیْ وَلِبَنِیْ الْمُطَّلِبِ فَھُوَ لَکُمْ وَقَالَتْ قُرَیْشٌ مَا کَانَ لَنَا فَھُوَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ وَقَالَتِ الْاَنْصَارُ مَا کَانَ لَنَا فَھُوَ لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یہ اشعار سن کر سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کچھ میرے اور بنی عبد المطلب کے حصے میں آیا وہ میں نے تمھیں بخشدیا قریش نے عرض کی جو کچھ ہمارا ہے وہ سب اللہ کا ہے۔ اور اللہ کے رسول کا ہے انصار نے عرض کی جو کچھ ہمارا ہے وہ سب اللہ کا ہے اور اللہ کے رسول کا ہے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الطَّبْرَانِیْ فِیْ ثُلَاثِیَّاتِ مُعْجَمِہِ الصَّغِیْرِ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ ابْنُ رُمَاحِسَ الْقَیْسِیُّ بِرَمَادَةِ الرَّمْلَةِ سَنَةَ اَرْبَعٍ وَّسَبْعِیْنَ وَمِائَتَیْنِ ثَنَا اَبُوْ عُمَرَ وَزِیَادُ بْنُ طَارِقٍ الْبَلَوِیُّ وَکَانَ قَدْ اَتَتْ عَلَیْہِ مِائَةٌ وَّعِشْرُوْنَ سَنَةً قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَرْوَلٍ زُھَیْرَ بْنَ صُرَدٍ الْجُشَمِیَّ یَقُوْلُ فَذَکَرَہٗ حدیث ۸۰ کہ اسود بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی ؎

اَنْتَ الرَّسُوْلُ الَّذِیْ تُرْجیٰ فَوَاضِلُہٗ ؕ عِنْدَ الْقُحُوْطِ اِذَا مَا اَخْطَاَ الْمَطَرُ ؕ

حضور وہ رسول ہیں کہ حضور کے فضل کی امید کی جاتی ہے قحط کے وقت جب مینہ خطا کرے عُمَرُ بْنُ الشَّبَّةِ مِنْ طَرِیْقِ عَامِرِنِ الشَّعْبِیِّ ذَکَرَہٗ الْحَافِظُ فِی الْاِصَابَةِ وَقَالَ ذَکَرَہٗ ابْنُ فَتْحُوْنٍ فِی الذَّیْلِ حدیث ۸۱

ایک اعرابی نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی ؎

أَتَیْنَاكَ وَالْعَذْرَاءُ یَدْمِیْ لِبَانُهَا ؞ وَقَدْ شُغِلَتْ أُمُّ الصَّبِیِّ عَنِ الطِّفْلِ

وَأَلْقَتْ بِکَفَّیْهَا الْفَتٰی لِاسْتِکَانَةٍ ؞ مِنَ الْجُوْعِ ضَعْفًا لَا یُمِرُّ وَلَا یُحْلِیْ

وَلَیْسَ لَنَا إِلَّا إِلَیْكَ فِرَارُنَا ؞ وَأَیْنَ فِرَارُ الْخَلْقِ إِلَّا إِلَی الرُّسُلِ

ہم در دولت پر شدت قحط کی ایسی حالت میں حاضر ہوئے کہ جو کنواری لڑکیاں ہیں (جنہیں ان کے والدین بہت عزیز رکھتے ہیں نا داری کے باعث خادمہ رکھنے کی طاقت نہیں کام کاج کرتے کرتے اُنکے سینے شق ہو گئے) اُن کی چھاتی سے خون بہ رہا ہے۔ مائیں بچوں کو بھول گئی ہیں جوان قوی کو اگر کوئی لڑکی دونوں ہاتھوں سے دھکا دے تو ضعف گرسنگی سے عاجزانہ زمین پر ایسا گر پڑتا ہے کہ مُنہ سے کڑوی میٹھی کوئی بات نہیں نکلتی اور ہمارا حضور کے سوا کون ہے جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں اور خود مخلوق کو جائے پناہ ہی کہاں مگر رسولوں کی بارگاہ میں صلے اللہ تعالیٰ علیہم وبارک وسلم یہ فریاد سن کر حضور رحمت عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فوراً بنہایت عجلت منبر اطہر پر جلوہ فرما ہوگئے اور دونوں دست مبارک بلند فرما کر اپنے رب عزوجل سے پانی مانگا ابھی وہ پاک مبارک ہاتھ جھک کر گلوئے پر نور تک نہ آئے تھے کہ آسمان اپنی بجلیوں کے ساتھ امڈ آیا اور بیرون شہر کے لوگ فریاد کرتے آئے کہ یارسول اللہ ہم ڈوبے جاتے ہیں حضور نے فرمایا حَوَالَیْنَا لَا عَلَیْنَا ہمارے گرد برس ہم پر نہ برس فوراً ابر مدینے پر سے کھل گیا آس پاس گھِر اٹھا اور مدینہ طیبہ پر سے کھلا ہوا یہ ملاحظہ فرما کر حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خندۂ دنداں نما کیا

ف ۱۲۰ حضور کے سوا ہمارا کون ہے جس کے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں۔

اور فرمایا اللہ کے بیٹے ہے خوبی ابو طالب کی اس وقت وہ زندہ ہوتا تو اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتیں کون ہے جو ہمیں اس کے اشعار سنائے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے عرض کی یا رسول اللہ شاید حضور یہ اشعار سننا چاہتے ہیں جو ابو طالب نے نعت اقدس میں عرض کیئے تھے کہ ؎

وَاَبْیَضَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْہِہٖ ✤ ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ لِّلْاَرَامِلِ
تَلُوْذُ بِہِ الْھُلَّاکُ مِنْ اٰلِ ھَاشِمٍ ✤ فَھُمْ عِنْدَہٗ فِیْ نِعْمَۃٍ وَّفَوَاضِلِ

وہ گورے رنگ والے کہ ان کے منہ کے صدقے میں ابر کا پانی مانگا جاتا ہے یتیموں کے جائے پناہ بیواؤں کے نگہبان بنی ہاشم (جیسے غیور لوگ) تباہی کے وقت ان کی جائے پناہ میں آتے ہیں اُن کے پاس اُن کی نعمت وفضل میں بسر کرتے ہیں حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَجَلْ ذٰلِکَ اَرَدْتُّ ہاں یہی نظم ہمیں مقصود تھی صلے اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَقَانَا بِجَاھِہٖ عِنْدَہٗ الْغَیْثَ النَّافِعَ الْاَتَمَّ الْاَعَمَّ اٰمِیْن۔ اَلْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّلَائِلِ بِسَنَدٍ صَالِحٍ کَمَا اَفَادَہٗ حَافِظُ الشَّانِ الْعَسْقَلَانِیُّ وَالدَّیْلَمِیُّ فِیْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ کِلَاھُمَا عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ حدیث نفیس بحمد اللہ تعالیٰ اوّل تا آخر شفائے مومنین وشقائے منافقین ہے اور حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پسند فرمودہ اشعار میں یہ الفاظ خاص ہمارے مقصود رسالہ ہیں کہ حضور کے سوا ہمارا کوئی نہیں جسکے پاس مصیبت میں بھاگ کر جائیں خلق کیلیے جائے پناہ نہیں سوا بارگاہ انبیاء علیہم الصلاۃ والثناء کے وہ گورے رنگ والا پیارا جسکے چاند سے منہ کے صدقہ میں مینہ اُترتا ہے

ف ۱۲۱ نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم یتیموں کے جائے پناہ بیواؤں کے نگہبان ہیں ف ۱۲۲ مصیبت کیوقت بڑے بڑے انکی پناہ لیتے ان کی نعمت و فضل

وہ یتیموں کا حافظ وہ بیواؤں کا نگہبان وہ ملجا و ماوا کہ بڑے بڑے تباہی کے
وقت انھی کی پناہ میں آ کر اس کی نعمت اس کے فضل سے چین کرتے ہیں صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم حدیث ۸۲ کہ جب جعرانہ کے اموال غنیمت حضور
پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قریش ودیگر اقوام عرب کو عطا فرمائے
اور انصار کرام نے اس میں سے کوئی شے نہ پائی انہیں ذرا اس خیال سے کہ شاید
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہم پر اب وہ نظر توجہ وکرم نہ رہی
شاید اب اپنی قوم قریش کی طرف زیادہ التفات فرمائیں بمقتضائے سنت
عشاق کہ دوسروں پر لطف محبوب زائد دیکھ کر رنجیدہ وکبیدہ ہوتے ہیں، ملال
گذرا یہاں تک کہ بعض کی زبان پر بعض کلمات شکایت آمیز آئے حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سنا خاطر انور پر ناگوار گذرا انہیں جمع کرکے ارشاد
فرمایا اَلَمْ اَجِدْکُمْ ضُلَّالًا فَهَدٰىكُمُ اللّٰهُ اَلَمْ اَجِدْکُمْ عَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ
کیا میں نے تمہیں نہ پایا گمراہ پس اللہ عزوجل نے تمہیں راہ دکھائی کیا میں نے
تمہیں نہ پایا محتاج پس اللہ عزوجل نے تمہیں تونگری دی لہ صحیح بخاری
وصحیح مسلم ومسند امام احمد میں یوں ہے یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَلَمْ اَجِدْکُمْ
ضُلَّالًا فَهَدَاكُمُ اللّٰهُ بِیْ وَكُنْتُمْ مُتَفَرِّقِیْنَ فَاَلَّفَكُمُ اللّٰهُ بِیْ وَكُنْتُمْ
عَالَةً فَاَغْنَاكُمُ اللّٰهُ بِیْ اے گروہ انصار کیا میں نے نہ پایا تمہیں گمراہ پس
اللہ عزوجل نے تمہیں میرے ذریعے سے ہدایت کی اور تمہارے آپس میں پھوٹ
تھی اللہ تعالیٰ نے میرے وسیلے سے تم میں موافقت کردی اور تم محتاج تھے اللہ
عزوجل نے میرے واسطے سے تمہیں تونگری بخشی سادو ۸۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

زید بن عاصم و نحوہ لاحمد عن انس و لہ و لعبد بن حمید و
الضیاء عن ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہم انصار کرام ہر کلمہ پر
عرض کرتے جاتے تھے نعوذ باللہ من غضب اللہ و من غضب رسولہ
ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ کے غضب اور رسول کے غضب سے جل
جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا الا تجیبون جواب کیوں نہیں دیتے۔ انصار نے عرض کیا اللہ و
رسولہ امن و افضل اللہ اور رسول کا احسان زائد ہے اور اللہ و
رسول کا فضل بڑا ہے حضور نے فرمایا تم جواب چاہو تو جواب دے سکتے ہو
انصار کرام روے اور بار بار عرض کرنے لگے اللہ و رسولہ امن و
افضل اللہ و رسول کا احسان زائد ہے اللہ و رسول کا فضل بڑا ہے۔
ابو بکر بن ابی شیبۃ فی مصنفہ عن ابی سعید الخدری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۸۳ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم موتان الارض للہ و رسولہ جو زمین کسی کی ملک نہیں وہ اللہ
اور اللہ کے رسول کی ہے البیہقی فی الشعب عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما موصولا حدیث ۸۴ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
عادی الارض للہ و رسولہ قدیم زمینیں اللہ و رسول کی ملک ہیں
ہو فیہا عن طاؤس مرسلا اقول بن جنگل پہاڑوں اور شہروں
کی افتادہ زمینوں کی تخصیص اسلئے فرمائی کہ ان پر ظاہری ملک بھی کسی کی
نہیں یہ ہر طرح خالص ملک خدا و رسول ہیں جل جلالہ و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم ورنہ محلوں احاطوں گھروں مکانوں کی زمینیں بھی سب اللہ و رسول ہی کی ملک ہیں اگرچہ ظاہری نام من و تو کا لگا ہوا ہے زبور شریف سے رب العزۃ کا ارشاد سن ہی چکے کہ احمد مالک ہوا ساری زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ تو یہ تخصیص مکانی ایسی ہے جیسے آیہ کریمہ اَلْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِلّٰہِ میں تخصیص زمانی کہ حکم اس دن اللہ کیلئے ہے حالانکہ ہمیشہ اللہ ہی کا حکم مگروہ دن روز ظہور حقیقت وانقطاع ادعا ہے۔ لاجرم صحیح بخاری شریف کی حدیث نے ساری زمین بلا تخصیص اللہ و رسول کی ملک بتائی۔ وہ کہاں وہ اس حدیث آئندہ میں حدیث ۸۵ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اِعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ یقین جان لو کہ زمین کے مالک اللہ و رسول ہیں جل وعلا و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اَلْبُخَارِیُّ فِی الْجِھَادِ مِنَ الْجَامِعِ الصَّحِیْحِ بَابِ اِخْرَاجِ الْیَھُوْدِ مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث ۸۶ کہ اعشٰے مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت اقدس میں اپنے بعض اقارب کی ایک فریاد لیکر حاضر ہوئے اور اپنی منظوم عرضی سامع قدسیہ پر عرض کی جس کی ابتدا اس مصرع سے تھی ع یَا مَالِکَ النَّاسِ وَدَیَّانَ الْعَرَبِ۔ اے تمام آدمیوں کے مالک اور اے عرب کے جزا و سزا دینے والے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی فریاد سن کر شکایت رفع فرما دی اَلْاِمَامُ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرِنِ الْمُقَدَّمِیُّ ثَنَا اَبُوْ مَعْشَرِنِ الْبَرَاءُ ثَنِیْ صَدَقَۃُ بْنُ طَیْسَلَۃَ ثَنِیْ مَعْنُ ابْنُ ثَعْلَبَۃَ الْمَازِنِیُّ وَالْحَیُّ بَعْدُ ثَنِی الْاَعْشَی الْمَازِنِیُّ رَضِیَ

ف ۱۲۵: حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام آدمیوں کے مالک ہیں۔

اللہُ تعالیٰ عنہُ قالَ أتیتُ النبیَّ صلّی اللہ تعالیٰ علیہِ (وآلِہٖ) وسلّم
فأنشدتُہٗ یا مالکَ الناسِ ودیّانَ العربِ الحدیث ورواہُ
الامامُ الاجلُّ ابوجعفرِ ن الطحاویُّ فی معانی الآثار حدّثنا
ابنُ ابی داؤد ثنا المقدّمیُّ ثنا ابومعشرٍ الی اٰخرہٖ نحوہٗ سنداً
ومتناً ورواہُ ابنُ خیثمۃ وابنُ شاہینَ وغیرُہم من ہذا الوجہِ
وغیرِہٖ ورواہُ ابنُ عبدُ اللہِ ابنِ الامامِ فی زوائدِ مسندہٖ من
طریقِ عوفِ بنِ کہمسِ بنِ الحسنِ عن صدقۃَ بنِ طیسلۃَ
حدّثنی معنُ ابنُ الثعلبۃَ المازنیُّ والحیُّ بعدہٗ قالوا اتانا الاعشیٰ
رضی اللہُ تعالیٰ عنہُ فذکرہٗ قلتُ والیہِ اعنی عبدَ اللہ عزاہُ
حافظُ الشانِ فی الاصابۃِ انّہٗ رواہُ فی الزوائدِ والعبدُ الضعیفُ
غفرَ اللہُ تعالیٰ لہٗ نقدَ رآہُ فی المسندِ نفسِہٖ ایضاً کما سمعتَ
وللہِ الحمدُ ورواہُ البغویُّ وابنُ السکنِ وابنُ ابی عاصمٍ کلُّہم
من طریقِ الجنیدِ بنِ امینِ بنِ ذروۃَ بنِ فضلۃَ بنِ طریفِ بنِ
بہصلِ نِ الحرمازیُّ عن ابیہِ عن جدّہٖ نضلۃَ ولفظُ البغویّ
عنہُ حدّثنی ابی امینُ حدّثنی ابی ذروۃُ عن ابیہِ نضلۃَ عن رجلٍ
منہم یقالُ لہٗ الاعشیٰ واسمُہٗ عبدُ اللہِ بنُ الاعورِ رضی اللہ تعالیٰ
عنہُ فذکرَ القصۃَ وفیہِ فخرجَ حتّی اتی النبیَّ صلّی اللہُ تعالیٰ
علیہِ وسلّمَ فعاذَ بہٖ وانشأ یقولُ یا مالکَ الناسِ ودیّانَ العربِ
الحدیث ۔ یہ حدیث جلیل اتنے ائمہ کبار نے باسانید متعددہ روایت کی بوجہ طرق

ف ۱۲۰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پناہ لینے میں پانچ حدیثیں ۔

آخر میں یہ لفظ ہیں کہ اعشیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کی پناہ لی اور عرض کی کہ اے مالک آدمیاں والے جزا و سزا دہ عرب صلی اللہ
تعالیٰ علیک وبارک وسلم حدیث ۱۷ حارث بن عوف مزنی رضی اللہ تعالیٰ
عنہ نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی اَبْعَثْ مَعِیَ مَنْ یَّدْعُوْا اِلٰی دِیْنِکَ فَاَنَا
لَہٗ جَارٌ میرے ساتھ کسی شخص کو حضور ارسال فرمائیں جو میری قوم کو حضور کے
دین کی طرف دعوت کرے اور وہ میری پناہ میں ہوگا حضور اقدس صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ کر دیا حارث رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کے کنبے والوں نے عہد شکنی کر کے انہیں شہید کر دیا۔ حسان بن ثابت
انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بارے میں اشعار کہے ازاں جملہ یہ شعر بھی ہے

یَا حَارِ مَنْ یَّغْدِرْ بِذِمَّۃِ جَارِہٖ ؛ مِنْکُمْ فَاِنَّ مُحَمَّدًا لَا یَغْدِرُ

اے حارث جو کوئی تم میں اپنے پناہ دئے ہوئے کے عہد سے بیوفائی کرے تو نبی
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جسے پناہ دیتے ہیں وہ سچی پناہ ہوتی ہے فَجَاءَ الْحَارِثُ
فَاعْتَذَرَ وَوَدَی الْاَنْصَارِیَّ وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ عَائِذٌ بِکَ مِنْ لِسَانِ
حَسَّانَ۔ حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حاضر ہو کر عذر کیا اور انصاری شہید کی
دیت دی اور حضور سے عرض کی یا رسول اللہ میں حضور کی پناہ مانگتا ہوں
حسان کی زبان سے اَلزُّبَیْرُ بْنُ بَکَّارٍ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ مُصْعَبٌ اَنَّ الْحَارِثَ
بْنَ عَوْفٍ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَہٗ حدیث ۱۸ صحیح
مسلم شریف میں حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے اَنَّہٗ کَانَ یَضْرِبُ
غُلَامَہٗ فَجَعَلَ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ قَالَ فَجَعَلَ یَضْرِبُہٗ فَقَالَ اَعُوْذُ

ف ۱۲۷ جان وہابیت پر لاکھ من کا پہاڑ رسول اللہ کی دوہائی۔

رَسُوْلِ اللّٰہِ فَتَرَکَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَاللّٰہِ لَلّٰہُ اَقْدَرُ عَلَیْکَ مِنْکَ عَلَیْہِ قَالَ فَاَعْتَقَہٗ یعنی وہ اپنے غلام
کو مار رہے تھے غلام نے کہنا شروع کیا اللہ کی دوہائی اللہ کی دوہائی انہوں نے
ہاتھ نہ روکا غلام نے کہا رسول اللہ کی دوہائی فورًا چھوڑ دیا حضور سید عالم
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم بیشک اللہ تجھ پر اس سے زیادہ
قادر ہے جتنا تو اس غلام پر انہوں نے غلام کو آزاد کر دیا۔ الحمدللہ اس حدیث
صحیح کے تیور دیکھیے حیا ہو تو وہابیت کو ڈوب مرنے کی بھی جگہ نہیں یہ حدیث
تو خدا جانے بیمار دلوں پر کیا کیا قیامتیں توڑے گی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کی دوہائی دینا ہی ان کے دوہائی مچانے کو بہت تھی نہ کہ وہ بھی یوں
کہ سیدنا ابومسعود بدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود فرماتے ہیں وہ اللہ عزوجل
کی دوہائی دیتا رہا میں نے نہ چھوڑا جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی
دوہائی دی فورًا چھوڑ دیا۔ علماء فرماتے ہیں نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی
دوہائی سن کر حضور کی عظمت دل پر چھائی ہاتھ روک لیا اقول یعنی پہلی
بات ایک معمولی ہو جانے سے ایسی موثر نہ ہوئی۔ انسان کا قاعدہ ہے کہ جس
بات کا محاورہ کم ہوتا ہے اس کا اثر زیادہ پڑتا ہے ورنہ نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی دوہائی بعینہٖ اللہ عزوجل کی دوہائی ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کی عظمت اللہ عزوجل ہی کی عظمت سے ناشی ہے بحمد اللہ حدیث کے یہ معنی
ہیں اگرچہ وہابیہ کے طور پر تو اس کا درجہ شرک سے بھی کچھ آگے بڑھا ہوا ہے
حدیث ۸۹ یہی مضمون عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں امام حسن بصری رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے روایت کیا قَالَ بَیْنَا رَجُلٌ یَّضْرِبُ غُلَامًا لَّہٗ وَھُوَ یَقُوْلُ
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اِذْ بَصُرَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ فَاَلْقٰی مَا کَانَ فِیْ یَدِہٖ وَخَلّٰی عَنِ الْعَبْدِ فَقَالَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا وَاللّٰہِ لَلّٰہُ اَحَقُّ اَنْ یُّعَاذَ
مَنِ اسْتَعَاذَ بِہٖ مِنِّیْ فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَھُوَ حُرٌّ لِّوَجْہِ
اللّٰہِ یعنی ایک صاحب اپنے کسی غلام کو مار رہے تھے اور وہ کہہ رہا ہے کہ اللہ
کی دوہائی اتنے میں غلام نے حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تشریف
لاتے دیکھا اب کہا رسول اللہ کی دوہائی فوراً ان صاحب نے کوڑا ہاتھ سے
ڈال دیا اور غلام کو چھوڑ دیا۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا
سُنتا ہے خدا کی قسم بیشک اللہ عزوجل مجھ سے زیادہ اس کا مستحق ہے۔ کہ
اس کی دوہائی دینے والے کو پناہ دی جائے ان صاحب نے عرض کی یا رسول
اللہ تو وہ اللہ کے لیے آزاد ہے **اقول** الحمد للہ اس حدیث نے تو اور بھی پانی
سر سے تیر کر دیا صاف تصریح فرما دی کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم
نے غلام کی دونوں دوہائیاں بھی سنیں اور پہلی دوہائی پر ان کا نہ رکنا اور دوسری
پر فوراً باز رہنا بھی ملاحظہ فرمایا مگر افسوس وہابیت کی ذلت و مردودیت
کہ نہ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اس غلام سے فرماتے ہیں کہ تو
مشرک ہو گیا اللہ کے سوا میری دوہائی دیتا ہے اور وہ بھی کس طرح کہ اللہ عزوجل
کی دوہائی چھوڑ کر۔ نہ آقا سے ارشاد کرتے ہیں کہ ہیں یہ کیسا شرک اکبر خدا
کی دوہائی کی وہ بے پرواہی اور میری دوہائی پر یہ نظر ایک تو میری دوہائی

ف ۱۲۸ اللہ کے سچے رسول اور وہابیہ کی جھوٹی تقویۃ الایمان میں شرک و توحید کا اختلاف۔

مانی اور وہ بھی یوں کہ خدا کی دوہائی نہ مان کر افسوس آقا و غلام کو مشرک بنانا درکنار خود جو اس پر نصیحت فرماتے ہیں وہ کس مزے کی ہے کہ اللہ مجھ سے زیادہ اس کا مستحق ہے دوہائی تو اپنی بھی قائم رکھی اور اپنی دوہائی دینے پر پناہ دینی بھی ثابت رکھی صرف اتنا ارشاد ہوا کہ خدا کی دوہائی زیادہ ماننے کے قابل تھی الحمد للہ کہ اللہ کے سچے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واٰلہٖ وسلم نے دین وہابیہ کے جھوٹے قرآن تقویۃ الایمان کی کچھ قدر نہ فرمائی اُسے سخت ذلت پہنچائی جس میں ان کا امام لکھتا ہے "اوّل معنے شرک و توحید کے سمجھنا چاہیئے اکثر لوگ پیروں پیغمبروں کو مشکل کے وقت پکارتے ہیں ان سے مرادیں مانگتے ہیں کوئی اپنے بیٹے کا نام عبد النبی رکھتا ہے کوئی علی بخش کوئی غلام محی الدین کوئی مشکل کے وقت کسی کی دوہائی دیتا ہے غرض کہ جو کچھ ہندو اپنے بتوں سے کرتے ہیں وہ سب کچھ یہ جھوٹے مسلمان اولیا انبیا سے کر گزرتے ہیں اور دعویٰ مسلمانی کا کیے جاتے ہیں سبحٰن اللہ صاحب نے کہ نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ مگر کہ شرک کرتے ہیں" اھ مختصرًا ان دافع البلا کے منکروں سے بھی اتنا پوچھ لیجئے کہ کسی کی پناہ لینی اس کی دوہائی دینی دفع بلا ہی کیلیے ہوتی ہے یا کچھ اور وَلٰكِنَّ الْوَهَّابِيَّةَ قَوْمٌ يَّعْتَدُوْنَ حدیث ۹۰ ابن ماجہ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَقْبَلَ بَعِيْرٌ يَّعْدُوْ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى هَامَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا الْبَعِيْرُ اُسْكُنْ فَاِنْ تَكُ صَادِقًا فَلَكَ صِدْقُكَ

وان تك كاذبا فعليك كذبك مع ان الله تعالى قد امن عائذنا
وليس بخائب لائذنا فقلنا يا رسول الله ما يقول هذا البعير
فقال هذا بعير قد هم اهله بنحره واكل لحمه فهرب منهم واستغاث
بنبيكم فبينا نحن كذلك اذ اقبل صاحبه اذ قال اصحابه يتعادون
فلما نظر اليهم البعير عاد الى هامة رسول الله صلى الله تعالى عليه
وسلم فلاذ بها فقالوا يا رسول الله هذا بعيرنا هرب منذ ثلاثة
ايام فلم نلقه الا بين يديك فقال صلى الله تعالى عليه وسلم اما
انه يشكو الي فبئست الشكاية فقالوا يا رسول الله ما يقول قال
يقول انه ربي في امنكم احوالا وكنتم تحملون عليه في الصيف
الى موضع الكلاء فاذا كان الشتاء رحلتم الى موضع الدفاء فلما كبر
استفحلتموه فرزقكم الله تعالى ابلا سائمة فلما ادركته هذه السنة
الخصيبة هممتم بذبحه واكل لحمه فقالوا والله كان ذالك يا
رسول الله فقال صلى الله تعالى عليه وسلم ما هذا جزاء المملوك
الصالح من مواليه قالوا يا رسول الله فانا لا نبيعه ولا ننحره
فقال صلى الله تعالى عليه وسلم كذبتم قد استغاث بكم فلم
تغيثوه وانا اولى بالرحمة منكم فان الله نزع الرحمة من قلوب
المنافقين واسكنها في قلوب المؤمنين فاشتراه صلى الله تعالى
عليه وسلم منهم بمائة درهم وقال يا ايها البعير انطلق
فانت حر لوجه الله تعالى فرغى على هامة رسول الله صلى الله

تعالیٰ علیہ وسلم فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اٰمین ثم رغی فقال اٰمین ثم رغی فقال اٰمین ثم رغی الرابعۃ فبکی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللّٰہ ما یقول ھذا البعیر قال قال جزاک اللہ ایھا النبی عن الاسلام والقراٰن خیرا فقلت اٰمین ثم قال سکّن اللہ رعب امتک یوم القیٰمۃ کما سکنت رعبی فقلت اٰمین ثم قال حقن اللہ دماء امتک من اعدائھا کما حقنت دمی فقلت اٰمین ثم قال لا یجعل اللہ باس امتک بینھا فبکیت فان ھذہ الخصال سألت ربی فاعطانیھا ومنعنی ھذہ واخبرنی جبریل علیہ السلام عن اللہ عزوجل ان فناء امتی بالسیف جری القلم بما ھو کائن کذا اوردہ عازیا لہ الامام الحافظ زکی الدین عبد العظیم المنذری رحمہ اللہ تعالیٰ فی کتاب الترغیب والترھیب

یعنی ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر تھے ناگاہ ایک اونٹ دوڑتا آیا یہاں تک کہ حضور کے سر مبارک کے قریب کر کھڑا ہوا حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اونٹ ٹھہرا اگر تو سچا ہے تو تیرے سچ کا پھل تیرے لئے ہے اور جھوٹا ہے تو تیرے جھوٹ کا وبال تجھ پر ہے اس کے ساتھ یہ بات بے شک ہے کہ جو ہماری پناہ میں آئے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیئے امان رکھی ہے اور جو ہمارے حضور التجا لائے وہ نامرادی سے بری ہے صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ یہ اونٹ کیا عرض کرتا ہے فرمایا اس کے مالک نے اسے حلال کرکے کھا لینا چاہا تھا

ن ۱۲۹ کی صحیح الترتیب [illegible] اوسے صحیح [illegible] رعوہ یوے قب ۱۳۰ کی صحیح الترتیب علیہ وسلم سے [illegible] کو [illegible]

یہ اُن کے پاس سے بھاگ آیا اور تمہارے نبی کے حضور فریاد لایا ہم یوں ہی بیٹھے بھٹے کر رہے تھے اس کا مالک باگھا اس کے مالک دوڑتے آئے اونٹ نے جب اُنہیں دیکھا پھر حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے سرانور کے پاس آیا اور حضور کی پناہ پکڑی اس کے مالکوں نے عرض کی یارسول اللہ ہمارا یہ اونٹ تین دن سے بھاگا ہوا ہے آج حضور کے پاس ملا ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا سنتے ہو اس نے میرے حضور نالش کی ہے اور وہ بہت ہی بُری نالش ہے وہ بولے یارسول اللہ یہ کیا کہتا ہے فرمایا یہ کہتا ہے کہ وہ برسوں تمہاری امان میں پلا۔ گرمی میں اس پر اسباب لاد کر سبزہ ملنے کی جگہ تک جاتے اور جاڑے میں گرم سیر مقام تک کو سفر کرتے جب وہ بڑا ہوا تو تم نے اسے سانڈ بنا لیا اللہ تعالیٰ نے اسکے نطفے سے تمہارے بہت اونٹ کر دیئے جو چرتے پھرتے ہیں اب جو اسے یہ شاداب برس آیا تم نے اسے ذبح کر کے کھا لینا چاہا وہ بولے یارسول اللہ خدا کی قسم یونہی ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا نیک سلوک کا بدلہ اسکے مالکوں کی طرف سے یہ نہیں ہے وہ بولے یارسول اللہ تو ہم نہ اسے بیچیں گے نہ ذبح کریں گے فرمایا غلط کہتے ہو اس نے تم سے فریاد کی تو تم اس کی فریاد کو نہ پہنچے اور میں تم سے زیادہ اس کا مستحق و لائق ہوں کہ فریادی پر رحم فرماؤں اللہ عزوجل نے منافقوں کے دلوں سے رحمت نکال لی اور ایمان والوں کے دلوں میں رکھی ہے پس حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے وہ اونٹ، اُن سے سو روپے کو خرید لیا اور اُس سے ارشاد فرمایا اے اونٹ چلا جا

کہ تو اللہ عزوجل کے بیٹے آزاد ہے یہ سن کر اس نے سر اقدس پہ اپنی بولی میں
کچھ آواز کی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آمین کہی اس نے
دوبارہ آواز کی حضور نے پھر آمین کہی اس نے سہ بارہ آواز کی حضور نے پھر
آمین کہی اس نے چوتھی بار کچھ آواز کی اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے گریہ فرمایا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ کیا کہتا ہے فرمایا اس نے کہا اے نبی
اللہ عزوجل حضور کو اسلام و قرآن کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے میں نے کہا
آمین پھر اس نے کہا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حضور کی امت سے خوف دور
کرے جس طرح حضور نے میرا خوف دور کیا میں نے کہا آمین پھر اس نے کہا اللہ
جل وعلا حضور کی امت کے خون ان کے دشمنوں کے ہاتھوں سے محفوظ
رکھے (کہ کفار کبھی انہیں استیصال نہ کر سکیں) جیسا حضور نے میرا
خون بچایا میں نے کہا آمین۔ پھر اس نے کہا اللہ سبحانہ امت والا کی سختی
ان کے آپس میں نہ رکھے (باہمی خونریزی سے دور رہیں) اس پر میں نے
گریہ فرمایا کہ یہ سب مرادیں میں اپنے رب عزوجل سے مانگ چکا اور اس نے
مجھے عطا فرمادیں۔ مگر یہ پچھلی منع فرمائی اور مجھے جبریل امین علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم نے اللہ جل وعلا کی طرف سے خبر دی کہ میری امت کی فنا تلوار
سے ہے (قلم چل چکا شدنی ہے) فقیر نے اس رسالہ میں بنظر اختصار اکثر احادیث
کا خلاصہ لکھا یا صرف محل استدلال پر اقتصار کیا یہ حدیث نفیس کہ ایک
اعلےٰ اعلام نبوت و معجزات جلیلہ حضرت رسالت علیہ وعلےٰ آلہ افضل
الصلوٰۃ والتحیۃ سے تھی تمامہ ذکر کرنی مناسب سمجھی یہاں موضع استناد

وہ پیاری پیاری اسناد ہے کہ جو ہماری پناہ لے اللہ عزوجل اُسے امان دیتا ہے اور جو ہم سے التجا کرے نامراد نہیں رہتا الحمد للہ رب العلمین اور خدا جانے دافع البلا اور کس شے کا نام ہے حدیث ۹ عبد اللہ بن سلامہ بن عمیر اسلمی صحابی ابن صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں تَزَوَّجتُ ابنَۃَ سُرَاقَۃَ ابنِ حَارِثَۃَ النَّجَّارِیِّ وَقَد قُتِلَ بِبَدرٍ فَلَم اُصِب شَیئًا مِنَ الدُّنیَا کَانَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِن نِکَاحِھَا وَاَصدَقتُھَا مِائَتَی دِرھَمٍ فَلَم اَجِد شَیئًا اَسُوقُہٗ اِلَیھَا فَقُلتُ عَلَی اللّٰہِ وَرَسُولِہِ المُعَوَّلُ فَجِئتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَاَخبَرتُہُ الحَدِیثَ میں نے سراقہ بن حارثہ نجاری شہید غزوہ بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحب زادی سے نکاح کیا دنیا کی کوئی چیز میں نے ایسی نہ پائی جو ان کے ساتھ شادی ہونے سے زیادہ مجھے پیاری ہو میں نے دوسو روپے ان کا مہر کیا تھا اور پاس کچھ نہ تھا جو انہیں بھیجوں میں نے کہا اللہ اور اللہ کے رسول ہی پہ بھروسا ہے۔ پس میں خدمت انور حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور حال عرض کیا حضور نے ایک جہاد پہ انہیں بھیجا اور فرمایا اِنِّی اَرجُوا اَن یُّغنِمَکَ اللّٰہُ مَھرَ زَوجَتِکَ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل تمہیں اتنی غنیمت دلا دیگا کہ اپنی بی بی کا مہر ادا کر دو ایسا ہی ہوا والحمد للہ اَلاِمَامُ الثِّقَۃُ مُحَمَّدُ بنُ عُمَرَ بنِ وَاقِدٍ عَن ابنِ اَبِی حَدرَدٍ وَھُوَ ابنُ سَلَامَۃَ المَذکُورُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنھُمَا بِسَنَدِہٖ اِلَیہِ وَقَد نَصَّ عَلٰی تَوثِیقِہِ الاِمَامُ المُحَقِّقُ عَلَی الاِطلَاقِ فِی الفَتحِ وَذَکَرنَاہُ فِی مُنِیرِ العَینِ حدیث

۹۲ و ۹۳ غزوہ خیبر شریف میں خیبر کو جاتے ہوئے حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یہ رجز پڑھتے چلے

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ٭ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَاغْفِرْ فِدَاءً لَّكَ مَا اَبْقَيْنَا ٭ وَاَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا

وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا ٭ وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا

خدا گواہ ہے یا رسول اللہ [۱۳۲] اگر حضور نہ ہوتے تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ زکوٰۃ دیتے نہ نماز پڑھتے تو بخش دیجئے ہم حضور پر قربان جو گناہ ہمارے رہ گئے ہیں اور ہم پر حضور [۱۳۳] سکینہ اتاریں اور جب ہم دشمنوں سے مقابل ہوں تو حضور [۱۳۴] ہمیں ثابت قدم رکھیں ہم حضور [۱۳۵] کے فضل سے بے نیاز نہیں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم یہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و سنن نسائی و مسند امام احمد و بخبر صحابی سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بطریق جدیدہ ہے اور پچھلا مصرع زیادات صحیح مسلم و امام احمد سے ہے رَوَاهُ مِنْ طَرِيْقِ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ہم حدیث صحیح بخاری مع شرح امام احمد قسطلانی مسمّٰی بہ ارشاد الساری کے الفاظ کریمہ مختصراً ذکر کریں عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ (وَعَلٰى اٰلِهٖ) وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ (هُوَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) لِعَامِرٍ يَا عَامِرُ اَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ (وَعَنْ اِبْنِ اِسْحٰقَ

ف ۱۳۲ یا رسول اللہ ہمارے گناہ بخش دیجئے ف ۱۳۳ یا رسول اللہ ہم پر سکینہ اتاریئے ف ۱۳۴ یا رسول اللہ ہمیں ثابت قدم رکھیئے ف ۱۳۵ یا رسول اللہ ہم حضور کے فضل کے محتاج ہیں ۔

مِن حدیث نصر بن دهر الاسلمی رضی الله تعالی عنه انه سمع
رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول فی مسیره الی
خیبر لعامر بن الاکوع رضی الله تعالی عنه انزل یا ابن الاکوع
فخذ لنا من هناتك تنبیه انه صلی الله تعالی علیه وسلم هو
الذی امره بذلك او کان عامر رضی الله تعالی عنه رجلا شاعرا
یحدو ابالقوم یقول ـ

اللهم لولا انت ما اهتدینا ✦ ولا تصدقنا ولا صلینا

فاغفر فداء لك) المخاطب بذلك النبی صلی الله تعالی علیه
وسلم ای اغفر لنا تقصیرنا فی حقك ونصرك اذلا یتصور
ان یقال مثل هذا الکلام للباری تعالی وقوله اللهم لم یقصد
بها الدعاء وانما افتتح بها الکلام (ما ابقینا) ای ما خلفنا
وراءنا من الآثام (والقین) ای وسل ربك ان یلقین سکینة
علینا وثبت الاقدام) ای وان یثبت الاقدام ان لاقینا
العدو) فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم من هذا
السائق قالوا عامر بن الاکوع قال یرحمه الله) وعند احمد من
روایة ایاس بن سلمة فقال غفر لك ربك قال وما استغفر
رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم لانسان یخصه الا
استشهد فقال رجل من القوم) هو عمر بن الخطاب رضی الله
تعالی عنه کما فی مسلم وجبت) له الشهادة بدعائك له یا

نبی اللہ لو لا امتعتنا بہ) ابقیتہ لنا یستمتع بہ یعنی یزید بن عبید[۱]
اپنے مولیٰ سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ
ہم حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ رکاب اقدس خیبر کو چلے
رات کا سفر تھا ہم میں سے ایک صاحب حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چچا حضرت عامر بن
اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اے عامر ہمیں کچھ اشعار اپنے نہیں سنائے
اور ابن اسحاق نے نصر بن دہر اسلمے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت
کی کہ میں نے سفر خیبر میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عامر بن
اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے سنا لے ابن اکوع اتر کر کچھ اپنی اشعار
ہمارے لیے شروع کرو۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ خود حضور اقدس صلے
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اس کا امر فرمایا عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
شاعر تھے اترے اور قوم کے سامنے یوں حدی خوانی کرتے چلے کہ یارب
اگر حضور نہ ہوتے تو ہم راہ نہ پاتے نہ زکوٰۃ و نماز بجا لاتے ہم حضور پر بلا
گردان ہوں ہمارے جو گناہ باقی رہے ہیں بخش دیجئے ان اشعار میں مخاطب
حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں یعنی حضور کے حقوق یا حضور
کی مدد میں جو قصور ہم سے ہوئے حضور معاف فرما دیں حضور کے لیے خطاب
ہونیکی دلیل یہ ہے کہ اللہ عزوجل سے ایسا خطاب کرنا معقول نہیں ائمہ
فرماتے ہیں کہ کسی پر فدا ہونیکے معنے یہ ہیں کہ اس پر اگر کوئی بلا یا تکلیف آتی
ہو تو وہ اپنے اوپر لیجائے اسکی محافظت میں اپنی جان دے دی جائے تو اللہ

[۱] یہاں جس عبارت پر خط ہے وہ ترجمہ اصل حدیث ہے باقی ترجمہ شرح مگر جس در خطوط ہلالی میں ہے وہ ایضاح مطلب یا زیادت افادہ ہیئے زیادات فقیر ہے

عزوجل کو اس کلام کا مخاطب کیونکر بنا سکتے ہیں (رہا یہ کہ ابتدا میں لفظ اللہ اور
ہے اس سے مقصود حضرت عزت جل جلالہ کو پکارنا نہیں (کہ یہ اللہ عزوجل
سے عرض فرمایا ہے) بلکہ اس کے نام سے ابتدائے کلام ہے اور حضور پر سکینہ
اتاریں مقابلہ دشمن کے وقت اور رہیں ثابت قدم رکھیں یعنی اپنے رب جل
وعلا سے ان مرادات کی دعا فرما دیں یہ اشعار سن کر حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ کون اونٹوں کو رواں کرتا ہے صحابہ نے عرض
کی عامر بن اکوع حضور نے فرمایا اللہ اس پر رحمت کرے اور مسند احمد و
صحیح مسلم) میں بروایت ایاس بن سلمہ (اپنے والد ماجد سلمہ بن اکوع
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
نے (عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) فرمایا تیرا رب تیری مغفرت فرمائے اور
حضور (ایسی جگہ) جب کسی خاص شخص کا نام لے کر دعائے مغفرت فرماتے تھے
وہ شہید ہو جاتا تھا (لہذا) حاضرین میں سے ایک صاحب یعنی امیر المومنین
عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیسا کہ صحیح مسلم میں تصریح ہے عرض کی یا رسول
اللہ حضور کی دعا سے عامر کے لیے شہادت واجب ہو گئی حضور نے ہمیں ان
سے نفع کیوں نہ لینے دیا یعنی حضور انہیں ابھی زندہ رکھتے کہ ہم ان سے بہرہ
مند ہوتے انتھی یہ پچھلے لفظ بھی یاد رکھنے کے ہیں کہ حضور انہیں زندہ
رکھتے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وعلیہم وسلم یہ حدیث ابن اسحاق نے اس سند سے
روایت کی حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِی الْهَیْثَمِ
بْنِ نَصْرِ بْنِ دَهْرٍ الْاَسْلَمِیِّ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ مَسِیْرِہٖ اِلٰی خَیْبَرَ لِعَامِرِ بْنِ الْاَکْوَعِ فَذَکَرَہٗ اسی میں ہے فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجَبَتْ وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَمْتَعْتَنَا بِہٖ فَقُتِلَ یَوْمَ خَیْبَرَ شَہِیْدًا امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی خدا کی قسم شہادت واجب ہوگئی یارسول اللہ کاش حضور ہمیں اُن کی زندگی سے بہرہ یاب رکھتے وہ روز خیبر شہید ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیز امام احمد نے مسند میں بطریق ابن اسحاق روایت فرمائی حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ ثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ بْنِ الْحٰرِثِ التَّیْمِیُّ الْحَدِیْثَ سَنَدًا وَمَتْنًا بَیْنَ اَنَّہُ اقْتَصَرَ عَلَی الْاَشْعَارِ وَلَمْ یَذْکُرْ دُعَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا قَوْلَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَفِیْہِ فَاحْدُ لَنَا مَکَانَ قَوْلِہٖ نَحْنُ لَنَا وَلَعَلَّ ھٰذَا ھُوَ الْاَصْوَبُ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ حدیث ۹۴ صحیحین میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے انہوں نے ایک تصویر دار قالین خریدا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باہر سے تشریف لائے دروازے پر رونق افروز رہے اندر قدم کرم نہ رکھا ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چہرۂ انور میں اثر ناراضی پایا (اللہ انہیں ناراض نہ کرے دونوں جہان میں) عرض کرنے لگیں یارسول اللہ اَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ مَاذَا اَذْنَبْتُ یارسول اللہ میں اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف توبہ کرتی ہوں مجھ سے کیا خطا ہوئی حدیث ۹۵ کہ چالیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باہم بیٹھے مسئلہ قدر وجبر میں بحث

کرنے لگے ان میں صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے روح امین
جبریل علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ حضور اپنی امت کے پاس
تشریف لیجائیں کہ انہوں نے راہ نکالی حضور پر نور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
ایسے وقت باہر تشریف لائے کہ وہ وقت حضور کی تشریف آوری کا نہ تھا
صحابہ سمجھے کہ کوئی نئی بات ہے آگے حدیث کے پیارے پیارے الفاظ
دلکش و دلنواز یوں ہیں وَخَرَجَ عَلَيْهِمْ مُلْتَمِعًا لَوْنُهُ مُتَوَرِّدَةً وَجَنَتَاهُ
كَاَنَّمَا تَفَقَّا بِحَبِّ الرُّمَّانِ الْحَامِضِ فَنَهَضُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاسِرِيْنَ اَذْرُعَهُمْ تَرْعَدُ اَكُفُّهُمْ وَاَذْرُعُهُمْ
فَقَالُوْا تُبْنَا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ الحدیث یعنی حضور پر نور صلوات اللہ
تعالیٰ وسلامہ علیہ وآلہ اُن پر اس حالت میں برآمد ہوئے کہ رنگ چہرہ اقدس
کا (شدت جلال سے) دمک رہا ہے دونوں رخسارہ مبارک گلاب کی طرح سُرخ
ہیں گویا انار ترش کے دانے پھوٹ نکلے ہیں صحابہ کرام یہ دیکھتے ہی حضور کی
طرف (عاجزی کے ساتھ) کلائیاں کھولے ہاتھ تھراتے کانپتے کھڑے ہوئے
اور عرض کی کہ ہم اللہ و رسول کی طرف توبہ کرتے ہیں جل جلالہٗ وصلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اَلطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان احادیث
سے ثابت کہ صدیقہ وصدیق وفاروق وغیرھم اکتالیس صحابہ صحابہ کرام رضی
اللہ تعالیٰ عنہم نے توبہ کرنے میں اللہ تواب قابل التواب جل جلالہ کے نام پاک

کے ساتھ اس کے نائب اکبر بنی التوبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک بھی ملایا اور حضور پر نور خلیفۃ اللہ الاعظم صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے قبول فرمایا حالانکہ توبہ بھی اصل حق حضرت عزت عز جلالہ کا ہے ولہذا حدیث میں ہے ایک قیدی گرفتار کر کے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و سلم میں لایا گیا وہ بولا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ وَلَا اَتُوْبُ اِلٰی مُحَمَّدٍ الٰہی میری توبہ تیری طرف ہے نہ محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عَرَفَ الْحَقَّ لِاَھْلِہٖ حق کو حق والے کے لیے پہچان لیا اَحْمَدُ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ سَرِیْعٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۹۶ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت کعب[۱۳۰] بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے جب ان کی توبہ قبول ہوئی۔ انھوں نے مولائے دوجہان صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی یارسول اللہ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِیْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِیْ صَدَقَۃً اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یارسول اللہ میری توبہ کی تمامی یوں ہے کہ میں اپنے سارے مال سے نکل جاؤں اللہ اور اللہ کے رسول کے لیے صدقہ کر کے جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں ہے۔ اَیْ صَدَقَۃً خَالِصَۃً لِّلّٰہِ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِلٰی بِمَعْنَی اللَّامِ یعنی اس حدیث میں اللہ و رسول کی طرف صدقہ کرنے کے معنے اللہ و رسول کے لیے تصدق ہیں تو حاصل یہ کہ اپنا سارا مال خاص خدا و رسول کے نام پر تصدق

ف ۱۳۰ تعین صدقہ اللہ و رسول کے لیے صدقہ توبہ

کردوں تبارک وتعالیٰ وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حدیث ۹۷۔ یمن کی ایک بی بی اور ان کی بیٹی بارگاہ بیکس پناہ محبوب الہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر آئیں دختر کے ہاتھ میں بھاری بھاری کنگن سونے کے تھے مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تُعْطِیْنَ زَکٰوۃَ ھٰذَا اس کی زکوٰۃ دے گی عرض کی نہ۔ فرمایا اَیَسُرُّکِ اَنْ یُّسَوِّرَکِ اللّٰہُ بِھِمَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ سِوَارَیْنِ مِنْ نَّارٍ کیا تجھے یہ بھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے بدلے تجھے آگ کے دو کنگن پہنائے۔ ان بی بی نے فوراً وہ کنگن اتار کر ڈالدیئے اور عرض کی ھُمَا لِلّٰہِ وَلِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یارسول اللہ یہ دونوں اللہ اور اللہ کے رسول کے لیے ہیں جل جلالہٗ وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا بِسَنَدٍ لَا مَقَالَ فِیْہِ حدیث ۹۸ کہ جب حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ قبول ہوئی انھوں نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَھْجُرُ دَارَ قَوْمِی الَّتِیْ اَصَبْتُ بِھَا الذَّنْبَ وَاَنْخَلِعُ مِنْ مَّالِیْ صَدَقَۃً اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یارسول اللہ میں اپنی قوم کا محلہ جس میں مجھ سے خطا سرزد ہوئی چھوڑتا ہوں اور اپنے مال سے اللہ ورسول کے نام پر تصدق کرکے باہر آتا ہوں جل جلالہٗ وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حضور پرنور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابولبابہ تہائی مال

کافی ہے انہوں نے ثلث مال اللہ و رسول کے لیے صدقہ کردیا عزجلالہ و صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم اَلطَّبرانِیُّ فِی الکَبِیرِ وَ اَبُو نُعَیم عَنِ ابنِ شِہابِ نِ الزُّھرِیِّ عَنِ الحُسَینِ بنِ السَّائِبِ بنِ اَبِی لُبَابَۃَ عَن اَبِیہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ قَالَ لَمَّا تَابَ اللّٰہُ عَلَیَّ جِئتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فَقُلتُ لَہٗ فَذَکَرَہٗ یہ حدیثیں جانِ وہابیت پر صریح آفت ہیں کہ تصدق کرنے میں اللہ عزوجل کے ساتھ اللہ کے محبوب اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا نام پاک ملایا جاتا اور حضور پر نور صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم مقبول رکھتے ہیں وَلِلّٰہِ الحُجَّۃُ البَالِغَۃُ اسی قبیل سے ہے افضل الاولیاء المحمدیین سیدنا صدیق اکبر امام المشاہدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عرض کہ حضرت مولانا العارف باللہ القوی ـــــ مولوی قدس سرہ المعنوی نے مثنوی شریف میں نقل کی کہ حضرت صدیق عتیق سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آزاد کرکے حاضر بارگاہ عالم پناہ ہوئے ۵ گفت ما دو بندگانِ کوئے تو ٭ کردمش آزاد ہم بر روئے تو ٭ اور پہلے مصرع میں جو کچھ حضرت صدیق اکبر اپنے مالک و مولے صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم سے عرض کر رہے ہیں اس پر تو دیکھا چاہیے وہابیت کا جن کتنا مچلے نجدیت کی آگ کہاں تک اچھلے مگر ہاں امیر المؤمنین غیظ المنافقین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دُرّہ سیاست دکھایا چاہیے کہ بھوت بھاگے اور شاہ ولی صاحب کے پانی کا چھینٹا دیجیے کہ آگ دبے ۔ وہ کہاں ۔ وہ اس حدیث آئندہ میں وباللہ التوفیق حدیث ۹۹ شاہ صاحب ازالۃ الخفا میں بحوالہ روایت!

ابو حذیفہ اسحٰق بن بشر و کتاب مستطاب الریاض النضرۃ فی مناقب العشرہ
ناقل کہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک خطبے میں بر
سر منبر فرمایا قَد کُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنْتُ
عَبْدَہٗ وَخَادِمَہٗ میں حضور پر نور آقا و مولائے عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ
وسلم کی بارگاہ میں تھا پس میں حضور کا بندہ اور حضور کا خدمتی تھا اقول یہ حدیث
ابو حذیفہ مذکور نے فتوح الشام اور حسن بن بشران نے اپنے فوائد میں ابن شہاب
زہری وغیرہ آئمہ تابعین سے نیز ابن بشران نے امالی، ابو احمد دہقان نے جزء
حدیثی، ابن عساکر نے تاریخ، لالکائی نے کتاب السنۃ میں افضل التابعین
سیدنا سعید بن المسیب بن حزن رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی کہ جب
امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے لوگوں پر ان کی شدت جلال
سے عجب ہیبت چھائی یہاں تک کہ لوگوں نے باہر بیٹھنا چھوڑ دیا کہ جب تک
امیر المومنین کا برتاؤ نہ معلوم ہو منتظر رہو لوگ بولے کہ صدیق اکبر کی نرمی
اس درجہ تھی کہ مسلمانوں کے بچے جب انہیں دیکھتے دوڑتے ہوئے باپ
باپ کہتے ان کے پاس جاتے وہ ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے اور ان کی
ہیبت کی یہ حالت ہے کہ مردوں نے اپنی مجالس چھوڑ دیں۔ جب امیر
المومنین کو یہ خبر پہنچی حکم دیا کہ جماعت نماز کے لیے پکار دیں لوگ حاضر ہوئے
امیر المومنین منبر پر وہاں بیٹھے جہاں صدیق اکبر اپنے قدم مبارک رکھتے تھے
اور فرمایا مجھے کافی ہے کہ صدیق کے قدموں کی جگہ بیٹھوں جب سب جمع ہولیے
امیر المومنین نے منبر اطہر سید اطہر صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم پر کھڑے ہو کر

ف ۴۰ فاروق اعظم کا اپنے آپ کو نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا بندہ بتانا ۱۲

خطبہ فرمایا حمد و ثنائے الٰہی و درود رسالت پناہی صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے بعد کہا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ قَدْ عَلِمْتُ اِنَّکُمْ کُنْتُمْ تُؤْنِسُوْنَ مِنِّیْ شِدَّۃً وَّغِلْظَۃً وَّذٰلِکَ اِنِّیْ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکُنْتُ عَبْدَہٗ وَخَادِمَہٗ لوگو! میں جانتا ہوں کہ تم مجھ میں سختی و درشتی پاتے تھے اور اس کا سبب یہ ہے کہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا اور میں حضور کا بندہ اور حضور کا خدمتگار تھا حضور کی نرمی و رحمت وہ ہے جس کی نظیر نہیں اللہ عزوجل نے خود اپنے اسمائے کریمہ سے دو نام حضور کو عطا فرمائے رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تو میں حضور کے سامنے شمشیر برہنہ تھا وہ چاہتے مجھے نیام فرمانے چاہتے چلنے دیتے ہیں اسی حال پر رہا یہانتک کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے راضی تشریف لے گئے اور خدا کا شکر ہے اور میری سعادت پھر صدیق مسلمانوں کے کام کے والی ہوئے اُنکی نرمی و رحمت وکرم کی حالت تم سب پر روشن ہے کُنْتُ خَادِمَہٗ وَعَوْنَہٗ میں اُن کا نوکر اور ان کا سپاہی تھا اپنی شدت اُن کی نرمی کے ساتھ ملاتا ان کے سامنے تیغ عریاں تھا وہ چاہتے نیام کرتے خواہ رواں فرماتے میں اسی حال پر یہاں تک کہ وہ مجھ سے راضی گئے اور خدا کا شکر ہے اور میری سعادت اب کہ میں تمھارا والی ہوا جان لو کہ وہ شدت دونی ہو گئی ورجوں بڑھ گئی مگر کس پر ہوگی ان پر جو مسلمانوں پر ظلم و تعدی کریں اور دینداروں کیلیے تو میں خود ان کے آپس سے بھی زیادہ نرم و مہربان ہوں ہاں جسے ظلم و زیادتی کرتے

پاؤنگا اُسے نہ چھوڑونگا اس کا ایک گال زمین پر رکھ کر دوسرے گال پر اپنا پاؤں رکھونگا یہاں تک کہ حق کو قبول کرلے سعید بن مسیب و ابو سلمہ بن عبد الرحمان نے فرمایا فَوَفّٰی عُمَرُ وَاللّٰہِ بِمَا قَالَ وَکَانَ اَبَا الْعِیَالِ خدا کی قسم عمر نے جو فرمایا تھا پورا کر دکھایا وہ رعیت کے لیے مہربان باپ تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ ھٰذَا مُخْتَصَرٌ وَقَدْ دَخَلَ حَدِیْثُ بَعْضِہِمْ فِیْ بَعْضٍ دیکھو امیر المومنین فاروق اعظم سا اشد الناس فی امر اللہ برملا بر سر منبر اپنے آپ کو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بندہ بتا رہا ہے اور مجمع عام صحابہ کرام سنتا اور برقرار رکھتا ہے۔ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَلَہُ الْحُجَّۃُ السَّامِیَۃُ امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بجرم تراویح تادیح جسے اُس جناب فاروقیت مآب نے بدعت مان کر اچھا بنایا اور نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ فرمایا کہ یہ بدعت بہت خوب وحسن ہے۔ وہابی بڑے کے بعض چھوٹ بہادر مثل نواب بھوپالی وقنوجی وغیرہ صاحبان معاذ اللہ گمراہ و بدعتی لکھ ہی چکے۔ اب اپنے آپ کو نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بندہ ماننے پر شرک کا اطلاق کرتے انہیں کیا لگتا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ ع بے حیا باش وہر چہ خواہی کن ۞ مگر صاحبو ذرا سوچ سمجھ کر شاہ ولی اللہ صاحب کا بھی دامن زیر سنگ خارا دیا ہے ۔ یوں نظر دوڑے نہ برچھی تان کر ۞ اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر ۞ اے عَبِیْدُ الْھَوا اے عَبِیْدُ الدِّرْہم اے عَبِیْدُ الدُّنیا اب بھی عبد النبی عبد الرسول عبد المصطفےٰ کو شرک کہنا ولاحول ولا قوۃ الا باللہ

العلی العظیم حدیث ۱۰۰ بحمد اللہ تعالیٰ ایک سے ایک زائد سنتے جائیے
ایک دن امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت شہزادۂ
گلگوں قبا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بر سر منبر گود میں لے
کر فرمایا ھَلْ اَنْبَتَ الشَّعْرَ عَلٰی رُءُوْسِنَا اِلَّا اَبُوْکَ ہمارے سروں
پر بال کس نے اگائے ہیں تمہارے ہی باپ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
اگائے ہوئے ہیں یعنی جو کچھ عزت، نعمت، دولت ہے سب حضور ہی کی
عطا ہے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اِبْنُ سَعْدٍ فِی الطَّبَقَاتِ عَنِ السَّیِّدِ
الْحُسَیْنِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی جَدِّہٖ وَاَبِیْہِ وَاُمِّہٖ وَاَخِیْہِ وَعَلَیْہِ
وَبَنِیْہِ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ حدیث ۱۰۱ کہ ایک بار امیر المومنین حسن مجتبےٰ
صلے اللہ تعالیٰ علیٰ جدہ الکریم وعلیہ وآلہ وسلم نے کاشانۂ خلافت فاروقی
پر اذن طلب کیا۔ ابھی اجازت نہ آئی تھی۔ کہ امیر المومنین فاروق
اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے دروازے پر حاضر ہو کر اذن مانگا۔ امیر المومنین نے انہیں اجازت
نہ دی یہ حال دیکھ کر سیدنا امام مجتبےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی واپس
گئے امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بلا بھیجا۔ انہوں نے
آکر کہا یا امیر المومنین میں نے خیال کیا کہ اپنے شاہزادے کو تو اذن
دیا نہیں مجھے کیوں دینگے۔ فرمایا اَنْتَ اَحَقُّ بِالْاِذْنِ مِنْہُ وَھَلْ
اَنْبَتَ الشَّعْرَ فِی الرَّاْسِ بَعْدَ اللّٰہِ اِلَّا اَنْتُمْ آپ ان سے زیادہ
مستحق اذن ہیں۔ اور یہ بال سر پر اللہ عزوجل کے بعد کس نے اگائے

ف ۳۴ امیر المومنین فاروق کے یقین ارشاد کہ ہمارے سروں پر بال کس نے اگائے ہیں نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

ہیں سو تمہارے رواہ الدارقطنی حدیث ۲۔ اسیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا یَا بُنَیَّ لَوْ جَعَلْتَ تَغْشَانَا اے میرے بیٹے میری تمنا ہے کہ آپ ہمارے پاس آیا کریں۔ ایک دن میں گیا تو معلوم ہوا کہ تنہائی میں معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کچھ باتیں کر رہے ہیں اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دروازے پر رکے ہیں عبداللہ بیٹے ان کے ساتھ میں بھی واپس چلا آیا اس کے بعد امیر المومنین مجھے ملے فرمایا لَمْ اَرَكَ جب سے پھر میں نے آپ کو نہ دیکھا یعنی تشریف نہ لائے میں نے کہا یا امیر المومنین میں آیا تھا آپ معاویہ کے ساتھ خلوت میں تھے میں آپ کے صاحبزادے کے ساتھ واپس آگیا امیر المومنین نے فرمایا اَنْتَ اَحَقُّ مِنَ ابْنِ عُمَرَ فَاِنَّمَا اَنْبَتَ مَا تَرٰی فِیْ رُؤُسِنَا اللہُ ثُمَّ اَنْتُمْ آپ ابن عمر سے مستحق تر ہیں یہ جو آپ ہمارے سروں پر دیکھتے ہیں یہ اللہ ہی نے تو اگائے ہیں پھر آپ نے۔ اور ایک روایت میں ہے هَلْ اَنْبَتَ الشَّعْرَ عَلَى الرَّاْسِ غَيْرُكُمْ کیا سر پر بال کسی اور نے اگائے ہیں سوا تمہارے الخطیب مِنْ طَرِیْقِ یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدِنِ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ عُبَیْدِ ابْنِ حُنَیْنٍ عَنِ الْحُسَیْنِ ابْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَكَذَا ابْنُ سَعْدٍ وَّ رَاهُوْیَه وَالْاُخْرٰی رَوَاهَا الْحَافِظُ مُحِبُّ الدِّیْنِ الطَّبَرِیُّ فِی الرِّیَاضِ النَّضْرَةِ مِنْ طَرِیْقِ عُبَیْدِ بْنِ حُنَیْنٍ لِاَحَدِ الرَّیْحَانَتَیْنِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا حافظ الشان امام عسقلانی اصابہ فی تمییز الصحابہ

ہیں اُسے بروایت خطیب ذکر کر کے فرماتے ہیں سَنَدُہٗ صَحِیْحٌ اس حدیث کی سند صحیح ہے میں ڈرتا ہوں کہ امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان حدیثوں کا سنانا کہیں وہابی صاحبوں کو رافضی بھی نہ کر دے قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِکُمْ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ٥ شاہزادوں سے امیر المؤمنین کے اس فرمانے کا مطلب بھی وہی ہے جو لفظ اول میں تھا کہ یہ بال تمھارے مہربان باپ ہی نے اگائے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جس طرح اراکین سلطنت اپنے آقازادوں سے کہتے ہیں کہ جو نعمت ہے تمھاری ہی دی ہوئی ہے یعنی تمھارے ہی گھر سے ملی ہے حدیث ۰۳ اکہ حضرت بتول زہرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی اَبِیْھَا وَعَلَیْھَا وَعَلٰی بَعْلِھَا وَ اِبْنَیْھَا وَبَارَکَ وَسَلَّمَ اپنے دونوں شاہزادوں کو لے کر خدمت انور سید اطہر صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئیں اور عرض کی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْحَلْھُمَا یا رسول اللہ ان دونوں کو کچھ عطا فرمائیے قَالَ نَعَمْ قاسم خزائن الٰہی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں منظور اَمَّا الْحَسَنُ فَقَدْ نَحَلْتُہٗ حِلْمِیْ وَھَیْبَتِیْ وَاَمَّا الْحُسَیْنُ فَقَدْ نَحَلْتُہٗ نَجْدَتِیْ وَجُوْدِیْ حسن کو تو میں نے اپنا حلم اور اپنی ہیبت عطا کی اور حسین کو اپنی شجاعت اور اپنا کرم بخشا اِبْنُ عَسَاکِرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ ابْنِ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث ۴۰ اکہ جب حضرت خاتون فردوس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَنْحِلْھُمَا یا نبی اللہ انہیں کچھ عطا ہو فرمایا نَحَلْتُ ھٰذَا

ف ۴ ہم انہی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دوجہاں کی دولت ایک جملہ فرما کر بخش دیتے ہیں۔

اَلْکَبِیْرَ الْمَھَابَةَ وَالْحِلْمَ وَنَحَلْتُ ھٰذَا الصَّغِیْرَ الْمَحَبَّةَ وَالرِّضٰی
میں نے اس بڑے کو ہیبت و بردباری عطا کی اور اس چھوٹے کو محبت و
رضا کی نعمت دی اَلْعَسْکَرِیُّ فِی الْاَمْثَالِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ
اُمِّ اَیْمَنَ بَرَکَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ[۱] حدیث ۱۰۵ کہ حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ (و آلہ) وسلم کا جس مرض میں وصال مبارک ہوا ہے اس میں د
جہان کی شاہزادی اپنے دونوں شاہزادوں کو لیے اپنے پدر کریم علیہ
علیہم الصلاۃ والتسلیم کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کی یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ ھٰذَانِ ابْنَایَ فَوَرِّثْھُمَا شَیْئًا یارسول اللہ یہ میرے دونوں
بیٹے ہیں انھیں اپنی میراث کریم سے کچھ عطا فرمایئے۔ ارشاد ہوا اَمَّا حَسَنٌ
فَلَہٗ ھَیْبَتِیْ وَسُؤْدَدِیْ وَاَمَّا حُسَیْنٌ فَلَہٗ جُرْاَتِیْ وَجُوْدِیْ
حسن کے لیے تو میری ہیبت اور میری سرداری ہے اور حسین کے لیے میری
جراٴت اور میری اکرم۔ اَلطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَابْنُ مَنْدَۃَ وَابْنُ
عَسَاکِرٍ عَنِ الْبَتُوْلِ الزَّھْرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا۔ اقول
وباللہ التوفیق حلم و محبت وجود و شجاعت و رضا و محبت کچھ اشیائے
محسوسہ و اجسام ظاہرہ تو نہیں کہ ہاتھ میں اٹھا کر دے دیئے جائیں اور
اور حضرت بتول زہرا کا سوال بصیغہ عرض و درخواست تھا کہ حضور
انھیں کچھ عطا فرمائیں جسے عرف نحاۃ میں صیغۂ امر کہتے ہیں اور وہ
زمان استقبال کے لیے خاص کہ جب تک یہ صیغہ زبان سے ادا ہوگا
زمانہ حال منقضی ہوجائیگا اس کے بعد قبول و توقع جو کچھ ہوگا زمانہ

۱؎ الضمیر فی عنھم لجابر وابیہ وایمن وامہ فانھم جمیعًا من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنھم ۱۲ منہ غفرلہ

ف ۱۰۵ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مختار خزائن الٰہی ہونے کا نفیس ثبوت۔

تکلم سے زمانہ مستقبل میں آئیگا اگرچہ بجالت فو۔ واتصال اُسے عرفاً زمانہ حال کہیں بہرحال درخواست وقبول کو زمانہ ماضی سے اصلا تعلق نہیں اب حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کیا فرمایا نعم ہاں دونگا لاجرم یہ قبول زمانہ استقبال کا وعدہ ہوا فَاِنَّ السُّؤَالَ مُعَادٌ فِی الْجَوَابِ اَیْ نَعَمْ اُنْحِلُہُمَا اس کے متصل ہی حضور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہ میں نے اپنے اس شاہزادے کو یہ نعمتیں دیں اور اس شاہزادے کو یہ دولتیں بخشیں۔ یہ صیغے بظاہر ماضی کے ہیں اور اس ماضی سے مراد زمان وعدہ اور زمان وعدہ زمان عطا نہیں کہ وعدہ عطا پر مقدم ہوتا ہے لاجرم یہ صیغے اخبار کے نہیں بلکہ انشا کے ہیں جس طرح بائع ومشتری کہتے ہیں بِعْتُ اِشْتَرَیْتُ میں نے بیچی میں نے خریدی یہ صیغے کسی گذشتہ خرید و فروخت کی خبر دینے کو نہیں ہوتے بلکہ انھیں سے بیع وشرا پیدا ہوتی ہے انشا کی جاتی ہے یعنی حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس فرمانے ہی سے کہ میں نے اسے یہ دیا اُسے یہ دیا حلم وہیبت وجود وشجاعت ورضا ومحبت کی دولتیں شاہزادوں کو بخشدیں یہ نعمتیں خاص خزائن مُلکُ السمٰوٰت والارض جل جلالہ کی ہیں ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست ؛ تانہ بخشد خدائے بخشندہ ؛ تو وہ جو زبان سے فرمادیں۔ کہ میں نے دیں اور اس فرمانے ہی سے وہ نعمتیں حاصل ہو جائیں قطعاً یقیناً وہی ہو سکتا ہے جس کا ہاتھ اللہ وہاب رب الارباب جل جلالہ کے خزانوں پر پہنچتا ہے جسے اس کے رب جل وعلا نے عطا ومنع کا اختیار دیا ہے ہاں وہ کون؟ ہاں واللہ وہ محمد رسول اللہ ماذون

ومختار حضرت اللہ قاسم ومتصرف خزائن اللہ جل جلالہ وصلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم والحمد للہ رب العلمین لاجرم امام اجل احمد بن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالی کتاب مستطاب جوہر منظم میں فرماتے ہیں ھُوَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ جَعَلَ خَزَائِنَ کَرَمِہٖ وَمَوَائِدَ نِعَمِہٖ طَوْعَ یَدَیْہِ وَاِرَادَتِہٖ یُعْطِیْ مَنْ یَّشَاءُ صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کے وہ خلیفہ اعظم ہیں کہ حق جل وعلا نے اپنے کرم کے خزانے اپنی نعمتوں کے خوان سب ان کے ہاتھوں کے مطیع ان کے ارادے کے زیر فرمان کر دیئے جسے چاہتے ہیں عطا فرماتے ہیں صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم ان مباحث قدسیہ کے جانفزا بیان فقیر کے رسالہ سلطنۃ المصطفٰے فی ملکوت کل الورٰی میں بکثرت ہیں وللہ الحمد حدیث ۱۰۶ صحیحین[۱۴۷] میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ عَلٰی قَدَمِیْ بے شک میرے متعدد نام ہیں۔ میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں ماحی ہوں یعنی کفر وشرک کا مٹانے والا ہوں۔ کہ اللہ تعالے میرے ذریعے سے کفر مٹاتا ہے۔ میں حاشر یعنی مخلوق کو حشر دینے والا ہوں کہ میرے قدموں پہ تمام لوگوں کا حشر ہوگا صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم مالک واحمد وابوداود الطیالسی وابن سعد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی والطبرانی والحاکم

ف ۱۴۶ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نعمتوں کے خوان کا مالک بنایا گیا، جسے چاہیں عطا فرمائیں۔

ف ۱۴۷ ائمہ حدیثیں کہ مخلوق کو حشر نبی صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم دیں گے

وَالْبَیْہَقِیُّ وَاَبُوْنُعَیْمٍ وَّاٰخَرُوْنَ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث ۱۰۷ تا ۱۱۱ صحیح مسلم شریف میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اَنَا مُحَمَّدٌ وَّاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّیْ وَالْحَاشِرُ وَنَبِیُّ التَّوْبَۃِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَۃِ میں محمد ہوں اور احمد اور سب انبیا کے بعد آنے والا اور خلائق کو حشر دینے والا اور توبہ کا نبی اور رحمت کا نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم اَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَّالطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ وَنَحْوَہٗ اَحْمَدُ وَابْنَا سَعْدٍ وَّاَبِیْ شَیْبَۃَ وَالْبُخَارِیُّ فِی التَّارِیْخِ وَالتِّرْمِذِیُّ فِی الشَّمَائِلِ عَنْ حُذَیْفَۃَ وَابْنُ مَرْدُوْیَہٖ فِی التَّفْسِیْرِ وَاَبُوْنُعَیْمٍ فِی الدَّلَائِلِ وَابْنُ عَدِیٍّ فِی الْکَامِلِ وَابْنُ عَسَاکِرٍ فِیْ تَارِیْخِ دِمَشْقَ وَالدَّیْلَمِیُّ فِیْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ وَابْنُ عَدِیٍّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ وَابْنُ سَعْدٍ عَنْ مُجَاھِدٍ مُرْسَلًا یَزِیْدُوْنَ وَیَنْقُصُوْنَ وَکُلُّھُمْ عَلَی الْحَاشِرِ مُتَّفِقُوْنَ:

حدیث ۱۱۲ حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے ایک کنیسۂ یہود میں تشریف لے جا کر دعوت اسلام فرمائی۔ کسی نے جواب نہ دیا۔ دوبارہ فرمائی۔ کوئی نہ بولا۔ حضور نے فرمایا اَبَیْتُمْ فَوَاللّٰہِ لَاَنَا الْحَاشِرُ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَاَنَا النَّبِیُّ الْمُصْطَفٰی اٰمَنْتُمْ اَوْ کَذَّبْتُمْ تم نے نہ مانا تو سن لو خدا کی قسم بیشک میں ہی حشر دینے والا ہوں میں ہی خاتم الانبیاء ہوں میں ہی نبی مصطفٰے ہوں چاہے تم مانو یا نہ مانو

اَلْحَاکِمُ وَ صَحَّحَہٗ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ ؏

حدیث ۱۱۳ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالے علیہ و آلہٖ وسلم اَنَا اَحْمَدُ وَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَ اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ اَحْشُرُ النَّاسَ عَلٰی قَدَمِیَّ وَ اَنَا الْمَاحِیُ الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ میں احمد ہوں میں محمدؐ ہوں میں حاشر ہوں کہ لوگوں کو اپنے قدموں پہ میں حشر دوں گا میں ماحی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کی بلا محو فرماتا ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم۔ یہ اسم ماحی بھی ہمارے مقصود در رسالہ سے ہے نیز بجمعت سناد اور نیز لیں کہ معاذ اللہ کفر سے بدتر اور کیا بلا ہے تو جو پیارا ماحی کفر ہے اس سے بڑھ کر کون دافع البلا ہے صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم مگر اس نام پاک حاشر کی اسناد کو وہابی صاحب بتائیں سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم یہ کیا فرما رہے ہیں کہ میں حشر دینے والا ہوں میں اپنے قدموں پہ خلائق کو حشر دونگا تم نے تو قرآن مجید سے یہ سنا ہو گا کہ نشر کرنا حشر دینا خدا کی شان ہے یہاں بھی تمہارا امام الطائفہ یہی کہیگا کہ نبی نے اپنے آپ کو خدا کی شان میں ملا دیا خدا کی شان تم مدعیانِ علم و ایمان ابھی خدا کی شان ہی کے معنے نہ سمجھے نبی کی سب شانیں خدا کی شان ہیں تو خدا کی بعض شانیں ضرور نبی کی شان ہیں کہ موجبہ کلیہ کو اس کا عکس موجبہ جزیہ لازم ہے ہاں وہ شان جس سے خدائی لازم آئے نبی کے لیے نہیں ہو سکتی دفع بلا یا سماع ندا یا فریاد کو پہنچنا یا مراد کا دینا وغیرہ وغیرہ امور نزاعیہ کہ عطائے رحمانی و وساطت فیض ربانی سے مانے جاتے ہیں لزوم الوہیت سے کیا تعلق رکھتے ہیں وَلٰکِنْ مَنْ لَّمْ یَجْعَلِ

اَللّٰهُ لَہٗ نُوْرًا حدیث ۱۴۹ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میرا نام قرآن میں محمد اور انجیل میں احمد اور توریت میں اَحِید ہے وَاِنَّمَا سُمِّیْتُ اَحِیْدَ لِاَنِّیْ اَحِیْدُ عَنْ اُمَّتِیْ نَارَ جَهَنَّمَ اور میرا نام احید اس لیے ہوا کہ میں اپنی امت سے آتش دوزخ کو دفع فرماتا ہوں فَلِوَجْهِ رَبِّكَ الْحَمْدُ وَعَلَیْكَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ یَا اَحِیْدُ یَا نَبِیَّ الْحَمْدِ۔ اِبْنُ عَدِیٍّ وَّعَسَاکِرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وہابی صاحبو! تمھارے نزدیک احید پیارا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم دافع البلا تو ہے ہی نہیں کہدو کہ وہ تم سے نار جہنم بھی دفع نہ فرمائیں اور بظاہر امید تو ایسی ہی ہے کہ جس نعمت الٰہی کا منکر ہوتا ہے اس نعمت سے محروم رہتا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ میں اپنے بندے سے اس کے گمان کے موافق معاملہ فرماتا ہوں۔ جب تمھارا گمان یہ ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم دافع البلا نہیں تو تم اسی کے مستحق ہو کہ وہ تمھارے لیے دافع البلانہ ہوں۔ ایک بار فقیر کے یہاں اس مسئلہ کا ذکر تھا کہ رافضی دیدار الٰہی کے منکر ہیں اور وہابی شفاعت نبوی کے۔ فقیر نے کہا یہی مسئلہ نزاعیہ ہے جس میں ہم اور وہ دونوں راست گو ہیں ہم کہتے ہیں دیدار الٰہی ہوگا اور ہم حق کہتے ہیں ان شاء اللہ الغفار ہمیں ہوگا۔ اور رافضی کہتے ہیں نہ ہوگا وہ سچ کہتے ہیں ان شاء اللہ القہار انھیں نہ ہوگا۔ ہم کہتے ہیں شفاعت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم حق ہے اور ہم قطعاً حق پر ہیں ان کے کرم سے

۲ نظیر یہ ہے کہ یہ معتزلی وغیرہ منکران دید محروم دیدار رہیں گے والعیاذ باللہ ۱۲ منہ قدس سرہ

ف ۱۴۹ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنی امت سے نار جہنم کو دفع اور وہابیہ کا اس نعمت سے محروم:

لہ مولانا علی قاری مرقاۃ میں اس حدیث کے نیچے کہ شرابی کو جنت کی شراب نہ ملیگی فرماتے ہیں لکون هذا نقصاً عظیماً حرمانہ عن اشرف نعیم الجنۃ قلت ونظیرہ حرمان المعتزلی ویحرم من الرؤیۃ اہ یعنی یہ نقصان عظیم ہوگا کہ جنت کی ایسی نعمت سے محروم رہا اور اسکی ۲

ہمارے لیے ہوگی وہابی کہتے ہیں شفاعت محال مطلق ہے اور وہ ٹھیک کہتے ہیں امید ہے کہ انکے لیے نہ ہوگی ع گر بر تو حرام ست حرامت بادہ ؎ حاضراں گفتند کاے صدر الورٰے ٭ راستگو گفتی دو ضد گو را چرا ٭ گفت من آئینہ ام مصقولِ دوست ٭ ترک و ہندو در من آن بیند کہ اوست ٭ خود حضور پرنور شافع یوم النشور صلے اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُؤْمِنْ بِھَا لَمْ یَکُنْ مِنْ اَھْلِھَا روز قیامت میری شفاعت حق ہے تو جو اس پر یقین نہ لائے وہ اس کے لائق نہیں (ابنُ منیعٍ فِی مُعجمِہٖ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ وَبِضْعَۃَ عَشَرَ مِنَ الصَّحَابَۃِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ علامہ منادی تیسیر میں لکھتے ہیں اُطْلِقَ عَلَیْہِ التَّوَاتُرُ اس حدیث کو متواتر کہا گیا۔ بالجملہ وہ تمھارے لیے دافع البلا نہ سہی مگر لا واللہ ہمارا ٹھکانا تو انکی بارگاہِ بیکس پناہ کے سوا نہیں منکر اپنا اور حامی ڈھونڈھ لیں ؎ آپ ہی ہم پر تو رحمت کیجیے بلکہ لا واللہ اگر بفرض غلط بفرض باطل عالم میں ان سے جدا کوئی دوسرا حامی بنکر آئے بھی تو ہمیں اس کا احسان لینا منظور نہیں وہ اپنی حمایت اٹھا رکھے ہمیں ہمارے مولائے کریم جل جلالہ نے بے ہمارے استحقاق بے ہماری لیاقت کے اپنے محبوب کا کرلیا اور اسی کی وجہ کریم کو حمد قدیم ہی اب ہم دوسرے کا بننا نہیں چاہتے جس کا کھائیے اسی کا گائیے ؎ چو دل با دلبرے آرام گیرد ٭ ز وصلِ دیگرے کے کام گیرد ؎ یا تو یوں ہی تڑپ جائیں یا وہی دام سے چھڑائیں ٭ منت غیر کیوں اٹھائیں کوئی ترس جتائے کیوں (رباعی) اے دادہ حبیب با کلید ہمہ کار ٭

بارانِ درود بر رُخِ پاکش بار ؛ دستے کہ بدامانِ کریمش زدہ ایم ؛ زنہار
بدستِ دیگر آتش مسپار ؛ تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا ؛ صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیک
وسلّم وعلیٰ اٰلِکَ واصحابِکَ وبارِکْ وکرّم والحمد للّٰہ ربّ
العٰلمین خیرانِ اہلِ شر کے منہ کیا گئے ۔ مسلمان نظر فرمالیں ۔ کہ عیاذًا
باللّٰہ نارِ جہنم سے سخت تر کونسی بلا ہوگی مگر اس کا دافع دافع البلا نہیں
ہے یہ کہ وہابیہ کے پاس نہ عقل ہے نہ دین ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ
العلیّ العظیم حدیث ۱۵ صحیح بخاری وصحیح مسلم ومسند امام احمد میں سیّدنا
عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے حضورِ اقدس رحمتِ عالم
صلے اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی ۔ کہ حضور نے اپنے چچا ابو طالب
کو کیا نفع دیا ؟ خدا کی قسم وہ حضور کی حمایت کرتا ، حضور کے لیے لوگوں
سے لڑتا جھگڑتا تھا ۔ فرمایا وجدتُہ فی غمراتٍ من النار فاخرجتُہ
الیٰ ضحضاحٍ میں نے اُسے سراپا آگ میں ڈوبا پایا ۔ تو اُسے میں نے
کھینچکر پاؤں تک کی آگ میں کردیا صلے اللّٰہ تعالیٰ علیک وسلم ۔
حدیث ۱۶ کہ حضور رحمۃ للعٰلمین صلے اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض
کی گئی ھل نفعتَ اباطالبٍ حضور نے ابوطالب کو کچھ نفع دیا ؟ فرمایا
اخرجتُہ من غمرۃ جہنم الیٰ ضحضاحٍ منہا میں اُسے دوزخ
کے غرق سے پاؤں تک کی آگ میں نکال لایا البزار وابو یعلیٰ
وابن عدی وتمام عن جابر بن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ

عنہما وہابی صاحبو مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تو ایک کافر کے باب میں فرما رہے ہیں کہ اُسے میں نے غرقِ آتش سے کھینچ لیا، اسے میں نکال لایا اور تم حضور کو مسلمانوں کے لیے بھی دافع البلا نہیں مانتے یہ تمہارا ایمان ہے مسلمان اپنے محبوب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے تصرف قدرتیں، اختیار دیکھیں دنیا کیا بلا ہے آخرت کے کارخانوں کی باگیں اُن کے ہاتھ میں سپرد ہوئی ہیں ورنہ بغیر اللہ عزوجل کے ماذون و مختار کے کس کی مجال ہے کہ اللہ کے قیدی کی سزا بدل دے جس عذاب میں اُسے رکھا ہو وہاں سے اُسے نکال لے ہاں یہ وہی پیارا ہے جس کی عزت و وجاہت نے جس کی محبوبیت نے دو جہان کے اختیارات اُسے دلا دیئے آخر حدیث سُن چکے اَلْکَرَامَۃُ وَالْمَفَاتِیْحُ یَوْمَئِذٍ بِیَدِیْ عزت دینا اور تمام کاروبار کی کنجیاں اُس دن میرے ہاتھ ہوں گی توراتِ شریف کا ارشاد سن چکے یَدُہٗ فَوْقَ الْجَمِیْعِ وَیَدُ الْجَمِیْعِ مَبْسُوْطَۃٌ اِلَیْہِ بِالْخُشُوْعِ اس کا ہاتھ سب ہاتھوں پر بلند و بالا ہے سب کے ہاتھ اس کی طرف پھیلے ہیں عاجزی اور گڑگڑاتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم حدیث ۱۷ صحیح مسلم شریف میں ہے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ ھٰذِہِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوَّۃٌ عَلٰی اَھْلِھَا ظُلْمَۃً وَاِنِّیْ اُنَوِّرُھَا بِصَلَاتِیْ عَلَیْھِمْ بیشک یہ قبریں اپنے ساکنوں پر اندھیرے سے بھری ہیں اور بیشک میں اپنی نماز سے انہیں روشن کر دیتا ہوں۔ صلے اللہ تعالیٰ وبارک وسلم قَدْرَ نُوْرِہٖ وَجَمَالِہٖ وَجُوْدِہٖ وَنَوَالِہٖ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اٰمین ھُوَ وَابْنُ حِبَّانَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ

فرمادیں۔

ف ۵۰ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا کے قادر کیے سے اللہ عزوجل کے قیدی کی سزا بدل دی ف ۵۱ اندھیری قبریں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے روشنی

تعالیٰ عنہ **حدیث ۱۱۸**۔ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ پہلے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ جب اُن کی وفات ہوئی اور ان کی عدت گذری سیّد عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم نے انھیں پیغامِ نکاح دیا۔ انھوں نے عرض کی یارسول اللہ مجھ میں تین باتیں ہیں اَنَا اِمْرَأَۃٌ کَبِیْرَۃٌ میری عمر زائد ہے[1]۔ سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اَنَا اَکْبَرُ مِنْکِ میں تم سے بڑا ہوں۔ عرض کی وَاَنَا اِمْرَأَۃٌ غَیُوْرٌ میں رشکناک عورت ہوں (یعنی ازواج مطہرات کے ساتھ شکر رنجی کا اندیشہ ہے) فرمایا اَدْعُو اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ فَیُذْہِبُ عَنْکِ غَیْرَتَکِ میں اللہ عزوجل سے دعا کروں گا۔ وہ تمھارا رشک دور فرمادے گا۔ عرض کی یا رسول اللہ وَاَنَا اِمْرَأَۃٌ مُصْبِیَۃٌ یارسول اللہ اور میرے بچے ہیں (یعنی ان کی پرورش کا خیال ہے) فرمایا ھُمْ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ بچے اللہ اور اس کے رسول کے سپرد ہیں اَحْمَدُ فِی الْمُسْنَدِ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ ثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِی الصَّغِیْرِ ثَنِیْ عَبْدُ الْعَزِیْزِ ابْنُ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وَالْحَدِیْثُ فِیْ صَحِیْحِ النَّسَائِیِّ وَغَیْرِہٖ **حدیث ۱۱۹** کہ سیّد المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے ذکرِ مسیح کذاب میں فرمایا اَبْشِرُوْا فَاِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا بَیْنَ اَظْہُرِکُمْ فَاللّٰہُ کَافِیْکُمْ وَرَسُوْلُہٗ خوش ہو کہ اگر وہ نکلا اور میں تم میں تشریف فرما ہُوا تو اللہ تمھیں کافی ہے اور اللہ و رسول[152]

ف ۱۵۲ سخت تر دشمن کے مقابلے میں اللہ و رسول تمھیں کفایت فرمائیں گے۔

[1] اس وقت چھبیس ستائیس برس کی تھیں جیسا کہ فقیر نے رسالہ اطائب التہانی فی النکاح الثانی میں بیان کیا ۱۲ منہ ف ۱۵۲ انھیں اللہ اللہ رسول کے سپرد دیں

جل جلالہ وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم الطبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہاں سخت تر بن اعدا کے مقابلے میں اللہ ورسول کو کفایت فرمانے والا بتایا کہ خوش ہو بے خوف رہو اللہ ورسول کے ہوتے تمھیں کچھ اندیشہ نہیں۔ اللہ اللہ الیسی الیسی جلیل حاجت روائیوں عظیم مشکل کشائیوں میں اللہ عزوجل کے نام اقدس کے ساتھ حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک ملنا وہابیہ کے زخمی کلیجوں پر خدا جانے کہاں تک نمک چھڑکے گا ولللہ الحمد حدیث ۱۲۰ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں ایک دن حضور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں صدقہ دینے کا حکم فرمایا اتفاق سے میں ان دنوں میں خوب مالدار تھا میں نے اپنے جی میں کہا اگر کبھی میں ابوبکر صدیق سے سبقت لیجاؤں گا تو وہ دن آج ہے میں اپنا آدھا مال حاضر لایا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِكَ تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا باقی رکھا؟ میں نے عرض کی اَبْقَیْتُ لَھُمْ ان کے لیے بھی باقی چھوڑ آیا ہوں۔ فرمایا مَا اَبْقَیْتَ لَھُمْ آخر کتنا چھوڑ آئے ہو؟ عرض کی مِثْلَہٗ اتنا ہی اور صدیق اکبر اپنا سارا مال و کمال لیکر حاضر ہوئے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یَا اَبَابَکْرٍ مَا اَبْقَیْتَ لِاَھْلِكَ اے ابوبکر گھر والوں کے لیے کیا باقی رکھا؟ عرض کی اَبْقَیْتُ لَھُمُ اللہَ وَرَسُوْلَہٗ میں نے گھر والوں کے لیے اللہ و رسول[۱۵۲] کو باقی رکھا ہے جل جلالہ وصلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم۔ میں نے کہا میں ابوبکر سے کبھی

۱۵۲ گھر والوں کے لئے اللہ و رسول کو باقی رکھا۔

سبقت نہ لیجاؤں گا الدارمی و ابوداود و الترمذی وقال حسن صحیح و الشاشی و ابن ابی عاصم و ابن شاہین فی السنۃ والحاکم فی المستدرک ابو نعیم فی الحلیۃ والبیہقی فی السنن والضیاء فی المختارۃ کلہم عن امیر المومنین رضی اللہ تعالٰی عنہ حدیث ۲۱ کہ حضور پرنور صلے اللہ تعالٰے علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا وابن سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالٰی عنہما کے حق میں فرمایا احب اھلی الی من قد انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ مجھے اپنے گھر والوں میں سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جسے اللہ عزوجل نے نعمت دی اور میں نے نعمت دی الترمذی عنہ رضی اللہ تعالٰی عنہ مولٰنا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ میں فرماتے ہیں لم یکن احد من الصحابۃ الا وقد انعم اللہ علیہ وانعم علیہ رسولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الا ان المراد المنصوص علیہ فی الکتاب وھو قولہ تعالٰی واذ تقول للذی انعم اللہ علیہ وانعمت علیہ وھو زید لاخلاف فی ذالک ولا شک یعنی صحابہ سب ایسے ہی تھے جنہیں اللہ نے نعمت بخشی اور اللہ رسول صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے نعمت بخشی مگر یہاں مراد وہ ہیں جس کی تصریح قرآن عظیم میں ارشاد ہوئی ہے کہ جب فرماتا آپ نے اس سے جسے اللہ تعالٰے نے نعمت دی اور اے نبی تو نے اُسے نعمت دی اور وہ زید بن حارثہ رضی اللہ تعالٰے عنہ ہیں۔ اس میں کسی کا خلاف ہے نہ اصلاً شک

نے اللہ ورسول نے نعمت دی

اور آیت اگرچہ زید رضی اللہ تعالے عنہ کے حق میں اتری مگر سیّد عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا مصداق اسامہ بن زید رضی اللہ تعالے عنہما کو ٹھہرایا کہ پسر تابع پدر ہے اَفَادَہٗ فِی الْمِرْقَاۃِ **اقول** نہ صرف صحابہ بلکہ تمام اہل اسلام اولین و آخرین سب ایسے ہی ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے نعمت دی اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نعمت دی پاک کر دینے سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہوگی جس کا ذکر آیات کریمہ میں سن چکے کہ یُزَکِّیْھِمْ یہ نبی انھیں پاک اور ستھرا کر دیتا ہے بلکہ لا واللہ تمام جہان میں کوئی شے ایسی نہیں جس پر اللہ کا احسان نہ ہو اللہ کے رسول کا احسان نہ ہو۔ قرآن فرماتا ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ ہم نے نہ بھیجا تمھیں مگر رحمت سارے جہان کے لیے جب وہ تمام عالم کے لیے رحمت ہیں تو قطعًا سارے جہان پر ان کی نعمت ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اہل کفر و اہل کفران اگر نہ مانیں تو کیا نقصان سہ

راستت خواہی ہزار چشم چناں ؞ کور بہتر کہ آفتاب سیاہ ؞ **حدیث ۲۲** فرماتے ہیں صلے اللہ تعالے علیہ وسلم مَنِ اسْتَعْمَلْنَاہُ عَلٰی عَمَلٍ فَرَزَقْنَاہُ رِزْقًا اَلْحَدِیْث جسے ہم نے کسی کام پر مقرر کیا۔ پس ہم نے اُسے رزق دیا ابوداؤد والحاکم بسند صحیح عن بریدۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلی حدیث میں حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا ہم نے غنی کردیا۔ احادیث عطیۂ حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں تھا کہ فرمایا حسن کو مہابت ہم نے دی علم ہم نے دیا حسین کو شجاعت ہمنے دی کرم ہمنے

ف ۱۵ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رزق دیا۔

دیا محبت کا مرتبہ رضا کا مقام ہم نے عطا کیا۔ حدیث اسامہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ میں تھا اسے نعمت ہم نے بخشی۔ یہاں ارشاد ہوتا ہے رزق ہم نے دیا صلے اللہ تعالےٰ علیک وعلےٰ آلک قدر جودک ونوالک وبارک وسلم

حدیث ۱۲۳ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ اِلَیْکُمْ لَیْسَ بِوَهْنٍ وَّلَا کَسَلٍ یُحْیِیْ قُلُوْبًا غُلْفًا وَّیَفْتَحُ اَعْیُنًا عُمْیًا وَّیُسْمِعُ اٰذَانًا صُمًّا وَّیُقِیْمُ اَلْسِنَةً عُوْجًا حَتّٰی یُقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ بیشک تشریف لایا تمہارے پاس وہ رسول تمہاری طرف بھیجا ہوا جو ضعف و کاہلی سے پاک ہے تاکہ وہ رسول زندہ فرمادے غلاف چڑھے دل اور وہ رسول کھول دے اندھی آنکھیں[۱۵۹] اور وہ رسول شنوا کردے بہرے کانوں کو اور وہ رسول[ف۱۶۰] سیدھی کردے ٹیڑھی زبانوں کو یہاں تک کہ لوگ کہدیں کہ ایک اللہ کے سوا کسی کی پرستش نہیں الدارمی فی سُنَنِهٖ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَقُوْلُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ اِذْ قَالَ اَخْبَرَنَا حَیْوَةُ بْنُ شُرَیْحٍ ثِقَةٌ شَیْخُ الْبُخَارِیِّ فِیْ صَحِیْحِهٖ وَاَبِیْ دَاؤدَ التِّرْمِذِیِّ بَلْ وَاَحْمَدَ وَابْنِ مَعِیْنٍ وَّهُمَا مِنْ اَقْرَانِهٖ ثَنَا بَقِیَّةُ ابْنُ الْوَلِیْدِ ثِقَةٌ مِّنَ الْاَعْلَامِ مِنْ رِّجَالِ مُسْلِمٍ وَّقَدْ زَالَ مَا یُخْشٰی مِنْ تَدْلِیْسِهٖ بِقَوْلِهٖ ثَنَا بُحَیْرُ بْنُ سَعْدٍ ثِقَةٌ ثَبْتٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ثِقَةٌ عَابِدٌ مِّنْ رِّجَالِ السِّتَّةِ عَنْ جُبَیْرِ ابْنِ نُفَیْرِ نِ الْحَضْرَمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا ثِقَةٌ جَلِیْلٌ مُّخَضْرَمٌ مِّنَ الثَّانِیَةِ وَقَدْ رَوٰی بَعْضُ السُّکَنِ وَاَبَا دَاؤدَ وَابْنَ

ف ۱۶۰ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ٹیڑھی زبانیں سیدھی کردیں

ف ۱۵۸ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غلاف والے دل زندہ کر دیئے ف ۱۵۹ حضور علیہ السلام نے اندھی آنکھیں روشن فرمادیں ف ۱۶۱ نبی علیہ السلام نے بہرے کان شنوا کر دیے

شاہین مطولاً عن عبد الرحمٰن بن جبیر بن نفیر عن ابیہ قال ادرکت الجاھلیۃ واتانا رسول رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالیمن فاسلمنا فمرسلہ کمراسیل سعید بن المسیب او فوق علا ان المرسل حجۃ عندنا وعند الجمھور والحدیث مسلسل بالحمصیین حیوۃ الیٰ جبیر کلھم اھل حمص حدیث ۱۲۴ کہ دو اونٹ مست ہو کر بگڑ گئے تھے کسی کو پاس نہ آنے دیتے مالکوں نے ایک باغ میں بند کر دیئے تھے باغ اجاڑتے تھے سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور شکایت آئی حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہوئے دروازہ کھولنے کا حکم دیا مامور نے اندیشہ کیا مبادا حضور کو ایذا دیں۔ فرمایا خوف نہ کر کھولدے۔ کھولدیا۔ ایک دروازے ہی کے پاس کھڑا تھا۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتے ہی سجدے میں گر پڑا۔ حضور نے مہار ڈال کر حوالہ کیا۔ دوسرا منتہائے باغ پر تھا جب وہاں تشریف لے گئے اس نے بھی حضور کو دیکھتے ہی سجدہ کیا۔ حضور نے اسے بھی باندھ کر سپرد فرما دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یہ حال دیکھ کر عرض کی یا نبی اللہ تسجد لک البھائم فما للہ عندنا بک احسن من ھذا اجرتنا من الضلالۃ واستنقذتنا من الھلکۃ افلا تاذن لنا بالسجود لک یا رسول اللہ چوپائے تک حضور کو سجدہ کرتے ہیں تو اللہ کے لیے حضور کے ذریعے سے ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ تو اس سے بہت بہتر ہے۔ حضور نے ہمیں

گمراہی سے پناہ دی حضور نے ہمیں ہلاک سے نجات بخشی تو کیا حضور ہمیں
اجازت نہیں دیتے کہ ہم حضور کو سجدہ کریں ابن قانع و ابو نعیم عن
غیلان بن سلمۃ الثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولہ طرق وقد
دخل بعضہا فی بعض وہابیہ کہ گمراہی پسند و ہلاک دوست ہیں ان سخت
ترین بلیات کو بلا کیوں سمجھیں گے کہ ان سے پناہ دینے نجات بخشنے
والے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دافع البلا جانیں **حدیث ۱۲۵**
جب قوم ہوازن خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
میں حاضر ہوئے اور اپنے اموال و عیال کہ مسلمان غنیمت میں لائے تھے
حضور سے مانگے اور طالب احسان والا ہوئے۔ حضور اقدس صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اذا صلیتم الظہر فقوموا فقولوا انا
نستعین برسول اللہ علی المؤمنین او المسلمین فی نساءنا
وابناءنا جب ظہر کی نماز پڑھ چکو تو کھڑے ہونا اور یوں کہنا ہم[۱۲۶] رسول اللہ
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے استعانت کرتے ہیں مومنین پر اپنی عورتوں
اور بچوں کے باب میں النسائی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن
جدہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما حدیث فرماتی ہے
سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بنفس نفیس تعلیم فرمائی کہ ہم سے
چاہنا نماز کے بعد یوں کہنا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے
استعانت کرتے ہیں وہابی صاحبو اب ایاک نعبد و ایاک نستعین
کے معنے کہیے استعانت تو خدا ہی کے ساتھ تھی یہ ارشاد کیسا ہے

کہ ہم سے استعانت کرنا اور زمانِ حیات[۱۶۳] دنیاوی اور اس کے بعد کا تفرقہ وہابیہ کی جہالت ہی نہیں بلکہ سراسر ضلالت ہے قطع نظر اسکے کہ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سب بحیاتِ حقیقی دنیاوی جسمانی زندہ ہیں جو بات خدا کے لیے خاص ہو چکی غیر کے ساتھ شرک ٹھہر چکی اس میں حیات و موت قرب و بعد ملکیت و بشریت خواہ کسی وجہ کا تفرقہ کیسا کیا بعد موت ہی شرکت خدا کی صلاحیت نہیں رہتی بحالِ حیات شریک ہو سکتے ہیں یہ جنون وہابیہ کو ہر جگہ جاگتا ہے جس نے انہیں حمایت توحید کے زعم میں الٹا مشرک بنا دیا ہے ایک بات کو کہیں گے شرک ہے، پھر کبھی موت و حیات کا فرق کرینگے، کبھی قرب و بعد کا کبھی کسی اور وجہ کا جس کا صاف حاصل یہ نکلیگا کہ یہ الو کھٹے موحد بعض قسم مخلوق کو خدا کا شریک جانتے ہیں جب تو وہ بات کہ غیر کے لیے اسکا اثبات شرک تھا ان کے لیے ثابت مانتے ہیں اب کھلا کہ ان کے امام نے تقویۃ الایمان میں ان وہابی ہی صاحبوں کی نسبت کہا تھا کہ "اکثر لوگ شرک میں گرفتار ہیں اور دعوائے مسلمانی کا کیے جاتے ہیں سبحان اللہ یہ منہ اور یہ دعوے سچ فرمایا اللہ صاحب نے کہ نہیں مسلمان ہیں اکثر لوگ کہ شرک کرتے ہیں" یہ نکتہ یاد رکھنے کا ہے کہ ان کی بہت فاحشہ جہالتوں کی پردہ دری کرتا ہے و باللہ التوفیق حدیث ۱۲۶ طبرانی معجم کبیر میں بسند حسن سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الشَّمْسَ فَتَاَخَّرَتْ سَاعَۃً مِّنَ النَّھَارِ سید[۱۶۴] عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے آفتاب کو حکم دیا کہ کچھ دیر

ف ۱۶۳ وہابیہ جنہیں ادعائے توحید میں صریح شرک کرتے ہیں۔ ف ۱۶۴ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حکم شمس و قمر و تمام ملکوت السموات والارض پر جاری ہے آفتاب کو حکم دیا کہ ٹھہر جا فوراً ٹھہر گیا۔

چلنے سے باز رہ۔ فوراً ٹھہر گیا **اقول** اس حدیث حسن کا واقعہ اس حدیث صحیح کے
واقعہ عظیمہ سے جدا ہے جسمیں ڈوبا ہوا سورج حضور کیلئے پلٹا ہی یہانتک کہ
مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نماز عصر کہ خدمتگذاری محبوب صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں قضا ہوئی تھی ادا فرمائی امام اجل طحاوی وغیرہ اکابر نے
اس حدیث کی تصحیح کی الحمد للہ اسے خلافت رب العزۃ کہتے ہیں کہ ملکوت
السمٰوٰت والارض میں ان کا حکم جاری ہی تمام مخلوق الٰہی کو ان کیلیے حکم اطاعت
و فرمانبرداری ہے اور وہ خدا کے ہیں اور جو کچھ خدا کا ہے سب ان کا ہے وہ
محبوب اجل و اکرم وہ خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب
دودھ پیتے تھے گہوارے میں چاند ان کی غلامی بجالاتا جدھر اشارہ فرماتے اسی
طرف جھک جاتا۔ حدیث میں ہے سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ
عنہما عم مکرم سید اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضور سے عرض کی مجھے
اسلام پر باعث حضور کے ایک معجزے کا دیکھنا ہوا رَاَیْتُکَ فِی الْمَھْدِ
تُنَاجِی الْقَمَرَ وَ تُشِیْرُ اِلَیْہِ بِاِصْبَعِکَ فَحَیْثُ اَشَرْتَ اِلَیْہِ مَالَ
میں نے حضور کو دیکھا کہ حضور گہوارے میں چاند سے باتیں فرماتے جس
ف ۱۶۵
طرف انگشت مبارک سے اشارہ کرتے چاند اسی طرف جھک جاتا۔ سید
عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنِّیْ کُنْتُ اُحَدِّثُہٗ وَیُحَدِّثُنِیْ
وَیُلْھِیْنِیْ عَنِ الْبُکَاءِ وَاَسْمَعُ وَجْبَتَہٗ حِیْنَ یَسْجُدُ تَحْتَ الْعَرْشِ
ہاں میں اس سے باتیں کرتا تھا وہ مجھ سے باتیں کرتا اور مجھے رونے سے بہلاتا
میں اس کے گرنے کا دھماکا سنتا تھا۔ جب وہ زیر عرش

ف ۱۶۵ [illegible] نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اشارے پر چلنا۔

سجدے ہیں گرتا البیہقی فی الدلائل والامام شیخ الاسلام ابو عثمان اسمٰعیل بن عبد الرحمٰن الصابونی فی المائتین والخطیب وابن عساکر فی تاریخی بغداد و دمشق رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام شیخ الاسلام صابونی فرماتے ہیں فی المعجزات حسن یہ حدیث معجزات میں حسن ہے۔ جب وہ صحیتوں کی بہ حکومت ظاہرہ ہے تو آب کہ خلافت الکبرٰے کا ظہور جبین شباب پر ہے آفتاب کی کیا جان کہ ان کے حکم سے سرتابی کرے آفتاب و ماہتاب درکنار واللہ العظیم ملائکہ مدبرات الامر[۱۶۶] کہ تمام نظم و نسق عالم جن کے ہاتھوں پر ہے محمد رسول اللہ خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دائرہ حکم سے باہر نہیں نکل سکتے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اُرسلتُ اِلی الخلقِ کافۃً میں تمام مخلوق الٰہی کی طرف رسول بھیجا گیا رواہ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن فرماتا ہے تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہٖ لیکون للعٰلمین نذیرا ٥ برکت والا ہے وہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندے پر کہ تمام اہل عالم کو ڈر سنانے والا ہو۔ اہل عالم میں جمیع ملائکہ بھی داخل ہیں علیہم الصلوٰۃ والسلام سیدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز عصر گھوڑوں کے ملاحظہ میں قضا ہوئی حتّٰی توارت بالحجاب: یہاں تک کہ سورج پردے میں جا چھپا۔ ارشاد فرمایا ردّوھا علیّ پلٹا لاؤ میری طرف۔ امیر المومنین مولٰے علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مروی کہ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

[۱۶۶] ف ۱۶۶ ملائکہ مدبرات الامر بھی حضور کے زیر حکم ہیں کہ حضور ان کے لیے بھی رسول اللہ ہیں اور وہ حضور کے امتی

کے اس قول میں ضمیر آفتاب کی طرف ہے اور خطاب ان ملائکہ سے جو
آفتاب پر متعین ہیں یعنی نبی اللہ سلیمان نے ان فرشتوں کو حکم دیا۔ کہ
ڈوبے ہوئے آفتاب کو واپس لے آؤ۔ وہ حسب الحکم واپس لائے۔ یہاں
تک کہ مغرب ہو کر پھر عصر کا وقت ہو گیا اور سیدنا سلیمان علیہ الصلوٰۃ و
السلام نے نماز ادا فرمائی۔ معالم التنزیل شریف میں ہے حُکِیَ عَنْ عَلِیٍّ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ مَعْنٰی قَوْلِہٖ رُدُّوْھَا عَلَیَّ یَقُوْلُ
سُلَیْمٰنُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ بِاَمْرِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ
الْمُتَوَکِّلِیْنَ بِالشَّمْسِ رُدُّوْھَا عَلَیَّ یَعْنِی الشَّمْسَ فَرَدُّوْھَا عَلَیْہِ
حَتّٰی صَلَّی الْعَصْرَ فِیْ وَقْتِھَا سیدنا سلیمٰن علیہ الصلوٰۃ والسلام نوابان
بارگاہ رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ سے ایک جلیل القدر نائب ہیں
پھر حضور کا حکم تو حضور کا حکم ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ سبحانہ و تعالیٰ
کی بیشمار رحمتیں امام ربانی احمد ابن محمد خطیب قسطلانی پر کہ مواہب لدنیہ و منح
محمدیہ میں فرماتے ہیں ھُوَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خِزَانَۃُ السِّرِّ وَمَوْضِعُ
نُفُوْذِ الْاَمْرِ فَلَا یَنْفُذُ اَمْرٌ اِلَّا مِنْہُ وَلَا یُنْقَلُ خَیْرٌ اِلَّا عَنْہُ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلَا بِاَبِیْ مَنْ کَانَ مَلِکًا وَّسَیِّدًا ؎ وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ وَاقِفٌ
اِذَا رَامَ اَمْرًا لَّا یَکُوْنُ خِلَافُہٗ ؎ وَلَیْسَ لِذٰلِکَ الْاَمْرِ فِی الْکَوْنِ صَارِفٌ
یعنی نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خزانۂ راز الٰہی و جائے نفاذ امر ہیں۔ کوئی
حکم [۱۶۸] نافذ نہیں ہوتا۔ مگر حضور کے دربار سے اور کوئی نعمت [۱۶۹] کسی کو نہیں
ملتی مگر حضور کی سرکار سے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خبردار ہو میرے باپ

ف ۱۶۷ سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملائکہ موکلین شمس کو حکم دیا کہ ڈوبا ہوا آفتاب واپس لاؤ وہ واپس لائے

۱۶۸ کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے ف ۱۶۹ کوئی نعمت کسیکو نہیں ملتی مگر حضور

قربان اُن پر جو بادشاہ و سردار ہیں اس وقت سے کہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام ابھی آب و گِل کے اندر ٹھہرے ہوئے تھے وہ جس بات کا ارادہ فرمائیں اس کا خلاف نہیں ہوتا تمام جہان میں کوئی ان کے حکم کا پھیرنے والا نہیں۔ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اقول اور ہاں کیونکر کوئی جہان میں ان کا حکم پھیر سکے کہ حکم الٰہی کسی کے پھیرے نہیں پھرتا لَا رَادَّ لِقَضَائِهٖ وَلَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ یہ جو کچھ چاہتے ہیں خدا وہی چاہتا ہے کہ یہ وہی چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے صحیحین بخاری و مسلم و سنن نسائی وغیرہا میں حدیث صحیح جلیل ہے کہ ام المؤمنین صدیقہ اپنے پیارے محبوب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتی ہیں مَا اَرٰی رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ فِیْ هَوَاكَ یارسول اللہ میں حضور کے رب کو نہیں دیکھتی مگر حضور کی خواہش میں جلدی وشتابی کرتا ہوا مسلمانو ذرا دیکھنا کوئی وہابی ناپاک ادھر اُدھر ہو تو اُسے باہر کر دو اور کوئی جھوٹا متصوف نصاریٰ کی طرح غلو و افراط والا دبا چھپا ہو تو اسے بھی دور کر دو اور تم عبدہٗ و رسولہٗ کی سچی معیار پر کانٹے کی تول مستقیم ہو کر یہ حدیث سنو کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مَرِضَ اَبُوْ طَالِبٍ فَعَادَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِیْ ادْعُ رَبَّكَ الَّذِیْ بَعَثَكَ يُعَافِيْنِیْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَمِّیْ فَقَامَ كَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِیْ اِنَّ رَبَّكَ لَيُطِيْعُكَ فَقَالَ وَاَنْتَ يَا عَمَّاهُ لَوْ اَطَعْتَهٗ لَيُطِيْعَنَّكَ یعنی ابو طالب بیمار پڑے سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عیادت کو تشریف لے گئے ابو طالب نے عرض کی

اے بھتیجے میرے اپنے رب سے جس نے حضور کو بھیجا ہے میری تندرستی
کی دعا کیجئے سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی الٰہی میرے چچا
کو شفا دے۔ یہ دعا فرماتے ہی ابو طالب اٹھ کھڑے ہو گئے جیسے کسی نے
بندش کھولدی حضور سے عرض کی اے میرے بھتیجے بیشک حضور کا رب
حضور کی اطاعت[1] کرتا ہے سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے
(اس کلمہ پر انکار نہ فرمایا بلکہ اور تاکیداً و تائیداً) ارشاد کیا کہ اے چچا
اگر تو اس کی اطاعت کرے تو وہ تیرے ساتھ بھی یونہی معاملہ فرمائیگا
اِبْنُ عَدِیّ مِنْ طَرِیْقِ الْھَیْثَمِ الْبَکَّاءِ عَنْ ثَابِتَانِ الْبُنَانِیّ عَنْ
اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ اور حدیث سنیئے کہ سید عالم
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں بیشک بالیقین میں روز قیامت
تمام جہان کا سید ہوں میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہو گا کوئی شخص ایسا نہ ہو گا
جو میرے نشان کے نیچے نہ ہو کشائش کا انتظار کرتا ہوا میں چلونگا اور لوگ
میرے ساتھ ہونگے۔ یہاں تک کہ دروازۂ جنّت پر تشریف فرما ہو کر دروازہ
کھلواؤنگا سوال ہو گا کون ہیں میں فرماؤنگا محمّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
کہا جائیگا مرحبا محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پھر جب میں اپنے رب
عزوجل کو دیکھونگا اس کے لیے سجدۂ شکر میں گرونگا اس پر کہا جائے گا۔
اِرْفَعْ رَأْسَکَ وَقُلْ تُطَاعُ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ اپنا سر اٹھاؤ اور جو کہنا ہو
کہو کہ تمھاری اطاعت کی جائیگی اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول
ہو گی پس جو لوگ جل چکے تھے وہ اللہ کی رحمت اور میری شفاعت سے

[1] یہاں اطاعت کے یہی معنی ہیں مراد محبوب حسب مراد محبوب فوراً موجود فرما دینا ۱۲ امام قدس سرہ

دوزخ سے نکال لیے جائیں گے اَلْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ وَابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اسی باب سے ہے یہ حدیث کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم اِنَّ رَبِّیْ اَسْتَشَارَنِیْ فِیْ اُمَّتِیْ مَاذَا اَفْعَلُ بِہِمْ بے شک میرے رب نے میری اُمت کے باب میں مجھ سے مشورہ طلب فرمایا کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں فَقُلْتُ مَا شِئْتَ یَا رَبِّ ھُمْ خَلْقُکَ وَعِبَادُکَ میں نے عرض کی کہ اے رب میرے جو تو چاہے کہ وہ تیری مخلوق اور تیرے بندے ہیں فَاسْتَشَارَنِی الثَّانِیَۃَ اس نے دوبارہ مجھ سے مشورہ پوچھا فَقُلْتُ لَہٗ کَذٰلِکَ میں نے اب بھی وہی عرض کی فَاسْتَشَارَنِی الثَّالِثَۃَ اس نے سہ بارہ مجھ سے مشورہ کیا فَقُلْتُ لَہٗ کَذٰلِکَ میں نے پھر بھی وہی عرض کی فَقَالَ تَعَالٰی اِنِّیْ لَنْ اُخْزِیَکَ فِیْ اُمَّتِکَ یَا اَحْمَدُ اس پر رب عزوجل نے فرمایا اے احمد بے شک میں ہرگز تجھے تیری اُمت کے معاملے میں رسوا نہ کروں گا وَبَشَّرَنِیْ اَنَّ اَوَّلَ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَعِیَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مَعَ کُلِّ اَلْفٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا لَیْسَ عَلَیْہِمْ حِسَابٌ اور مجھے بشارت دی کہ میرے ستّر ہزار اُمتی سب سے پہلے میرے ساتھ داخل بہشت ہوں گے۔ ان میں ہر ہزار کے ساتھ ستّر ہزار ہوں گے جن سے حساب تک نہ لیا جائے گا۔ آگے حدیث اور طویل وجلیل ہے جس میں اپنے اور اپنی امت مرحومہ کے فضائل جلیلہ ارشاد ہوئے ہیں صلے اللہ تعالٰی علیہ وعلیہم وبارک

وسلم آمین الامام احمد و ابن عساکر عن حذیفۃ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ و بحمد اللہ یہی معنے ہیں اس حدیث کے کہ رب العزۃ
روز قیامت حضرت رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ سے مجمع
اولین و آخرین میں فرمائیگا کلھم یطلبون رضائی و انا اطلب
رضاک یا محمد یہ سب میری رضا چاہتے ہیں۔ اور میں تیری رضا
چاہتا ہوں اے محمد میں نے اپنا ملک عرش سے فرش تک سب تجھ
پر قربان کر دیا صلے اللہ تعالیٰ علیک و علیٰ آلک و بارک وسلم اے مسلمان
اے سنی بھائی اُن مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کی شان ارفع کے
فدائی آفتاب و ماہتاب پر ان کا حکم جاری ہوتا کیا بات ہے آفتاب طلوع
نہیں کرتا جب تک اُن کے نائب ان کے وارث ان کے فرزند اُن کے
دلبند غوث الثقلین غیث الکونین حضور پر نور سیدنا و مولانا امام ابو محمد
شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام عرض نہ کرے
امام اجل سیدی نور الدین ابو الحسن علی شطنوفی قدس سرہ المرؤفی
(جنہیں امام جلیل عارف باللہ سیدی عبد اللہ بن اسعد مکی یافعی شافعی
رحمتہ اللہ تعالیٰ نے مرآۃ الجنان میں الشیخ الامام الفقیہ العالم
المقری الاوحد سے وصف کیا) کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار شریف میں بسند
خود روایت ہیں اخبرنا ابو محمد عبد السلام بن ابی عبد اللہ
محمد بن عبد السلام بن ابراھیم بن عبد السلام البصری
الاصل البغدادی المولد والدار بالقاھرۃ سنۃ احدی

ص ۱۴۳ آفتاب طلوع نہیں کرتا جب تک حضور سیدنا غوث اعظم پر سلام نہ کرلے

وَتِسْعِيْنَ وَسِتِّ مِائَةٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ اِبْنُ سُلَيْمٰنَ الْبَغْدَادِيُّ اَنْ بِحَبَاءِ بَغْدَادَ سَنَةَ ثَلٰثٍ وَّ ثَلٰثِيْنَ وَ سِتِّمِائَةٍ قَالَ اَخْبَرَنَا الشَّيْخَانِ الشَّيْخُ اَبُو الْقَاسِمِ عُمَرُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الْبَزَّارُ وَالشَّيْخُ اَبُو حَفْصٍ عُمَرُ الْكِيْمَاتِيُّ بِبَغْدَادَ سَنَةَ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ وَخَمْسِ مِائَةٍ قَالَا كَانَ شَيْخُنَا الشَّيْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَمْشِيْ فِي الْهَوَاءِ عَلٰى رُءُوْسِ الْاَشْهَادِ فِيْ مَجْلِسِهٖ وَيَقُوْلُ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تُسَلِّمَ عَلَيَّ وَتَجِيْءُ السَّنَةُ اِلَيَّ وَتُسَلِّمُ عَلَيَّ وَتُخْبِرُنِيْ بِمَا يَجْرِيْ فِيْهَا وَيَجِيْءُ الشَّهْرُ وَيُسَلِّمُ عَلَيَّ وَيُخْبِرُنِيْ بِمَا يَجْرِيْ فِيْهِ وَيَجِيْءُ الْاُسْبُوْعُ وَيُسَلِّمُ عَلَيَّ وَيُخْبِرُنِيْ بِمَا يَجْرِيْ فِيْهِ وَيَجِيْءُ الْيَوْمُ وَيُسَلِّمُ عَلَيَّ وَيُخْبِرُنِيْ بِمَا يَجْرِيْ فِيْهِ وَعِزَّةِ رَبِّيْ اِنَّ السُّعَدَاءَ وَالْاَشْقِيَاءَ لَيُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ عَيْنِيْ فِي اللَّوْحِ الْمَحْفُوْظِ اَنَا غَائِصٌ فِيْ بِحَارِ عِلْمِ اللّٰهِ وَمُشَاهَدَتِهٖ اَنَا حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ جَمِيْعِكُمْ اَنَا نَائِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَارِثُهٗ فِي الْاَرْضِ یعنے امام اجل حضرت ابو القاسم عمر بن مسعود بزار و حضرت ابو حفص عمر کیماتی رحمہما اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ہمارے شیخ حضور سیدنا عبد القادر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنی مجلس میں بر ملا زمین سے بلند کرہ ہوا پر مشی فرماتے اور ارشاد کرتے آفتاب طلوع نہیں کرتا یہاں تک کہ مجھ پر سلام کرے نیا سال جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا

اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے نیا مہینہ جب آتا ہے
مجھ پر سلام کرتا اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں ہونے والا ہے نیا ہفتہ
جب آتا ہے مجھ پر سلام کرتا اور مجھے خبر دیتا ہے اور جو کچھ اس میں ہونے
والا ہے نیا دن جو آتا ہے مجھ پر سلام کرتا اور مجھے خبر دیتا ہے جو کچھ اس میں
ہونے والا ہے مجھے اپنے رب کی عزت کی قسم کہ تمام سعید و شقی مجھ پر
پیش کیے جاتے ہیں میری آنکھ لوح محفوظ پر لگی ہے یعنی لوح محفوظ میرے
پیش نظر ہے میں اللہ عزوجل کے علم و مشاہدہ کے دریاؤں میں غوطہ زن
ہوں میں تم سب پر حجت الٰہی ہوں میں رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نائب
اور زمین میں حضور کا وارث ہوں صَدَقْتَ یَا سَیِّدِیْ وَاللّٰہِ فَاِنَّمَا اَنْتَ
تَکَلَّمْتَ عَنْ یَقِیْنٍ لَا شَکَّ فِیْہِ وَلَا وَھْمَ یَعْتَرِیْہِ اِنَّمَا یُنْطِقُ فَتَنْطِقُ
وَتُعْطٰی فَتُفَرِّقُ وَتُؤْمَرُ فَتَفْعَلُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اس
حدیث کے متعلق کلام نے قدرے طول پایا مگر الحمد للہ کہ مقصود رسالہ سے
باہر نہ آیا وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ حدیث ۱۲۷ صحیح مسلم شریف وسنن ابی
داؤد وسنن ابن ماجہ ومعجم کبیر طبرانی میں سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے قَالَ کُنْتُ اَبِیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُہٗ بِوَضُوْئِہٖ وَحَاجَتِہٖ فَقَالَ لِیْ سَلْ
وَلَفْظُ الطَّبَرَانِیِّ فَقَالَ یَوْمًا یَا رَبِیْعَۃُ سَلْنِیْ فَاُعْطِیَکَ رَجَعْنَا
اِلٰی لَفْظِ مُسْلِمٍ، قَالَ فَقُلْتُ اَسْأَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ
فَقَالَ اَوَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَقُلْتُ ھُوَ ذَاکَ قَالَ فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ

بکثرۃ السجود میں حضور پُر نور سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رات کو حاضر رہنا ایک شب حضور کے لیے آبِ وضو وغیرہ ضروریات لایا رحمت عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بحرِ رحمت جوش میں آیا ارشاد فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں میں نے عرض کی میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں اپنی رفاقت عطا فرمائیں فرمایا کچھ اور میں نے عرض کی میری مراد تو صرف یہی ہے ع کہ حیف باشد از دغیر از تمنائے سے

سائل ہوں ترا مانگتا ہوں تجھسے تجھی کو :: معلوم ہے اقرار کی عادت تری مجھ کو

سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرت سجود سے الحمد للہ یہ جلیل و نفیس حدیث صحیح اپنے ہر ہر جملے سے **وہابیت کش** ہے حضور اقدس خلیفۃ اللہ الاعظم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مطلقاً بلا قید و بلا تخصیص ارشاد فرمانا سَلْ مانگ کیا مانگتا ہے جانِ وہابیت پر کیسا پہاڑ ہے جس سے صاف ظاہر کہ حضور ہر قسم کی حاجت روا فرما سکتے ہیں دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں جب تو بلا تقیید ارشاد ہوا مانگ کیا مانگتا ہے یعنی جو جی میں آئے مانگو کہ ہماری سرکار میں سب کچھ ہے ؎ اگر خیریت دنیا و عقبےٰ آرزو داری بدرگاہش بیاؤ ہر چہ میخواہی تمنا کن ۔ شیخ شیوخ علماء الہند عارف باللہ عاشق رسول اللہ برکۃ المصطفٰے فی ہذہ الدیار سیدی شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ القوی شرح مشکوۃ شریف میں اسی حدیث کے نیچے فرماتے ہیں ؒ از اطلاق سوال کرد کہ فرمود سَلْ بخواہ تخصیص

۱۲ معلوم ہوا کہ حضور جنت میں بھی اپنی رفاقت عطا فرمائیں اور دنیا و آخرت کی نعمتیں حضور کے اختیار میں ہیں جسے جو چاہیں عطا فرمائیں

نکرد بمطلوب خاص معلوم میشود کہ کارہمہ بدست ہمت وکرامت اوست

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر چہ خواہد وہر کرا خواہد باذن پروردگار خود دہد۔"

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا ۔ وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

یہ شعر قصیدہ بردہ شریف کا ہے جسمیں سیدی امام ابل محمد بوصیری قدس سرہ حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کرتے ہیں یارسول اللہ دنیا وآخرت دونوں حضور صلعم کے خوانِ جود وکرم سے ایک حصہ ہیں اور لوح وقلم کے تمام علوم جن میں ماکان ومایکون جو کچھ ہوا اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے ذرہ ذرہ بالتفصیل مندرج ہے حضور کے علوم سے ایک پارہ ہیں اور پہلا شعر کہ اگر خیریت دنیا وعقبیٰ الخ حضرت شیخ محقق رحمہ اللہ تعالےٰ کا ہے کہ قصیدۂ نعتیہ حضور پُر نور سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا ہے الحمد للہ یہ عقیدے ہیں ائمۂ دین کے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کی جناب عالم مآب میں برخلاف اُس سرکش طاغی شیطان لعین کے بندۂ داغی کے جو ایمان کی آنکھ پر کفران کی ٹھیکری رکھ کر کہتا ہے "جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" آلا صَلِّ اَرَبِّ مُحَمَّدٍ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ وَاَخْزِ مُنْتَقِصِيْهِ وَاَعِذْنَا مِنْ حَالِهِمْ وَشَرِّهِمْ وَسَلِّمْ اٰمِيْنَ علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں يُؤْخَذُ مِنْ اِطْلَاقِهٖ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَمْرَ بِالسُّؤَالِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مَكَّنَهٗ مِنْ اِعْطَاءِ كُلِّ مَا اَرَادَ مِنْ خَزَائِنِ الْحَقِّ یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم نے مانگنے حکم مطلق دیا اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کو عام قدرت بخشی ہے کہ خدا کے خزانوں سے جو کچھ چاہیں عطا فرما دیں وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ سہ

مالکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں ، دو جہاں کی نعمتیں ہیں انکے خالی ہاتھ میں

پھر اس حدیث میں سب سے بڑھ کر جانِ وہابیت پر کیسی آفت کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ آلہ وسلم کے اس ارشاد پر حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ خود حضور سے جنت کسے مانگتے ہیں کہ اَسْاَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ یارسول اللہ میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں رفاقت والا عطا ہو۔ وہابی صاحبو یہ کیسا کھلا شرکِ وہابیت ہے جسے حضور مالک جنت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ قبول فرما رہے ہیں وَلِلّٰہِ الْحُجَّۃُ السَّاطِعَۃُ

حدیث ۱۲۸، حدیث صحیح وجلیل وعظیم سخت **وہابیت کش** جسے نسائی وترمذی وابن ماجہ وابن خزیمہ وطبرانی وحاکم وبیہقی نے سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور امام ترمذی نے حسن غریب اور ابن ماجہ نے صحیح اور طبرانی وبیہقی نے صحیح اور حاکم نے برشرط بخاری ومسلم صحیح کہا اور امام حافظ الحدیث زکی الدین عبدالعظیم منذری وغیرہ آئمہ نقد وتنقیح نے اس کی تصحیح کو مسلم وبرقرار رکھا جس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے نابینا کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نماز کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ

هٰذِهٖ لِیُقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ الٰہی میں تجھ سے مانگتا اور تیری
طرف توجہ کرتا ہوں تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے
سے جو مہربانی کے نبی ہیں یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ میں حضور کے وسیلے سے
اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں تاکہ میری حاجت
روا ہو، الٰہی انہیں میرا شفیع کر ان کی شفاعت میرے حق میں قبول
فرما۔ یہ حدیث خود ہی بیمار دلوں پر زخم کاری تھی جس میں رسول اللہ
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاجت کے وقت ندا بھی ہے اور حضور اقدس صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے استعانت والتجا بھی مگر حصن حصین شریف کی
بعض روایات نے سر سے پانی تیر کر دیا اس میں لِتَقْضِیَ لِیْ بصیغہ معروف ہے
یعنے یارسول اللہ حضور میری حاجت روا فرماویں مولانا فاضل
علی قاری علیہ الرحمۃ الباری حرز ثمین شرح حصن حصین میں فرماتے ہیں وَ
فِیْ نُسْخَۃٍ بِصِیْغَۃِ الْفَاعِلِ اَیْ لِتَقْضِیَ الْحَاجَۃَ لِیْ وَالْمَعْنٰی
تَکُوْنُ سَبَبًا لِحُصُوْلِ حَاجَتِیْ وَوُصُوْلِ مُرَادِیْ فَالْاِسْنَادُ
مَجَازِیٌّ اب دافع البلا کو شرک ماننے کا مول تول کیجیے ثم اقول سید
عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے زمانہ اقدس میں نابینا کو دعا تعلیم
فرمائی کہ بعد نماز یوں عرض کرو ہمارا نام پاک لیکر ندا کرو ہم سے استمداد
والتجا کرو۔ شرک وہابیت کو قعر جہنم میں پہنچانے کو یہی بس تھا کہ اولاً جو
شرک ہے اس میں تفرقہ زمانہ حیات وبعد وفات یا تفرقہ قرب وبعد یا غیبت
وحضور سب مردود ومقہور جس کا بیان اوپر مذکور۔ ثانیاً حاصل تعلیم یہ نہ تھا

کہ دو رکعت نماز پڑھ کر دعا کا بالائی ٹکڑا تو اللہ عزوجل سے عرض کرنا پھر ہمارے پاس حاضر ہو کر یا محمد سے اخیر تک عرض کرنا اور دعا میں سنت اخفا ہے اور آہستہ کہنے میں وہابیت کی عقل ناقص پر غیبت و حضور یکساں ہے عادی طور پر دونوں ندا بالغیب ہونگی۔ مگر قیامت تو سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوری کردی کہ نہ مانہ خلافت امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہی دعا ایک صاحب حاجتمند کو تعلیم فرمائی اور ندا بعد الوصال سے جانِ وہابیت پر آفتِ عظمےٰ ڈھائی معجم کبیر امام طبرانی میں یہ حدیث یوں ہے کہ ایک شخص امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں اپنی کسی حاجت کے لیے حاضر ہوا کرتے۔ امیر المؤمنین ان کی طرف التفات نہ فرماتے نہ ان کی حاجت پر غور کرتے۔ ایک دن عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے ان سے شکایت کی عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اِیْتِ الْمِیْضَاۃَ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فَیَقْضِیْ حَاجَتِیْ وَتَذْکُرُ حَاجَتَکَ وَرُحْ اِلَیَّ حَتّٰی اَرُوْحَ مَعَکَ وضو کی جگہ جاکر وضو کرو پھر مسجد میں جاکر دو رکعت نماز پڑھو پھر یوں دعا کرو الٰہی میں تجھ سے سوال کرتا اور تیری طرف ہمارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نبی رحمت کے

ف: [illegible] ندا و استعانت میں صحابہ پر صریح شرک کا الزام۔

ذریعے سے متوجہ ہوتا ہوں یارسول اللہ میں حضور کے وسیلہ سے
اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ میری حاجت روا فرمائیے اور اپنی
حاجت کا ذکر کر دو شام کو پھر میرے پاس آنا کہ میں بھی تمھارے ساتھ
چلوں ۔ صاحب حاجت نے جاکر ایسا ہی کیا۔ پھر امیر المؤمنین عثمان غنی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر حاضر ہوئے دربان آیا ہاتھ پکڑ کر امیر
المؤمنین کے حضور لیگیا امیر المومنین نے اپنے ساتھ مسند پر بٹھالیا اور
فرمایا کیسے آئے انھوں نے اپنی حاجت عرض کی امیر المؤمنین نے فوراً روا فرمائی
پھر ارشاد کیا اتنے دنوں میں تم نے اس وقت اپنی حاجت ہم سے کہی اور
فرمایا جب کبھی تمھیں کوئی حاجت پیش آئے ہمارے پاس آنا ۔ اب
یہ صاحب امیر المومنین کے پاس سے نکل کر حضرت عثمان بن حنیف
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے
امیر المومنین نہ میری حاجت میں غور فرماتے تھے نہ میری طرف التفات
لاتے یہاں تک کہ آپ نے میری سفارش ان سے کی عثمان حنیف
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وَاللّٰهِ مَا كَلَّمْتُهٗ وَلٰكِنْ شَهِدْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَتَاهُ رَجُلٌ ضَرِيْرٌ
فَشَكٰى اِلَيْهِ ذَهَابَ بَصَرِهٖ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيْتِ الْمِيْضَاةَ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
اُدْعُ بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ فَقَالَ عُثْمٰنُ بْنُ حُنَيْفٍ فَوَاللّٰهِ مَا تَفَرَّقْنَا
وَطَالَ بِنَا الْحَدِيْثُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْنَا الرَّجُلُ كَاَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ

بہ ضَرَّ قَطُّ خدا کی قسم میں نے تو تمھاری بارے میں امیر المومنین سے کچھ بھی نہ کہا مگر ہے یہ کہ میں نے سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا حضور کی خدمت اقدس میں ایک نابینا حاضر ہوا اور اپنی نابینائی کی شکایت حضور سے عرض کی حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا موضع وضو پر جاکر وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھ پھر یہ دعائیں پڑھ عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ نابینا ہمارے پاس انکھیارے ہو کر آئے گویا کبھی ان کی آنکھوں میں کچھ نقصان نہ تھا - امام طبرانی اس حدیث کی متعدد اسنادیں ذکر کرکے فرماتے ہیں وَالْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ یہ حدیث صحیح ہے - وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ حدیث ۱۲۹ کہ سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اہلِ مدینہ طیبہ سے ارشاد فرمایا اِصْبِرُوْا وَاَبْشِرُوْا فَاِنِّیْ قَدْ بَارَکْتُ عَلٰی صَاعِکُمْ وَمُدِّکُمْ صبر کرو اور شاد ہو کہ بیشک میں نے تمھارے رزق کے پیمانوں پر برکت کر دی ہے فِیْ مُسْنَدِہٖ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ - اس حدیث نے بتایا کہ اہلِ مدینہ کے رزق میں برکت رکھنے کو حضور[۱۸۱] نے اپنی طرف نسبت فرمایا - احادیث تحریم حرم مدینہ طیبہ بحکم احکم حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم - حدیث ۱۳۰ صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کی اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا الٰہی[۱۸۲] بے شک

۱۸۲ یا پانچ حدیثیں کہ مکہ معظمہ کو ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے حرم کر دیا ۔

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے مکہ معظمہ کو حرم کردیا اور میں دونوں
سنگستان مدینہ طیبہ کے درمیان جو کچھ ہے اسے حرم بناتا ہوں ھما و
احمد والطحاوی فی شرح معانی الاٰثار عن انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ۔ **حدیث ۱۳۱** - نیز صحیحین میں ہے رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں انّ ابراھیم حرّم مکّۃ ودعا لاھلہا
وانی حرمت المدینۃ کما حرّم ابراھیم مکّۃ وانّی
دعوت فی صاعھا ومدّھا بمثلی ما دعا بہ ابراھیم لاھل
مکّۃ۔ بیشک ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے مکہ معظمہ کو حرم بنا دیا
اور اس کے ساکنوں کے لیے دعا فرمائی اور بے شک میں نے مدینہ
طیبہ کو حرم کردیا جس طرح انہوں نے مکے کو حرم کیا اور میں نے اُسکے
پیمانوں میں ان سے دونی برکت کی دعا کی جو دعا انہوں نے اہل مکہ کے لیے
کی تھی ھم جمیعا عن عبد اللہ ابن زید بن عاصم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ۔ **حدیث ۱۳۲**۔ نیز صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے ہے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عرض کی الٰہی
بیشک ابراہیم تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور تو نے ان کی زبان پر
مکہ معظمہ کو حرم کیا اللّٰھم وانا عبدک ونبیک وانّی احرّم ما
بین لابتیھا الٰہی اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں ۔ میں مدینہ
طیبہ کی دونوں حدوں کے اندر ساری زمین کو حرم بناتا ہوں ۔ امام
طحاوی نے اس کے قریب روایت کی اور یہ زائد کیا ونھی النبی

۱ھ عزاہ الشیخ فی منتخب کنز العمال لاحمد ومسلم ولفظ مسلم اللّٰھم ان ابراھیم عبدک وخلیلک ونبیک وانی عبدک ونبیک وانہ دعاک لمکۃ وانی ادعوک

۲ المدینۃ ۔ بمثل ما دعاک لمکۃ ومثلہ معہ ۱ھ ۱۲ منہ قدس سرہ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّعْضَنَ شَجَرُھَا اَوْ یُخْبَطَ اَوْ یُؤْخَذَ طَیْرُھَا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ اس کا پیڑ کاٹیں یا پتے جھاڑیں یا اس کے پرندوں کو پکڑیں **حدیث ۱۳۳** صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ یُّقْطَعَ عِضَاھُھَا اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُھَا۔ بیشک میں حرم بناتا ہوں دو سنگلاخ مدینہ کے درمیان کو کہ اُسکی ببولیں نہ کاٹی جائیں اور اس کا شکار نہ مارا جائے ھُوَ وَاَحْمَدُ وَالطَّحَاوِیُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۱۳۴** نیز صحیح مسلم میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا بے شک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرم کردیا اور میں مدینہ کے دونوں سنگلاخ کے درمیان کو حرم کرتا ہوں ھُوَ وَالطَّحَاوِیُّ عَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۱۳۵** نیز مسلم میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ فَجَعَلَھَا حَرَمًا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ حَرَامًا مَا بَیْنَ مَازِمَیْھَا اَنْ لَّا یُھْرَاقَ فِیْھَا دَمٌ وَّلَا یُحْمَلَ سِلَاحٌ لِّقِتَالٍ وَّلَا یُخْبَطَ فِیْھَا شَجَرَۃٌ اِلَّا لِعَلْفٍ۔ الٰہی بے شک ابراہیم نے مکہ معظمہ کو حرام کرکے حرم بنادیا اور بیشک میں نے مدینہ کے دونوں کناروں میں جو کچھ ہے اُسے حرم بناکر حرام کردیا کہ اسمیں کوئی خون

نہ گرایا جائے نہ لڑائی کے لیے ہتھیار باندھیں نہ کسی پیڑ کے پتے جھاڑیں
مگر جانور کو چارہ دینے کے لیے **حدیث ۱۳۶** نیز صحیح مسلم میں ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم عرض کرتے ہیں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ قَدْ
حَرَّمْتُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا کَمَا حَرَّمْتَ عَلٰی لِسَانِ اِبْرَاھِیْمَ اَلْحَرَمَ
الٰہی بے شک میں نے تمام مدینہ کو حرم کر دیا جس طرح تو نے
زبانِ ابراہیم پر حرم محترم بنایا ھُوَ وَاَحْمَدُ وَالرُّوْیَانِیُّ عَنْ
اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۱۳۷** نیز صحیح مسلم
میں ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں اِنَّ
اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ بَیْتَ اللّٰہِ وَاٰمَنَہٗ وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ
مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا لَا یُقْطَعُ عِضَاھُھَا وَلَا یُصَادُ صَیْدُھَا
بیشک[۱] ابراہیم نے بیت اللہ کو حرم بنا دیا اور امن والا کر دیا اور میں
نے مدینۂ طیبہ کو حرم کیا کہ اس کے خاردار درخت بھی نہ کاٹے جائیں اور
اس کے وحشی جانور شکار نہ کیے جائیں ھُوَ وَالطَّحَاوِیُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا **حدیث ۱۳۸** صحیحین میں ہے ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ وَجَعَلَ اثْنَیْ عَشَرَ مِیْلًا حَوْلَ الْمَدِیْنَۃِ
حِمًی تمام مدینہ طیبہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے حرم کر دیا
اور اس کے آس پاس بارہ بارہ میل تک سبزہ و درخت کو لوگوں کے تصرف
سے اپنی حمایت میں لے لیا ھُمَا وَاَحْمَدُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ فِیْ مُصَنَّفِہٖ

---

۲ فہم اللفظ المذکور للامام ابی جعفر ۱۲ منہ ۳ الثالثۃ فی المنتقی والرابع فی المنتخب ۱۲ منہ قدس سرہٗ
ف ۱۸۴ مکہ معظمہ کو ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام نے امن والا کر دیا۔

۱ کذا فی منتخب کنز العمال ۲ منہ باللفظ المسوق عزاہ مسلم وتمام الحفاظ فی الجامع والذی رأیت لہ بلفظ ان ابراہیم حرم مکۃ وانی حرمت المدینۃ الحدیث ۱۲ منہ

ابن جریر کی روایت یوں ہے فرمایا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَجَرَھَا اَنْ یُّعْضَدَ اَوْ یُخْبَطَ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے پیڑ کاٹنا یا ان کے پتے جھاڑنا حرام فرمادیا رَوَاہُ عَنْ خُبَیْبِ بْنِ الْھُذَلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حدیث ۱۳۹ صحیح مسلم شریف میں ہے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تمام مدینہ طیبہ کو حرم بنا دیا ھُوَ وَالطَّحَاوِیُّ فِیْ مَعَانِی الْاٰثَارِ **حدیث ۱۴۰** انبنہ صحیح مسلم و معانی الآثار میں عاصم احول سے ہے قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ قَالَ نَعَمْ اَلْحَدِیْثَ زَادَ اَبُوْ جَعْفَرٍ فِیْ رِوَایَۃٍ لَا یُعْضَدُ شَجَرُھَا وَلِمُسْلِمٍ فِیْ اُخْرٰی نَعَمْ ھِیَ حَرَامٌ لَا یُخْتَلٰی خَلَاھَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ یعنی میں نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا مدینہ کو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حرم بنادیا۔ فرمایا ہاں۔ اس کا پیڑ نہ کاٹا جائے اس کی گھاس نہ چھیلی جائے جو ایسا کرے اس پر لعنت ہے اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی والعیاذ باللہ تعالیٰ **حدیث ۱۴۱** سنن ابوداؤد میں ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ ھٰذَا الْحَرَمَ بیشک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس حرم محترم کو حرم بنادیا **حدیث ۲ھم** اشرجبیل کہتے ہیں ہم مدینہ طیبہ میں کچھ جال لگا رہے تھے زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے جال پھینک دیئے اور فرمایا اَلَمْ تَعْلَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ صَیْدَھَا تمھیں خبر نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ کا شکار حرام کردیا ہے۔ اَلْاِمَامُ اَبُوْ جَعْفَرَ ابوبکر بن ابی شیبہ نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یوں روایت کی اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا بیشک نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مدینے کے دونوں سنگلاخ کے مابین کو حرم کردیا **حدیث ۳ھم** ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ یُّعْضَدَ شَجَرُھَا اَوْ یُخْبَطَ بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تمام مدینے کو حرم بنادیا ہے کہ اسکے پیڑ نہ کاٹیں نہ پتے جھاڑیں **حدیث ۴ھم** ابراہیم بن عوف فرماتے ہیں میں نے ایک چڑیا پکڑی تھی اُسے لیے ہوئے باہر گیا میرے والد ماجد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شدت سے میرا کان ملکر چڑیا کو چھوڑ دیا اور فرمایا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَیْدَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے مدینے کا شکار حرام فرمادیا ہے

حدیث ۱۴۵ صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْبَقِیْعَ وَقَالَ لَا حِمٰی اِلَّا لِلّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ بے شک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بقیع کو حرم بنادیا اور فرمایا۔ چراگاہ کو کوئی اپنی حمایت میں نہیں لے سکتا سوا اللہ ورسول کے جل جلالہ وصلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم رَوَی الثَّلٰثَۃُ الْاِمَامُ الطَّحَاوِیُّ یہ سولہ حدیثیں ہیں۔ پہلی آٹھ میں خود حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم نے مدینہ طیبہ کو حرم کردیا۔ اور پچھلی آٹھ میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم نے کہا کہ حضور کے حرم کر دینے سے مدینہ طیبہ حرم ہوگیا حالانکہ یہ صفت خاص اللہ عزوجل کی ہے۔ پہلی آٹھ سے پانچ میں اپنے پدرکریم سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی طرف بھی یہی نسبت ارشاد ہوئی کہ مکہ معظمہ کی حرم محترم انہوں نے حرم کردی انہوں نے امن والی بنادی حالانکہ خود ارشاد فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اِنَّ مَکَّۃَ حَرَّمَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَمْ یُحَرِّمْھَا النَّاسُ بیشک مکہ معظمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرم کیا ہے۔ کسی آدمی نے نہیں کیا اَلْبُخَارِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحِ نِ الْعَدَوِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ اسنادیں خاص ہمارے رسالے کی مقصود ہیں مگر یہاں جانِ وہابیت پر ایک آفت اور سخت وشدید تر ہے مدینہ طیبہ کے جنگل کا حرم ہونا نہ فقط انہیں سولہ بلکہ انکے سوا اور بہت احادیث کثیرہ میں وارد ہے مثلاً **حدیث** صحیحین انس

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں
اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ مِنْ کَذَا اِلٰی کَذَا لَا یُقْطَعُ شَجَرُھَا مدینہ یہاں
سے یہاں تک حرم ہے اس کا پیڑ نہ کاٹا جائے۔ ھُمَا وَ اَحْمَدُ وَ
الطَّحَاوِیُّ وَ اللَّفْظُ لِلْجَامِعِ الصَّحِیْحِ **حدیث** صحیحین ابو
ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ
علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ الحدیث مدینہ حرم
ہے۔ ھُمَا وَ الطَّحَاوِیُّ وَ ابْنُ جَرِیْرٍ وَ اللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ **حدیث**[۱۹]
صحیحین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے رسول اللہ صلے اللہ
تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَمٌ مَابَیْنَ عَائِرٍ
اِلٰی کَذَا وَ لِمُسْلِمٍ وَ الطَّحَاوِیِّ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ الحدیث وَ
زَادَ اَحْمَدُ وَ اَبُوْدَاؤُدَ فِیْ رِوَایَۃٍ لَا یُخْتَلٰی خَلَاھَا وَ لَا یُنَفَّرُ
صَیْدُھَا مدینہ کوہ عیر سے جبل ثور تک حرم ہے اسکی گھاس نہ کاٹی
جائے اور اس کا شکار نہ بھڑکایا جائے **حدیث**[۲۰] صحیح مسلم سہل بن حنیف
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے
دست مبارک سے مدینہ طیبہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا اِنَّھَا حَرَمٌ
اٰمِنٌ بیشک یہ امن والی حرم ہے ھُوَ وَ اَحْمَدُ وَ الطَّحَاوِیُّ وَ اَبُوْعَوَانَۃَ
حدیث[۲۱] امام احمد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں لِکُلِّ نَبِیٍّ حَرَمٌ
وَ حَرَمِی الْمَدِیْنَۃُ ہر نبی کے لیے ایک حرم ہوتی ہے اور میری

حرم مدینہ ہے حدیث ۲۲ عبدالرزاق حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ کُلَّ دَافِئَۃٍ اَقْبَلَتْ عَلَی الْمَدِیْنَۃِ مِنَ الْعِضَاہِ الْحَدِیْث بیشک نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہرگروہ مردم کو کہ حاضر مدینہ طیبہ ہو اس کے خار دار درختوں سے ممنوع فرما دیا حدیث امام طحاوی بطریق مَالِکٍ عَنْ یُوْنُسَ بْنِ یُوْسُفَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ کہ لڑکوں نے ایک روباہ کو گھیر کر ایک گوشے میں کر دیا تھا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لڑکوں کو دور کر دیا۔ امام مالک فرماتے ہیں اور مجھے اپنے یقین سے یہی یاد ہے کہ فرمایا اَفِیْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصْنَعُ ھٰذَا کیا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حرم میں ایسا کیا جاتا ہے حدیث ۲۳ مسند الفردوس عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یَبْعَثُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ھٰذِہِ الْبَقِیْعَۃِ وَمِنْ ھٰذَا الْحَرَمِ سَبْعِیْنَ اَلْفًا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ یَشْفَعُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ فِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا وُجُوْھُھُمْ کَالْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ اللہ تعالےٰ روز قیامت اس بقیع اور اس حرم سے ستر ہزار شخص ایسے اٹھائیگا کہ بےحساب جنت میں جائینگے اور ان میں ہر ایک ستر ہزار کی شفاعت کرے گا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے اور اگر وہ حدیثیں گنی جائیں جنمیں مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ کو حرمین بنایا

تو عدد کثیر ہیں بالجملہ حدیثیں اس باب میں حد تواتر پر ہیں تو بالیقین[۱۸۵] ثابت کہ مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ طیبہ کے جنگل کا جاکید تام واہتمام تمام وہی ادب مقرر فرمایا جو مکہ معظمہ کے جنگل کا ہے باایں ہمہ تالفہ وہابیہ کا امام بد فرجام بکمال دریدہ وہنی صاف صاف لکھ گیا "گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بتائے ہیں پھر جو کوئی کسی پیر پیغمبر یا بھوت وپری کے مکانوں کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب کرے سواُس پر شرک ثابت ہے"۔ کیوں ہم نہ کہتے تھے کہ یہ ناپاک مذہب ملعون مشرب اسی لیے نکلا ہے کہ اللہ ورسول تک شرک کا حکم پہنچائے پھر اور کسی کی کیا گنتی۔ تف ہزار تف بر روئے بد دینی۔ اب دیکھنا ہے کہ اس امام بے لگام کے مقلد کہ بڑے موحد بنے پھرتے ہیں اپنے امام کا ساتھ دیتے ہیں۔ یا محمد رسول اللہ پڑھنے کی کچھ لاج کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی بے شمار درودیں محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور ان کے ادب دان غلاموں پر تحیۃ طیبہ[۱۸۶]۔ مسلمانو صرف یہی نہ سمجھنا کہ اس گمراہ امام الطائفہ کے نزدیک حرم محترم حضور پر نور مالک الامم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ادب ہی شرک ہے نہیں نہیں بلکہ اسکے مذہب میں جو شخص حضور اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سراپا طہارت کیلیے مدینہ طیبہ کو چلے اگرچہ چار پانچ ہی کوس کے فاصلے سے دکہ کہیں وہابیت کے شرک شد الرحال کا ماتھا نہ ٹھنکے) اُسپر راستے میں بے ادبیاں

ف۱۸۵ افسوس کہ ہمی گرمی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم [illegible] امام الطائفہ [illegible] شرک [illegible]

ف۱۸۶ [illegible] مدینہ طیبہ کے راستے میں نامعقول باتیں کرنا وہابیہ کا جزو ایمان ہے جو نہ کرے انکے نزدیک مشرک ہو جائے

بیہودگیاں کرتے چلنا فرض عین وجزو ایمان ہے یہاں تک کہ اگر اپنے
مالک و آقا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظمت وجلال کے خیال سے
باادب مہذب بنکر چلیگا اس کے نزدیک مشرک ہو جائیگا ۔ اسی کتاب
ضلالت مآب کے اسی مقام میں " رستے میں نامعقول باتیں کرنے سے
بچنا بھی انہیں امور میں گنا دیا جنہیں خدا پر افترا کرکے کہتا ہے یہ " سب
کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے اپنے بندوں کو بتائے ہیں جو کوئی کسی
پیر و پیغمبر کے لیے کرے اس پر شرک ثابت ہے" سبحان اللہ نامعقول
باتیں کرنا بھی جزو ایمان وتوحید ہے بلکہ سچ پوچھو تو ان کا تمام ایمان اسی قدر
ہے وہ تو خیر یہ ہو گئی کہ مجتہد الطائفہ کو یہ عبارت لکھتے وقت آیہ کریمہ
فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ پوری یاد نہ آئی ورنہ راہ
مدینہ طیبہ میں فسق و فجور کرتے چلنا بھی فرض کہدیتا وہ بھی ایسا کہ جو وہاں
فسق سے باز آئے مشرک ہو جائے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
لطیفہ حقہ حضرات نجدیہ خدارا انصاف کیا افعال عبادت سے بچنا
انبیاء و اولیاء ہی کے معاملے سے خاص ہے آپس میں ایک دوسرے
کے ساتھ شرک کے کام جائز نہیں نہیں جو شرک ہے ہر غیر خدا کیساتھ
شرک ہے تو آپ حضرات جب اپنے کسی نذیر و بشیر یا پیر فقیر یا مرید
رشید یا دوست عزیز کے یہاں جایا کیجیے تو راستے میں لڑتے جھگڑتے
ایک دوسرے کا سر پھوڑتے یا تھارگڑتے چلا کیجیے ورنہ دیکھو کھلم کھلا
مشرک ہو جاؤ گے ہر گز مغفرت کی بو نہ پاؤ گے کہ تم نے غیر حج کی راہ

میں ان باتوں سے بچکر وہ کام کیا جو اللہ نے اپنی عبادت کے لیے اپنے
بندوں کو بتایا تھا - اور اس جوتی بیزار میں یہ نفع کیسا ہے کہ ایک کام میں
تین مزے جلال ہونا تو خود ظاہر اور جب بلا وجہ ہے تو فسوق بھی حاضر
اور رفث کے معنے ہر نا معقول بات کے ٹھہرے تو وہ بھی حاصل ایک
ہی بات میں ایمان نجدیت کے تینوں رکن کامل ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم الحمد للہ خامۂ برق بار رضا خرمن سوزی نجدیت
میں سب سے نرالا رنگ رکھتا ہے وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔

تذییل و تکمیل - اقول و باللہ التوفیق احکام الٰہیہ دو قسم ہیں
تکوینیہ مثل احیا و اماتت و قضائے حاجت و دفع مصیبت و عطائے
دولت و رزق و نعمت و فتح و شکست وغیرہا عالم کے بند و بست
دوسرے تشریعیہ کہ کسی فعل کو فرض یا حرام یا واجب یا مکروہ یا مستحب یا
مباح کر دینا مسلمانوں کے سچے دین میں ان دونوں حکموں کی ایک ہی حالت
ہے کہ غیر خدا کی طرف بروجہ ذاتی احکام تشریعی کی اسناد بھی شرک
قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَمْ لَھُمْ شُرَکٰٓؤُا شَرَعُوْا لَھُمْ مِّنَ الدِّیْنِ مَا لَمْ
یَاْذَنْ بِہِ اللّٰہُ کیا ان کے لیے خدا کی الوہیت میں کچھ شریک ہیں
جنہوں نے اُن کے واسطے دین میں وہ راہیں نکال دی ہیں - جن کا
خدا نے حکم نہ دیا - اور بروجہ عطائی امور تکوین کی اسناد بھی شرک
نہیں - قال اللہ تعالیٰ وَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۔ قسم ان مقبول بندوں
کی جو کاروبار عالم کی تدبیر کرتے ہیں - مقدمۂ رسالہ میں شاہ عبدالعزیز

صاحب کی شہادت سُن چکے کہ حضرت امیر و ذریۂ طاہرہ او را تمام امت
بر مثال پیران و مرشدان مے پرستند و امور تکوینیہ را بایشان وابستہ
میدانند؛ مگر کچھے وہابی ان دو قسموں میں فرق کرتے ہیں اگر کہیئے
رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات فرض کی یا فلاں
کام حرام کر دیا۔ تو شرک کا سودا نہیں اچھلتا اور اگر کہیئے رسول اللہ
صلے اللہ تعالے نے نعمت دی یا غنی کر دیا تو شرک سوجھتا
ہے یہ آں کا رنہ ا تحکم ہی نہیں خود اپنے مذہب نامہذب میں
کچاپن ہے۔ جب ذاتی و عطائی کا تفرقہ اٹھا دیا۔ پھر احکام
میں فرق کیسا سب یکساں شرک ہونا لازم آخران کا امام مطلق و عام کہہ گیا
کہ "کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے اور نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں" نیز
کہا کسی کام کو روا یا نارو اکر دینا اللہ ہی کی شان ہے "صاف نہ کہا کسی کی
راہ و رسم کو ماننا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سے
ہے کہ خاص اللہ نے اپنی تعظیم کیواسطے ٹھہرائی ہیں تو جو کوئی یہ معاملہ
کسی مخلوق سے کرے تو اسپر بھی شرک ثابت ہوتا ہے" اور آگے اسکا قول
"سو اللہ کے حکم پہنچنے کی راہ بندوں تک رسول ہی کا خبر دینا ہے" اس میں
وہ رسول کو حاکم نہیں مانتا صرف مخبر و پیام رساں مانتا ہے اور اس سے پہلے
حصر کیساتھ تصریح کر چکا ہے کہ "پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے کہ برے کام پر ڈرا دیوکر
اور بھلے کام پر خوشخبری سُنا دیوے"۔ نیز کہا کہ "انبیا و اولیا، کو جو اللہ نے
سب لوگوں سے بڑا بنایا سو ان میں بڑائی یہی ہوئی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور

ص ۱۷۶ (۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف مخبر و پیام رساں مانتا ہے

برے بھلے کاموں سے واقف ہیں سو لوگوں کو سکھلاتے ہیں۔ صرف بتانے جاننے پہنچانے پر یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ حکم اُنکے ہیں فرائض کو انہوں نے فرض کیا محرمات کو انہوں نے حرام کر دیا۔ آخر ہمیں جو احکام معلوم ہوئے اپنے بزرگوں سے آئے اُنہیں ان کے اگلوں نے بتائے یوہیں طبقہ بطبقہ تبع کو تابعین، تابعین کو صحابہ، صحابہ کو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے تو کیا کوئی یوں کہے گا کہ نماز میرے باپ نے فرض کی ہے یا زنا کو میرے استاد نے حرام کر دیا نبی کی نسبت اگر یوں کہے گا تو وہی ذاتی وعطائی کا فرق مان کر اور وہ کسی کی راہ ماننے اور اس کا حکم سند جاننے کو ان کے افعال سے گن چکا جو اللہ تعالیٰ نے اپنی تعظیم کے لیے خاص کیے ہیں اور انہیں غیر کے لیے کرنے کا نام اشراک فی العبادۃ رکھا اور اس قسم میں بھی مثل دیگر اقسام تصریح کی کہ پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے کہ اُن کی اس طرح کی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہے" تو ذاتی وعطائی کا تفرقہ دین نجدیت میں قیامت کا تفرقہ ڈالدیگا وہ صاف کہہ چکا "نہیں حکم کسی کا سوائے اللہ کے اس نے تو یہی حکم کیا ہے کہ کسی کو اسکے سوائے مت مانو" جب رسول کو ماننے ہی کی نہ ٹھہری تو رسول کو حاکم ماننا اور فرائض ومحرمات کو رسول کے فرض وحرام کر دینے سے جاننا کیونکر شرک نہ ہوگا غرض وہ اپنی دھن کا پکا ہے لہٰذا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے کس قدر تاکید شدید سے مدینہ طیبہ کے گرد وپیش کے جنگل کا ادب فرض کیا

اور اس میں شکار وغیرہ منع فرما دیا۔ مگر یہ جو ارشاد ہوا کہ مدینے کو میں حرم کرتا ہوں اس چوٹی کے موحد نے کہہ جا بجا کہتا ہے خدا کے سوا کسی کو نہ مانو صاف صاف حکم شرک جڑ دیا اور اور اللہ واحد قہار کے غضب کا کچھ خیال نہ کیا وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ تو مناسب ہوا کہ بعض احادیث وہ بھی ذکر کی جائیں جن میں احکام تشریعیہ کی اسناد صریح ہے۔ اور اب اس قسم کی خاص دو آیتوں کا ذکر بھی محمود اگرچہ آیات گزشتہ سے بھی دو آیتوں میں یہ مطلب موجود اور ان کے ذکر سے جب عدد آیات انصاف عقود سے متجاوز ہوگا تو تکمیل عقد کے لیے تین آیتوں کا اور بھی اضافہ ہو کہ پچاس کا عدد پورا ہو جس طرح احادیث میں بعونہ تعالیٰ پانچ خمسین یعنے ڈھائی سو کا عدد کامل ہوگا۔ ورنہ استیعاب آیات ہیں منظور نہ احادیث میں مقصود۔ وَاللّٰہُ الْھَادِیْ اِلٰی مَنَائِرِ النُّوْرِ ہم پہلے وہ تین آیتیں تلاوت کریں۔ کہ پھر احکام

۱؎ مثلاً یہی کہ احکام تشریعیہ کی آیات بکثرت ہیں جن سے دو ہی یہاں مذکور یوں ہیں۔ اس مضمون میں کہ خلائق کو موت فرشتے دیتے ہیں صرف دو آیتیں اوپر گذریں قرآن عظیم میں پانچ آیتیں اس مضمون کی اور ہیں ہم اُن پانچ کو یہاں ذکر کردیں کہ اول پانچ آیتیں کتب سابقہ سے مذکور ہوئی ہیں ان کے سبب پچاس پوری صرف قرآن عظیم سے ہوجائیں۔ **آیت ۱**۔ اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بیشک وہ لوگ جنہیں موت دی فرشتوں نے **آیت ۲** جَآءَتْھُمْ رُسُلُنَا یَتَوَفَّوْنَھُمْ باقی بر صفحہ ۱۴۷

تشریعیہ کا بیان آیات و احادیث سے مسلسل رہے و باللہ التوفیق
آیت ۷۶ ۔ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ کوئی جان نہیں جس پر ایک
نگہبان متعین نہ ہو یعنے ملائکہ ہر شخص کے حافظ و نگہبان رہتے ہیں آیت
۷۷ ۔ الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ
اِلَى النُّوْرِ ۙ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ یہ کتاب
ہم نے تمھاری طرف اتاری تاکہ تم اے نبی لوگوں کو اندھیریوں
سے نکال لو روشنی کی طرف ان کے رب کی پروانگی سے غالب
سراہے گئے کی راہ کی طرف آیت ۷۸ ۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى

بقیہ صفحہ ۱۴۶ ۔ ہمارے رسول ان کے پاس آگے انہیں موت دینے کو۔
آیت ۳ وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمَلٰٓئِكَةُ کاش تم دیکھو جب
کافروں کو موت دیتے ہیں فرشتے آیت ۴ اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَالسُّوْٓءَ
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ بے شک آج
کے دن رسوائی اور مصیبت کافروں پر ہے جنہیں موت فرشتے دیتے ہیں
اس حال میں کہ وہ اپنی جانوں پر ستم ڈھائے ہوئے ہیں آیت ۵
كَذٰلِكَ يَجْزِى اللّٰهُ الْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ
طَيِّبِيْنَ ایسا ہی بدلہ دیتا ہے اللہ پرہیزگاروں کو جنہیں
موت فرشتے دیتے ہیں پاکیزہ حالت میں جعلنا اللہ
منہم بفضلہ وحسنہ بہم آمین ۱۲ منہ

بِاٰیٰتِنَآ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ اور بیشک بالیقین
ہم نے موسٰے کو اپنی نشانیوں کے ساتھ بھیجا کہ اے موسٰی تو نکال لے اپنی
قوم کو اندھیریوں سے روشنی کی طرف[ف ۱۹۰] اقول اندھیریاں کفر و ضلالا تیں ہیں
اور روشنی ایمان وہدایات جیسے غالب سراہے گئے کی راہ فرمایا۔ اور
ایمان وکفر میں واسطہ نہیں ایک سے نکالنا قطعًا دوسرے میں داخل
کرنا ہے۔ تو آیات کریمہ صاف ارشاد فرما رہی ہیں کہ بنی اسرائیل کو
موسٰے علیہ الصلاۃ والسلام نے کفر سے نکالا اور ایمان کی روشنی دے دی
اس امت کو مصطفٰے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کفر سے چھڑاتے، ایمان
عطا فرماتے ہیں اگر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا یہ کام نہ ہوتا انھیں
اسکی طاقت نہ ہوتی تو رب عزوجل کا اُنھیں یہ حکم فرمانا کہ کفر سے نکال لو
معاذ اللہ تکلیف مالا یطاق تھا الحمد للہ قرآن عظیم نے کیسی تکذیب[ف ۱۹۱] فرمائی
امام الوہابیہ کے اس حصر کی کہ پیغمبر خدا نے بیان کر دیا کہ مجھ کو نہ کچھ قدرت
ہے نہ کچھ غیب دانی میری قدرت کا حال تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے
نفع نقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کا تو کیا کر سکوں غرض کہ کچھ قدرت
مجھ میں نہیں فقط پیغمبری کا مجھ کو دعوٰے ہے اور پیغمبر کا اتنا ہی کام ہے
کہ برے کام پر ڈرا دیوے اور بھلے کام پر خوشخبری سنا دیوے دل میں
یقین ڈال دینا میرا کام نہیں انبیاء میں اس بات کی کچھ بڑائی نہیں
کبھی کہ اللہ نے عالم میں تصرف کی کچھ قدرت دی ہو کہ مرادیں پوری کر دیویں
یا فتح وشکست دے دیویں یا غنی کر دیویں یا کسی کے دل میں ایمان ڈال

ف ۱۹۰ ایمان نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عطا کرتے ہیں ف ۱۹۱ امام الوہابیہ کی دیدہ دہنی

دلویں۔ ان باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار
اھ ملخصًا مسلمانو اس گمراہ کے ان الفاظ کو دیکھو اور ان آیتوں حدیثوں
سے کہ اب تک گزریں ملاؤ دیکھو بر کس قدر شدت سے خدا اور رسول کو جھٹلا
رہا ہے خیر اسے اسکی عاقبت کے حوالے کیجئے۔ شکر اس اکرم الاکرمین کا بجا
لائیے جسنے ہمیں ایسے کریم اکرم ودائم الکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے
ہاتھ سے ایمان دلوایا ان کے کرم سے امید واثق ہے کہ بعونہٖ تعالیٰ محفوظ
بھی رہے سہ تو نے اسلام دیا تو نے جماعت میں لیا ٭ تو کریم اب کوئی
پھرتا ہے عطیہ تیرا ٭ ہاں یہ ضرور ہے کہ عطائے ذاتی خاصہ خدا ہے۔
اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وغیرہا میں اسی کا تذکرہ ہے یہ کچھ ایمان
کے ساتھ خاص نہیں پیسہ کوڑی بھی بے عطائے خدا کوئی بھی اپنی ذات
سے نہیں دے سکتا ع تا خدا ندہد سلیماں کے دہد۔ یہی فرق ہے جسے گم کر کے
تم ہر جگہ بہکے اور اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ
میں داخل ہوئے نَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ وَتَمَامَ الْعَافِيَةِ وَدَوَامَ الْعَافِيَةِ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ **آیت ۴۹** قَاتِلُوا الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
وَلَا یُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ لڑو ان سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ
اور نہ پچھلے دن پر اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جسے حرام کر دیا ہے اللہ اور
اسکے رسول محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے **آیت ۵۰** مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ
وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ
اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا نہیں

پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ کسی مسلمان عورت کو جب حکم کر دیں اللہ و رسول کسی بات کا کہ انہیں کچھ اختیار رہے اپنی جانوں کا اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا تو وہ صریح گمراہی میں بہکا یہاں سے ائمہ مفسّرین فرماتے ہیں حضور سیّد المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم نے قبل طلوع آفتابِ اسلام زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مول لیکر آزاد فرمایا اور متبنّٰی بنایا تھا حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ حضور سید عالم صلّے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کی پھوپھی امیمہ بنت عبد المطلب کی بیٹی تھیں سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہیں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نکاح کا پیام دیا اول تو راضی ہوئیں اس گمان سے کہ حضور اپنے لیے خواستگاری فرماتے ہیں جب معلوم ہوا کہ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے طلب ہے انکار کیا اور عرض کر بھیجا کہ یا رسول اللہ میں حضور کی پھوپھی کی بیٹی ہوں ایسے شخص کے ساتھ اپنا نکاح پسند نہیں کرتی اور ان کے بھائی عبد اللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی بنا پر انکار کیا اس پر یہ آیۂ کریمہ اُتری اسے سن کر دونوں بہن بھائی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تائب ہوئے اور نکاح ہو گیا۔ ظاہر[۱۹۲] ہے کہ کسی عورت پر اللہ عزوجل کیطرف سے فرض نہیں کہ فلاں سے نکاح پر خواہی نخواہی راضی ہو جائے خصوصًا جب کہ وہ اس کا کفو نہ ہو خصوصًا جبکہ عورت کی شرافتِ خاندان کواکب ثریا سے بھی بلند و بالاتر ہو بایں ہمہ اپنے حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کا دیا ہوا پیام نہ ماننے پر رب العزجل جلالہٗ نے بعینہٖ وہی الفاظ ارشاد فرمائے جو کسی فرض ربانی کے ترک پر فرمائے جاتے

ف۱۹۲ [illegible]

اور رسول کے نام پاک کے ساتھ اپنا نام اقدس بھی شامل فرمایا یعنی رسول جو بات تمھیں فرمائیں وہ اگرچہ ہمارا فرض نہ تھی تو آب ان کے فرمانے سے فرض قطعی ہو گئی مسلمانوں کو اس کے نہ ماننے کا اصلا اختیار نہ رہا جو نہ مانے گا صریح گمراہ ہو جائیگا - دیکھو رسول کے حکم دینے سے کام فرض ہو جاتا ہے اگرچہ فی نفسہٖ خدا کا فرض نہ تھا ایک مباح وجائز امر تھا ولہذا ائمہ دین خدا و رسول کے فرض میں فرق فرماتے ہیں کہ خدا کا کیا ہوا فرض اس فرض سے اقوی ہے - جسے[ف۹۳] رسول نے فرض کیا ہے اور ائمہ محققین[ف۹۴] تصریح فرماتے ہیں کہ احکام شریعت حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ آلہٖ وسلم کو سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کردیں جو چاہیں ناجائز فرمادیں - جس چیز یا جس شخص کو جس حکم سے چاہیں مستثنےٰ کردیں امام عارف باللہ سید عبد الوہاب شعرانی قدس سرہٗ الربانی میزان الشریعتہ الکبرےٰ باب الوضوء میں حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کَانَ الْاِمَامُ اَبُوْحَنِیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مِنْ اَکْثَرِ الْاَئِمَّۃِ اَدَبًا مَّعَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلِذَالِکَ لَمْ یَجْعَلِ النِّیَّۃَ فَرْضًا وَّمِثْلُہُ الْوِتْرَ وَاِجِمًا لِکَوْنِہِمَا ثَبَتًا بِالسُّنَّۃِ لَا بِالْکِتَابِ فَقَصَدَ بِذَالِکَ تَمْیِیْزَ مَا فَرَضَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَتَمْیِیْزَ مَا اَوْجَبَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ مَا فَرَضَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَشَدُّ مِمَّا فَرَضَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَاتِ نَفْسِہٖ حِیْنَ خَیَّرَہٗ

ف ۹۳ خدا کا فرض رسول کے فرض کیے ہوئے سے اقوی ہے -

ف ۹۵ احکام شریعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سپرد ہیں جس بات میں جو چاہیں اپنی طرف سے حکم فرمادیں وہی شریعت ہے -

اللہُ تعالیٰ اَنْ یُّوْجِبَ مَاشَاءَ اَوْ لَا یُوْجِبَ یعنی امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اکابر ائمہ میں ہیں جن کا ادب اللہ عزوجل کے ساتھ بہ نسبت اور ائمہ کے زائد ہے اسی واسطے انہوں نے وضو میں نیت کو فرض نہ کیا اور وتر کا نام واجب رکھا۔ یہ دونوں سنت سے ثابت ہیں نہ قرآن عظیم سے تو امام نے ان احکام سے یہ ارادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فرض اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فرض میں فرق و تمیز کر دیں اس لیے کہ خدا کا فرض کیا ہوا اس سے زیادہ مؤکد ہے جسے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنی طرف سے فرض کر دیا جب کہ اللہ عزوجل نے حضور کو اختیار دے دیا تھا کہ جس بات کو چاہیں واجب کر دیں جسے نہ چاہیں نہ کریں اسی میں بارگاہ وحی و تفریع احکام کی تصویر دکھا کر فرمایا کَانَ الْحَقُّ تَعَالیٰ جَعَلَ لَہٗ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّشْرَعَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِہٖ مَا شَاءَ کَمَا فِیْ حَدِیْثِ تَحْرِیْمِ شَجَرِ مَکَّۃَ فَاِنَّ عَمَّہُ الْعَبَّاسَ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ لَمَّا قَالَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَالَ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ وَلَوْ اَنَّ اللہَ تَعَالیٰ لَمْ یَجْعَلْ لَہٗ اَنْ یَّشْرَعَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِہٖ لَمْ یَتَجَرَّأْ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْتَثْنِیَ شَیْئًا مِمَّا حَرَّمَہُ اللہُ تَعَالیٰ یعنی حضرت عزت جل جلالہ نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ منصب دیا تھا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرما دیں

جس طرح حرم مکہ کے نباتات کو حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور نے وہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے ممانعت فرمائی حضور کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ گیاہ اذخر کو اس حکم سے نکال دیجئے فرمایا اچھا نکال دی اس کا کاٹنا جائز کر دیا اگر سبحانہ نے حضور کو یہ رتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو شریعت چاہیں مقرر فرمائیں تو حضور ہرگز جرأت نہ فرماتے کہ جو چیز خدا نے حرام کی اس میں سے کچھ مستثنے فرما دیں **اقول** یہ مضمون متعدد احادیث صحیحہ میں ہے **حدیث ۱** ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما صحیحین میں فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِلَّا الْاِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ یعنی عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ مگر اذخر کہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام آتی ہے فرمایا مگر اذخر **حدیث ۲** ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیحین میں قَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اِلَّا الْاِذْخِرَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّا نَجْعَلُہٗ فِیْ بُیُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ اِلَّا الْاِذْخِرَ ایک مرد قریشی نے عرض کی مگر اذخر یا رسول اللہ کہ ہم اُسے اپنے گھروں اور قبروں میں صرف کرتے ہیں۔ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مگر اذخر مگر اذخر **حدیث** صفیہ بنت شیبہ رضے اللہ تعالےٰ عنہا سنن ابن ماجہ میں فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

ف ۱۵۹۵ دس حدیثیں جن سے مستفاد کہ احکام نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سپرد ہیں۔

اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِلْبُیُوْتِ وَالْقُبُوْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرُ عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی مگر اذخر کہ وہ گھروں اور قبروں کے لیے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مگر اذخر نیز میزان مبارک میں شریعت کی کئی قسمیں کیں ایک وہ جس پر وحی وارد ہوئی الثانی ما اباح الحق تعالی لنبیہٖ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان یسنّہٗ علی رأیہٖ ھو کتحریم لبس الحریر علی الرجال وقولہٖ فی حدیث تحریم مکۃ الا الاذخر ولو لا ان اللہ تعالی کان یحرم جمیع نبات الحرم لم یستثن صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الاذخر ونحو حدیث لو لا ان اشق علی امتی لاخرت العشاء الی ثلث اللیل ونحو حدیث لو قلت نعم لوجبت ولم تستطیعوا فی جواب من قال لہ فی فریضۃ الحج اکل عام یا رسول اللہ قال لا ولو قلت نعم لوجبت وقد کان صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یخفف علی امتہٖ وینھاھم عن کثرۃ السؤال ویقول اترکونی ما ترکتکم اھ باختصار یعنے شریعت کی دوسری قسم وہ ہے جو مصطفے صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو ان کے رب عزوجل نے ماذون فرمادیا کہ خود اپنی رائے سے جو راہ چاہیں قائم فرمائیں مردوں پر ریشم کا پہننا حضور نے اسی طور پر حرام فرمایا اور اسی طرح حرمت مکہ سے گیاہ

اذخر کو استثنا فرما دیا اگر اللہ عزوجل نے مکہ معظمہ کی ہر جڑی بوٹی کو حرام نہ کیا ہوتا تو حضور کو اذخر کے مستثنٰی فرمانے کی کیا حاجت ہوتی اور اسی قبیل سے ہے حضور کا ارشاد کہ اگر امت پر مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں عشاء کو تہائی رات تک ہٹا دیتا اور اسی باب سے ہے کہ جب حضور نے فرض حج بیان فرمایا کسی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا حج ہر سال فرض ہے فرمایا نہ۔ اور اگر میں ہاں کہدوں تو ہر سال فرض ہو جائے اور پھر تم سے نہ ہو سکے۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضور اپنی امت پر تخفیف و آسانی فرماتے اور مسائل زیادہ پوچھنے سے منع کرتے اور فرماتے مجھے چھوڑے رہو جب تک میں تمھیں چھوڑوں اقول یہ مضمون بھی کہ میں نمازِ عشاء کو مؤخر فرما دیتا متعدد احادیث صحیحہ میں ہے حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما معجم کبیر طبرانی میں کہ سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِیْفِ وَسُقْمُ السَّقِیْمِ لَاَخَّرْتُ صَلٰوۃَ الْعَتَمَۃِ اگر ضعیف کے ضعف مریض کے مرض کا پاس نہ ہوتا تو میں نماز عشا کو پیچھے ہٹا دیتا حدیث آئندہ ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند احمد و سنن ابی داؤد و ابن ماجہ وغیرہا میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِیْفِ وَسُقْمُ السَّقِیْمِ وَحَاجَۃُ ذِی الْحَاجَۃِ لَاَخَّرْتُ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ اگر کمزور کی ناتوانی بیمار کی مرض کامی کے کام کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو آدھی رات تک

موخر فرما دیتا ورواہ ابن ابی حاتم بلفظ لولا ان یثقل علی امتی لاخرت صلاۃ العشاء الی ثلث اللیل حدیث آئندہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ احمد و ابن ماجہ و محمد بن نصر کی روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لولا ان اشق علی امتی لاخرت العشاء الی ثلث اللیل او نصف اللیل اگر اپنی امت کو مشقت میں ڈالنے کا لحاظ نہ ہوتا تو میں عشاء کو تہائی یا آدھی رات تک ہٹا دیتا واخرجہ ابن جریر فقال الی نصف اللیل اور ان کے سوا احادیث صحیحہ عنقریب اسی معنی میں آتی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ نیز یہ مضمون کہ میں ہاں فرما دوں تو حج ہر سال فرض ہو جائے متعدد احادیث صحاح میں ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عند احمد و مسلم والنسائی حدیث امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لا ولو قلت نعم لوجبت ہر سال فرض نہیں اور میں ہاں کہدوں تو فرض ہو جائے رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ فرمایا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لو قلت نعم لوجبت ثم اذا لا تسمعون ولا تطیعون میں ہاں فرما دوں تو فرض ہو جائے پھر تم نہ سنو نہ بجا لاؤ رواہ احمد والدارمی والنسائی حدیث انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فرمایا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لو قلت نعم لوجبت ولو وجبت لم تقوموا بہا ولو لم تقوموا بہا

یعنی بَتّم اگر میں ہاں فرمادوں تو واجب ہو جائے اور اگر واجب ہو جائے تو تم بجا نہ لاؤ اور اگر بجا نہ لاؤ تو عذاب کیے جاؤ رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ اور مضمون اخیر کہ مجھے چھوڑے رہو یہ بھی صحیح مسلم و سنن نسائی میں اُسی حدیث[۱۹۶] ابی ہریرہ کے ساتھ ہے کہ فرمایا لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَ لَمَا اسْتَطَعْتُمْ اگر میں فرماتا ہاں تو ہر سال واجب ہو جاتا اور بے شک تم نہ کر سکتے پھر فرمایا ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَۃِ سُؤَالِھِمْ وَ اخْتِلَافِھِمْ عَلٰی اَنْبِیَاءِھِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْہُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَھَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْہُ مجھے چھوڑے رہو جب تک میں تمھیں چھوڑوں کہ اگلی اُمتیں اسی کثرت سوال اور اپنے انبیاء کے خلاف مراد چلنے سے ہلاک ہوئیں تو جب میں تمھیں کسی بات کا حکم فرماؤں تو جتنی ہو سکے بجا لاؤ اور جب کسی بات سے منع فرماؤں تو اُسے چھوڑ دو رَوَاہُ اِبْنُ مَاجَۃَ مُفَرَّقًا یعنی جس بات میں میں تم پر وجوب یا حرمت کا حکم نہ کروں اُسے کھود کھود کر نہ پوچھو کہ پھر واجب حرام کا حکم فرمادوں تو تم پر تنگی ہو جائے۔ یہاں سے یہ بھی ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جس بات کا حکم نہ دیا نہ منع فرمایا وہ مباح و بلاحرج ہے وہابی اسی اصل اصیل سے جاہل ہو کر ہر جگہ پوچھتے ہیں خدا اور رسول نے اسکا کہاں حکم دیا ہے ان احمقوں کو اتنا ہی جواب کافی ہے کہ خدا اور رسول نے کہاں منع کیا ہے جب نہ حکم دیا نہ منع کیا تو جواز رہا تم جو ایسے کاموں کو منع کرتے ہو اللہ

ف ۱۹۶: یہ اسی اصل سے محفل میلاد و قیام و فاتحہ و عرس وغیرہ تمام مسائل بدعت و نزاع سب طے ہو جاتے ہیں۔

ورسول پر افترا کرتے بلکہ خود شارع بنتے ہو کہ شارع صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے تو منع کیا نہیں اور تم منع کر رہے ہو مجلس میلاد مبارک و قیام و فاتحہ وسوم وغیرہا مسائل بدعت وہابیہ سب اسی اصل سے طے ہو جاتے ہیں اعلیحضرت حجۃ الخلف بقیۃ السلف وختام المحققین سیدنا الوالد قدس سرہ الماجد نے کتاب مستطاب **اصول الرشاد لقمع مبانی الفساد** میں اس کا بیان اعلے درجہ کا روشن فرمایا ہے فَنَوَّرَ اللّٰہُ مَنْزِلَہٗ وَاَکْرَمَ عِنْدَہٗ نُزُلَہٗ اٰمِیْن امام احمد قسطلانی مواہب لدنیہ شریف میں فرماتے ہیں مِنْ خَصَائِصِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْکَامِ سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص کریمہ سے ہے کہ حضور شریعت کے عام احکام سے جسے چاہتے جس حکم سے چاہتے مستثنےٰ فرما دیتے۔ علامہ زرقانی نے شرح میں بڑھایا وَمِنَ الْاَحْکَامِ وَغَیْرِھَا کچھ احکام ہی کی خصوصیت نہیں حضور جس چیز سے چاہیں جسے چاہیں خاص فرما دیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم۔ امام جلیل جلال الدین سیوطی نے خصائص کبرےٰ شریف میں ایک باب وضع فرمایا بَابُ اخْتِصَاصِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَنَّہٗ یَخُصُّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْکَامِ باب اس بیان کا کہ خالص نبی ہی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ منصب حاصل ہے کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرما دیں امام قسطلانی نے اسکی نظیر میں پانچ واقعے ذکر کیے اور امام سیوطی نے دس۔ پانچ وہ اور پانچ اور فقیر نے ان یاد آتے

تین واقعے ترک کر دیئے اور پندرہ اور بڑھا لیے اور ان کی احادیث بتوفیق اللہ تعالیٰ جمع کیں کہ جملہ بائیس واقعے ہوئے وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ان کی تفصیل اور ہر واقعے پر حدیث سے دلیل سنیئے **حدیث** صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ان کے ماموں ابو بُردہ بن نیاز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تھی۔ جب معلوم ہوا یہ کافی نہیں۔ عرض کی یا رسول اللہ وہ تو میں کر چکا اب میرے پاس چھ مہینے کا بکری کا بچہ ہے مگر سال بھر والے سے اچھا ہے فرمایا اِجْعَلْہُ مَکَانَہٗ وَلَنْ تُجْزِیَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ اس کی جگہ سے کر دو اور ہرگز اتنی عمر کی بکری تمہارے بعد دوسرے کی قربانی میں کافی نہ ہوگی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے نیچے ہے۔ خُصُوْصِیَّۃٌ لَہٗ لَا تَکُوْنُ لِغَیْرِہٖ اِذْ کَانَ لَہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّخُصَّ مَنْ شَاءَ بِمَا شَاءَ مِنَ الْاَحْکَامِ یعنی نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ایک خصوصیت ابو بُردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بخشی جس میں دوسرے کا حصہ نہیں اس لیے کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرما دیں نیز **حدیث** صحیحین میں عقبہ[۲] بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قربانی کے لیے جانور عطا فرمائے ان کے حصے میں ششماہہ بکری آئی حضور سے حال عرض کیا فرمایا ضَحِّ بِھَا تم اسکی قربانی کر دو سنن بیہقی میں بسند صحیح

واقعہ ۲ ایکبار عقبہ بن عامر کو اسکی اجازت عطا کی۔

ف ۱۹۵ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جس کو جس حکم سے چاہیں مستثنیٰ فرما دیتے اور استثنیٰ میں ۲۲ واقعے اور ۲۵ صحابہ میں ... واقعہ ابو بُردہ کیلیے مستثنیٰ ...

واقعہ ۳ ام عطیہ کو ایک جگہ نوحہ کرنے کی رخصت بخش دی۔

اور زائد ہے وَلَا رُخْصَۃَ فِیْھَا لِاَحَدٍ بَعْدَکِ تمہارے بعد اور کسی کے لیے اس میں رخصت نہیں شیخ محقق اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں "احکام مفوض بود بوے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بر قول صحیح" حدیث صحیح مسلم میں ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے جب بیعت زنان کی آیت اتری اور اس میں ہر گناہ سے بچنے کی شرط تھی کہ لَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ، اور مردے پر بیان کرکے رونا چیخنا بھی گناہ تھا میں نے عرض کی یا رَسُوْلَ اللہِ اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ فَاِنَّھُمْ کَانُوْا اَسْعَدُوْنِیْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ فَلَا بُدَّ لِیْ مِنْ اَنْ اُسْعِدَھُمْ یا رسول اللہ فلاں گھر والوں کو استثنا فرما دیجئے کہ انہوں نے زمانۂ جاہلیت میں میرے ساتھ ہو کر میرے ایک میت پر نوحہ کیا تھا تو مجھے ان کی میت پر نوحے میں ان کا ساتھ دینا ضرور ہے۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا وہ مستثنےٰ کر دیئے۔ اور سنن نسائی میں ہے ارشاد فرمایا اِذْھَبِیْ فَاَسْعِدِیْھَا جا ان کا ساتھ دے آ ام عطیہ گئیں اور وہاں نوحہ کر کے پھر واپس آکر بیعت کی۔ ترمذی کی روایت میں ہے فَاَذِنَ لَھَا سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں نوحہ کی اجازت دیدی مسند احمد میں ہے فرمایا اِذْھَبِیْ فَکَافِئِیْھِمْ جاؤ ان کا بدلہ اتار آؤ امام نووی اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں یہ حضور نے خاص رخصت

امِ عطیہ کو دیدی تھی خاص آلِ فلاں کے بارے میں وَلِلشَّارِعِ اَنْ یَّخُصَّ
مِنَ الْعُمُوْمِ مَا شَاءَ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو اختیار ہے کہ عام
حکموں سے جو چاہے خاص فرمادیں۔ یہی مضمون حدیث ۱۲ ابن مردویہ میں
عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے خولہ بنت حکیم رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کے لیے ہے اِنَّهَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَانَ اَبِیْ وَاَخِیْ مَاتَا
فِی الْجَاهِلِيَّةِ وَاِنَّ فُلَانَةَ اَسْعَدَتْنِیْ وَقَدْ مَاتَ اَخُوْهَا الحدیث
حدیث ۱۳ ترمذی میں اسماء بنت یزید انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
ہے انہوں نے بھی ایک جگہ نوحے کا بدلہ اتارنے کی اجازت مانگی حضور
نے انکار فرمایا قَالَتْ فَرَاجَعْتُهٗ مِرَارًا فَاَذِنَ لِیْ ثُمَّ لَمْ اَنُحْ بَعْدَ
ذٰلِكَ میں نے کئی بار حضور سے عرض کی۔ آخر حضور علیہ السلام نے اجازت
دے دی پھر میں نے کہیں نوحہ نہ کیا۔ حدیث ۱۴ احمد طبرانی میں مصعب
بن نوح سے ہے ایک بڑی بی نے وقتِ بیعت نوحے کا بدلہ اتارنے کا
اذن چاہا فرمایا اِذْهَبِیْ فَكَافِئِیْهِمْ جا عوض کر آ۔ اقول فظاهره
اَنَّ كُلَّ رُخْصَةٍ تَخْتَصُّ بِصَاحِبِهَا شَرِكَةٌ فِيْهَا لِغَيْرِهَا
فَلَا يُنْكَرُ بِمَا ذَكَرْنَا عَلٰى قَوْلِ النَّوَوِيِّ اَنَّ هٰذَا مَحْمُوْلٌ عَلَى
التَّرْخِيْصِ لِاُمِّ عَطِيَّةَ فِیْ اٰلِ فُلَانٍ خَاصَّةً وَبِمِثْلِهٖ يَنْدَفِعُ
مَا اسْتَشْكَلُوْا مِنَ التَّعَارُضِ فِیْ حَدِيْثَیِ التَّضْحِيَةِ لِاَبِیْ بُرْدَةَ
وَعُقْبَةَ لَا سِيَّمَا مَعَ زِيَادَةِ الْبَيْهَقِيِّ الْمَذْكُوْرَةِ فَاِنَّهٗ حُكْمٌ لَا خَبَرٌ
وَلَا شَكَّ اَنَّ الشَّارِعَ اِذَا خَصَّ اَبَا بُرْدَةَ كَانَ كُلٌّ مِّنْ

سَوَاءٌ دَاخِلًا فِی عُمُوْمِ عَدَمِ الْاِجْزَاءِ وَکَانَ حِیْنَ خَصَّ عُقْبَۃَ فَصَدَقَ فِی کُلِّ مَرَّۃٍ لَنْ تَجْزِیَ اَحَدًا بَعْدَکَ فَافْہَمْ فَقَدْ خَفِیَ عَلٰی کَثِیْرٍ مِنَ الْاَئِمَّۃِ عَدَمُ حدیث[۱۵] طبقات ابن سعد میں اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے جب ان کے شوہر اول جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے فرمایا تَسَلَّبِیْ ثَلٰثًا ثُمَّ اصْنَعِیْ مَا شِئْتِ تین سنگار سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو۔ یہاں حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کا اس حکم عام سے استثنا فرمادیا کہ عورت کو شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ واجب ہے، حدیث[۱۶] ابن السکن میں ابوالنعمان ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے ایک شخص نے ایک عورت کو پیام نکاح دیا۔ سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مہر دو۔ عرض کی میرے پاس کچھ نہیں۔ فرمایا اَمَا تُحْسِنُ سُوْرَۃً مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاَصْدِقْہَا السُّوْرَۃَ وَلَا یَکُوْنُ لِاَحَدٍ بَعْدَکَ مَہْرًا کیا تجھے قرآن عظیم کی کوئی سورت نہیں آتی وہ سورۃ سکھانا ہی اس کا مہر کر اور تیرے بعد یہ مہر کسی اور کو کافی نہیں رَوَاہُ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ مُخْتَصَرًا حدیث[۱۷] ابی داؤد ونسائی و طحاوی و ابن ماجہ و خزیمہ میں عم عمارہ بن خزیمہ بن ثابت انصاری اور حدیث[۱۸] مصنف ابن ابی شیبہ و تاریخ بخاری و مسند ابی یعلٰے و صحیح ابن خزیمہ و معجم کبیر طبرانی میں خود حضرت

واقعہ اسماء بنت عمیس کو عورت وفات کا سوگ معاف فرمایا واقعہ ابو النعمان صحابی کو مہر میں صرف سورۂ قرآن سکھا دینا کافی کردیا۔ واقعہ خزیمہ بن ثابت کی گواہی کو شہادت ... کا نصاب کامل کردیا۔

خزیمہ اور حدیث[19] حارث بن اسامہ بن نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے سید عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا۔ وہ بیچ کر مکر گئے۔ اور گواہ مانگا۔ جو مسلمان آتا اعرابی کو جھڑکتا کہ خرابی ہو تیرے لیے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حق کے سوا کیا فرمائیں گے (مگر گواہی کوئی نہیں دیتا کہ کسی کے سامنے کا واقعہ نہ تھا) اتنے میں خزیمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ حاضر بارگاہ ہوئے گفتگو سن کر بولے اَنَا اَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ بَایَعْتَہٗ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ بیچا ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم موجود تو تھے ہی نہیں تم نے گواہی کیسے دی؟ عرض کی بِتَصْدِیْقِکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ (وَفِی الثَّانِیْ) صَدَّقْتُکَ بِمَا جِئْتَ بِہٖ وَعَلِمْتُ اَنَّکَ لَا تَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا (وَفِی الثَّالِثِ) اَنَا اُصَدِّقُکَ عَلٰی خَبَرِ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ اَلَا اُصَدِّقُکَ عَلَی الْاَعْرَابِیِّ یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں حضور کی تصدیق سے گواہی دے رہا ہوں۔ میں حضور کے لائے ہوئے دین پر ایمان لایا اور یقین جانا کہ حضور حق ہی فرمائیں گے میں آسمان و زمین کی خبروں پر حضور کی تصدیق کرتا ہوں۔ کیا اس اعرابی کے مقابلے میں تصدیق نہ کروں۔ اس کے انعام میں حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ ان کی گواہی دو مرد کی شہادت کے برابر فرمادی اور ارشاد فرمایا مَنْ شَھِدَ لَہٗ خُزَیْمَۃُ اَوْشَھِدَ عَلَیْہِ فَحَسْبُہٗ خزیمہ

جس کسی کے نفع خواہ ضرر کی گواہی دیں ایک انہیں کی شہادت بس ہے
ان احادیث سے ثابت کہ حضور علیہ السلام نے قرآن عظیم کے حکم عام وَ
اَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ سے خزیمہ رضی اللہ تعالے عنہ کو
مستثنیٰ فرما دیا حدیث[۲] صحاح ستہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالے
عنہ سے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول
اللہ میں ہلاک ہوگیا۔ فرمایا کیا ہے؟ عرض کی میں نے رمضان میں اپنی
عورت سے نزدیکی کی۔ فرمایا غلام آزاد کر سکتا ہے۔ عرض کی نہ۔ فرمایا
لگاتار دو مہینے کے روضے رکھ سکتا ہے؟ عرض کی نہ۔ فرمایا ساٹھ
مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟ عرض کی نہ۔ اتنے میں خرمے خدمت
اقدس میں لائے گئے۔ حضور نے فرمایا۔ انہیں خیرات کر دے۔ عرض
کی کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر۔ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے
برابر محتاج نہیں فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ وَقَالَ اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ رحمت
عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کر ہنسے یہاں تک کہ دندان مبارک
ظاہر ہوئے اور فرمایا جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔ مسلمانو گناہ کا ایسا
کفارہ کسی نے کبھی سنا ہوگا۔ سوا دو من خرمے سرکار سے عطا ہوتے ہیں
کہ آپ کھا لو کفارہ ہوگیا۔ واللہ یہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کی بارگاہ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے ہاں ہاں یہ
بارگاہ بیکس پناہ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ

(۲) واقعہ ایک صاحب کے حق میں روزے کا کفارہ خود ہی کھا لینا جائز فرما دیا

کی خلافت کبریٰ ہے اُن کی ایک نگاہِ کرم کبائر کو حسنات کر دیتی ہے جب
تو ارحم الراحمین جل جلالہٗ نے گناہگاروں خطاکاروں تباہ کاروں کو اُن کا
دروازہ بتایا کہ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ الآیہ گناہگار تیرے
دربار میں حاضر ہوکر معافی چاہیں اور تو شفاعت فرمائے۔ تو خدا تعالےٰ
کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
یہی مضمون حدیث[۱] مسلم میں ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ
عنہا اور حدیث[۲] مسند بزار و معجم اوسط طبرانی میں عبد اللہ بن عمر رضی
اللہ تعالےٰ عنہما سے ہے حدیث[۳] دار قطنی میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ
وجہہ سے ہے ارشاد فرمایا كُلْهُ اَنْتَ وَعِيَالُكَ فَقَدْ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْكَ
تو اور تیرے اہل و عیال یہ خرمے کھالیں کہ اللہ تعالےٰ نے تیری طرف
سے کفارہ ادا فرمادیا۔ ہدایہ میں ہے فرمایا كُلْ اَنْتَ وَعِيَالُكَ يُجْزِئُكَ
وَلَا يُجْزِئُ اَحَدًا بَعْدَكَ تو اور تیرے بال بچے کھالیں تجھے کفارے
سے کفایت کرے گا۔ اور تیرے بعد اور کسی کو کافی نہ ہوگا ؂
سُنن ابن داؤد میں امام ابن شہاب زہری تابعی سے ہے اِنَّمَا
كَانَ هٰذِهٖ رُخْصَةً لَهٗ خَاصَّةً وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا فَعَلَ ذٰلِكَ
الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهٗ بُدٌّ مِّنَ التَّكْفِيْرِ یہ خاص اسی شخص کے لیے
رخصت تھی آج کوئی ایسا کرے تو کفارہ سے چارہ نہیں امام جلال الدین
سیوطی وغیرہ علما نے بھی اسے خصائص مذکورہ سے گنا وَفِي الْعَرِيْشِ
وُجُوْهٌ اُخَرُ حدیث[۴] صحیح مسلم و سنن نسائی و ابن ماجہ و مسند امام احمد

واقعہ: ایک صاحب کو جوانی میں ایک بی بی کا دودھ پینے کو اجازت دی اور اس سے حرمت رضاعت ثابت فرمادی ؂

واقعہ ادودھ پلانا جوان کو پستان سے بعض کی اجازت فرمادی

میں زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ابو حذیفہ کی بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی یا رسول اللہ سالم (غلام آزاد کردہ ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) میرے سامنے آتا جاتا ہے اور وہ جوان ہے ابو حذیفہ کو یہ ناگوار ہے سیدِ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَرْضِعِیْهِ حَتّٰی یَدْخُلَ عَلَیْكِ تم اسے دودھ پلا دو کہ بے پردہ تمھارے پاس آنا جائز ہو جائے ام المؤمنین ام سلمہ وغیرہا باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے فرمایا مَا نَرٰی هٰذَا اِلَّا رُخْصَةً اَرْخَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ خَاصَّةً ہمارا یہی اعتقاد ہے کہ یہ رخصت حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاص سالم کے لیے فرمادی تھی حدیث ابن سعد وحاکم میں بطریق عمرہ بنت عبدالرحمٰن خود سہلہ زوجہ ابی حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مضمون مذکور مروی کہ انھوں نے جب حال سالم عرض کیا فَاَمَرَهَا اَنْ تُرْضِعَهٗ حضور نے دودھ پلا دینے کا حکم فرمایا۔ انھوں نے پلا دیا۔ اور سالم اس وقت مرد جوان تھے جنگ بدر شریف میں شریک ہو چکے تھے۔ جوان آدمی کو اول تو عورت کا دودھ پینا ہی کب حلال ہے اور پیئے تو اس سے پسر رضاعی نہیں ہو سکتا مگر حضور نے ان حکموں سے سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مستثنیٰ فرما دیا حدیث[۲۶] صحاح ستہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی

عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبۡدِ الرَّحۡمٰنِ بۡنِ عَوۡفٍ وَّالزُّبَیۡرِ فِیۡ لُبۡسِ الۡحَرِیۡرِ لِحِکَّۃٍ کَانَتۡ بِہِمَا یعنی عبد الرحمٰن بن عوف زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بدن میں خشک خارش تھی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت دیدی

حدیث ۲۷ ترمذی و ابی یعلےٰ و بیہقی میں ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے امیرالمؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے فرمایا عَلِیُّ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنۡ یُّجۡنِبَ فِیۡ ھٰذَا الۡمَسۡجِدِ غَیۡرِیۡ وَغَیۡرُکَ اے علی میرے اور تمھارے سوا کسی کو حلال نہیں کہ اس مسجد میں بحالِ جنابت داخل ہو امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے

حدیث ۲۸ مستدرک حاکم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے امیرالمؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا علی کو تین باتیں وہ دی گئیں کہ ان میں سے میرے لیے ایک ہوتی تو مجھے سُرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی (سرخ اونٹ عزیز ترین اموالِ عرب ہیں) کسی نے کہا یا امیرالمؤمنین وہ کیا ہیں؟ فرمایا دخترِ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم سے شادی وَسُکۡنَاہُ فِی الۡمَسۡجِدِ مَعَ رَسُوۡلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَحِلُّ لَہٗ مَا یَحِلُّ لَہٗ اور ان کا مسجد میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ رہنا کہ انہیں مسجد میں روا تھا جو حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روا تھا یعنی

واقعہ ۱۲ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو مسجد میں حالت جنابت میں آنے کی اجازت تھی۔

بحال جنابت رہنا) اور روزِ خیبر کا نشان **حدیث** [٢٩] معجم [١٣] ، کبیر طبرانی و سنن بیہقی و تاریخ ابن عساکر میں ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اَلَا اِنَّ ھٰذَا الْمَسْجِدَ لَا یَحِلُّ لِجُنُبٍ وَّلَا لِحَائِضٍ اِلَّا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَزْوَاجِہٖ فَاطِمَۃَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ وَّعَلِیٍّ اَلَا بَیَّنْتُ لَکُمْ اَنْ تَضِلُّوْا سن لو یہ مسجد نہ کسی جنب کو حلال ہے نہ کسی حائض کو مگر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضور کی ازواج مطہرات و حضرت بتول زہرا اور مولے علی کو صلی اللہ تعالیٰ علے الحبیب وعلیہم وسلم سن لو میں نے تم سے صاف بیان فرما دیا کہ کہیں بہک نہ جاؤ ھٰذِہٖ رِوَایَۃُ الطَّبَرَانِیِّ **حدیث** [٣٠] صحیحین [١٤] میں براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے نَھَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ ہمیں رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا باینہمہ خود براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ انگشتری طلائی پہنتے۔ ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح ابو السفر سے روایت کی قَالَ رَاَیْتُ عَلَی الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِنْ ذَھَبٍ میں نے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا وَرَوٰی نَحْوَہُ الْبَغَوِیُّ فِی الْجَعْدِیَّاتِ عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ امام احمد مسند میں فرماتے ہیں حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِکٍ قَالَ رَاَیْتُ عَلَی الْبَرَاءِ خَاتَمًا مِّنْ ذَھَبٍ وَکَانَ النَّاسُ

واقعہ ۳۰ کر حضرت [illegible] حالت جنابت میں [illegible] جنگ [illegible] فرمایا ۔ واقعہ ۳۱ براء بن عازب کو سونے کی انگوٹھی پہننے کی اجازت دی۔

يقولون له لم تختم بالذهب وقد نهى عنه النبي صلى الله تعالى عليه وسلم فقال البراء رضي الله تعالى عنه بينا نحن عند رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وبين يديه غنيمة يقسمها سبي وخرثي قال فقسمها حتى بقي هذا الخاتم فرفع طرفه فنظر الى اصحابه ثم خفض ثم رفع طرفه فنظر اليهم ثم خفض ثم رفع طرفه فنظر اليهم ثم قال اي براء فجئته حتى قعدت بين يديه فاخذ الخاتم فقبض على كرسوعي ثم قال خذ البس ما كساك الله ورسوله قال وكان البراء يقول كيف تامروني ان اضع ما قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم البس ما كساك الله ورسوله۔ یعنی محمد بن مالک نے کہا میں نے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا لوگ اُن سے کہتے تھے آپ سونے کی انگشتری کیوں پہنتے ہیں حالانکہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس سے ممانعت فرمائی ہے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے حضور کے سامنے اموال غنیمت غلام ومتاع حاضر تھے حضور تقسیم فرما رہے تھے سب بانٹ چکے یہ انگوٹھی باقی رہی حضور نے نظر مبارک اٹھا کر اپنے اصحاب کرام کو دیکھا پھر نگاہ نیچی کر لی پھر نظر اٹھا کر ملاحظہ فرمایا پھر نگاہ نیچی کر لی پھر نظر اٹھا کر دیکھا اور مجھے بلایا اے براء! میں حاضر ہو کر حضور کے سامنے بیٹھ گیا سید اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انگوٹھی لیکر میری کلائی تھامی

واقعہ ۱۵ - سراقہ کو سونے کے کنگن حضور کی اجازت سے پہنائے گئے

پھر فرمایا یہ پہن لے جو کچھ تجھے اللہ و رسول پہناتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تم لوگ کیونکر مجھے کہتے ہو کہ میں وہ چیز اتار ڈالوں جسے مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لے پہن لے جو کچھ اللہ و رسول نے پہنایا جل جلالہ و صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حدیث **۱۳۱** دلائل النبوۃ بیہقی میں بطریق الحسن مروی سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کَیْفَ بِکَ اِذَا لَبِسْتَ سَوَارَیْ کِسْرٰی وہ وقت تیرا کیسا وقت ہو گا جب تجھے کسرٰے اعظم فارس بادشاہ ایران کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ جب ایران زمانہ امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فتح ہوا اور کسرٰے کے کنگن کمربند تاج خدمت فاروقی میں حاضر کیے گئے امیر المومنین نے انہیں پہنائے اور فرمایا اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَلَبَهُمَا کِسْرٰی بْنَ هُرْمُزَ وَاَلْبَسَهُمَا سُرَاقَةَ الْاَعْرَابِیَّ اللہ بہت بڑا ہے سب خوبیاں اللہ کو جس نے یہ لیکن کسرٰے بن ہرمز سے چھینے اور سراقہ دہقانی کو پہنائے قال العلامۃ الزرقانی لیس فی ھذا استعمال الذھب وھو حرام لانہ انما فعلہ تحقیقا لمعجزۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من غیر ان یقرھما فانہ روی انہ امرہ فنزعھما وجعلھما فی الغنیمۃ ومثل ھذا لا یعد استعمالا اھ اقول رحمک اللہ من فاضل کبیر الشان انما المعجزۃ اخبارہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بانہ یلبس سواری کسرٰے فاما تحقیقھما بلبسہ وانما

الحرام اللبس ولبس من شرط المحرمة اللبث فالواضح ماجنحت الیه من ان هذا ترخیص وتخصیص من النبی صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم لسراقة ولم یکن فی الحدیث مایدل علی التملیك ففعل امیر المؤمنین ما ارشد الیه الحدیث ثم ردهما مردّهما

حدیث ۳۲ طبقات ابن سعد[۱] میں منذر ثوری سے ہے امیر المومنین علی و حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں کچھ گفتگو ہوئی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ نے اپنے بیٹے محمد بن حنفیہ ابو القاسم کا نام بھی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک رکھا اور کنیت بھی حضور کی کنیت حالانکہ سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے جمع کرنے سے منع فرمایا ہے امیر المومنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے ایک جماعت قریش کو

---

[۱] شیخ محقق اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں علماء را درین مسئلہ اقوال اند وقول صواب ازیں مقالات آن ست کہ تسمیہ بنام شریف وے صلے اللہ علیہ وسلم جائز بلکہ مستحب ست و تکنی بکنیت وے اگرچہ بعد از زمان شریف وے باشد ممنوع و منع ازاں دراں زمان قوی تر و سخت تر بود و ہمچنیں جمع کردن میان نام و کنیت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ممنوع بطریق اولی و آنکہ علی مرتضیٰ کرد مخصوص بود بوے رضی اللہ تعالیٰ عنہ و غیر او را جائز نبود اھ لکن فی التنویر من کان اسمہ محمد لا باس بان یکنی ابا القاسم اھ وعللہ فی الدر لا بنسخ النھی محتجا بفعل علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **اقول** وکیف یقبل النسخ مع نص الحدیث نفسہ ان ذالك

بقیہ بر صفحہ ۱۷۲

واقعہ ۱۷ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ نے نام و کنیت جمع کرنے کی اجازت فرمائی۔

واقعہ ۱۷۔ عثمان غنی کو بے حاضری جہاد سہیم غنیمت کا مستحق فرما دیا اور کیا۔

بلا کر گواہی دلوائی کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین سے ارشاد فرمایا اِنَّهٗ سَیُوْلَدُ لَكَ بَعْدِیْ غُلَامٌ فَقَدْ نَحَلْتُهٗ اِسْمِیْ وَكُنْیَتِیْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ بَعْدَهٗ عنقریب میرے بعد تمھارے ایک لڑکا ہوگا میں نے اسے اپنے نام وکنیت دونوں عطا فرما دیئے اور اس کے بعد میرے کسی اور امتی کو حلال نہیں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ وُلِدَ لِیْ وَلَدٌ بَعْدَكَ اُسَمِّیْهِ بِاِسْمِكَ وَاُكَنِّیْهِ بِكُنْیَتِكَ فَقَالَ نَعَمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ میں نے عرض کی یا رسول اللہ حضور کے بعد اگر میرے کوئی لڑکا پیدا ہو تو میں حضور کا نام پاک اس کا نام رکھوں اور حضور کی کنیت اس کی کنیت۔ فرمایا ہاں یہ مولیٰ علی کے لیے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رخصت تھی اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَ وَاَبُوْ یَعْلٰی وَالْحَاكِمُ فِی الْكُنٰی وَالطَّحَاوِیُّ وَالْحَاكِمُ فِی الْمُسْتَدْرَكِ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی السُّنَنِ وَالضِّیَاءُ فِی الْمُخْتَارَةِ عَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ **حدیث ۳۳** صحیح بخاری و ترمذی ومسند احمد میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے غزوۂ بدر میں حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زوجۂ امیر المومنین

بقیہ صفحہ ۱۷۱: کان رخصۃ من النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لعلی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کما سیأتی والمرام بجنابہ الی زیادۃ تحریر کلا برخص فیہ غلایۃ المقام واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ

عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیمار تھیں سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں مدینہ طیبہ میں شاہزادی کی تیمارداری کے لیے ٹھہرنے کا حکم دیا اور فرمایا اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِّمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَّ سَهْمَهٗ بے شک تمھارے لیے حاضران بدر کے برابر ثواب اور حاضری کے مثل غنیمت کا حصہ ہے۔ یہ خصوصیت حضرت عثمٰن کو عطا فرمادی حالانکہ جو حاضر جہاد نہ ہو غنیمت میں اس کا حصہ نہیں۔ سنن ابی داؤد میں انہیں سے ہے يَضْرِبُ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَهْمٍ وَّ لَمْ يَضْرِبْ لِاَحَدٍ غَابَ غَيْرُهٗ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیے حصہ مقرر فرمادیا اور ان کے سوا کسی غیر حاضر کو حصہ نہ دیا حدیث ۸۱ تا ۸۵ کتاب الفتوح میں ہے کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن پر صوبہ کرکے بھیجا ان سے ارشاد فرمایا میں نے تمھارے لیے رعایا کے ہدایا طیب کردیئے اگر کوئی چیز تمہیں ہدیہ دی جائے قبول کرلو۔ عبید بن صخر کہتے ہیں جب معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آئے تیس غلام لائے کہ انہیں ہدیہ دیئے گئے حالانکہ عاملوں کو رعایا سے ہدیہ لینا حرام ہے مسند ابو یعلےٰ میں حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں هَدَايَا الْعُمَّالِ حَرَامٌ كُلُّهَا عاملوں کے سب ہدیے حرام ہیں مسند احمد و سنن بیہقی میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں هَدَايَا الْعُمَّالِ

واقعہ ۸۱ معاذ بن جبل کو انھی رعیت کی تحائف لینا حلال فرمادیا۔

غُلُولٌ عاملوں کے ہدیے خیانت ہیں حدیث ۳۴ صحیحین[19] میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ ایک شخص (یعنے حبان بن منقذ بن عمرو انصاری یا ان کے والد منقذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) نے سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کی کہ میں فریب کھا جاتا ہوں (یعنی لوگ مجھ سے زیادہ قیمت لے لیتے ہیں) فرمایا مَنْ بَایَعْتَ فَقُلْ لَاخِلَابَةَ زَادَ الْحُمَیْدِیُّ فِیْ مُسْنَدِہٖ ثُمَّ اَنْتَ بِالْخِیَارِ ثَلٰثًا جس سے خریداری کرو یہ کہدیا کرو کہ فریب کی نہیں سہی پھر تمھیں تین دن تک اختیار رہے (اگر ناموافق پاؤ بیع رد کردو) یہی مضمون حدیث ۳۵ سنن اربعہ میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے وَذَکَرَ قِصَّةً وَّلَمْ یَذْکُرِ الزِّیَادَةَ امام نووی شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں امام ابو حنیفہ وامام شافعی اور روایت اصح میں امام مالک وغیرھم ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک غبن باعث خیار نہیں کتنا ہی غبن کھائے بیع کو رد نہیں کر سکتا۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس حکم سے خاص انہیں کو نوازا تھا اوروں کے لیے نہیں۔ یہی قول صحیح ہے حدیث ۳۶ مشہور[20] میں ہے کہ سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر کے بعد نماز سے ممانعت فرمائی فِیْہِ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ کُلُّھَا فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَعَنْ مُعَاوِیَةَ فِیْ صَحِیْحِ الْبُخَارِیِّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَنْبَسَةَ فِیْ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ خود ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اس

ممانعت کو حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت کرتی ہیں رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ فِیْ سُنَنِہٖ باین ہمہ ام المومنین عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتیں رَوَاہُ الشَّیْخَانِ عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْھَرَ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْھُمْ اَنَّھُمْ اَرْسَلُوْہُ اِلٰی عَائِشَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اقْرَءْ عَلَیْھَا السَّلَامَ مِنَّا جَمِیْعًا وَسَلْھَا عَنِ الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقُلْ لَھَا بَلَغَنَا اَنَّکِ تُصَلِّیْنَھُمَا وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْھُمَا علما، فرماتے ہیں یہ ام المومنین کی خصوصیت تھی سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے لیے جائز کر دیا تھا قَالَہُ الْاِمَامُ الْجَلِیْلُ خَاتَمُ الْحُفَّاظِ السُّیُوْطِیُّ فِیْ اَنْمُوْذَجِ اللَّبِیْبِ ثُمَّ الزُّرْقَانِیُّ فِیْ شَرْحِ الْمَوَاھِبِ **حدیث ۳۷** صحیحین ومسند احمد وسنن نسائی وصحیح ابن حبان میں ام المومنین صدیقہ اور **حدیث ۳۸** احمد ومسلم وابو داؤد وترمذی ونسائی وابن ماجہ وابن حبان میں حضرت عبد اللہ بن عباس اور **حدیث ۳۹** احمد وابن ماجہ وابن خزیمہ وابو نعیم وبیہقی میں صباعہ بنت زبیر اور **حدیث ۴۰** بیہقی وابن مندہ میں بِطَرِیْقِ ھِشَامٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ حضرت جابر بن عبد اللہ اور **حدیث ۴۱** احمد وابن ماجہ وطبرانی میں جدۂ ابی بکر بن عبد اللہ بن زبیر یعنی اسماء بنت صدیق یا سعدے بنت عوف اور **حدیث ۴۲** طبرانی میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہے حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی چچا زاد بہن ضباعہ بنت زبیر بن عبد المطلب رضی اللہ

واقعہ ۲۱ ملک بی بی کو احرام میں شرط لگا لینا جائز فرما دیا۔

تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا حج کا ارادہ ہے عرض کی، یا رسول اللہ واللہ میں تو اپنے آپ کو بیمار ہی پاتی ہوں (یعنی گمان ہے کہ مرض کے باعث ارکان ادا نہ کر سکوں پھر احرام سے کیونکہ باہر آؤنگی) فرمایا اَهِلِّي وَاشْتَرِطِي اَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي احرام باندھ لے اور نیت حج میں یہ شرط لگائے کہ الٰہی جہاں تو مجھے روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہوں نسائی نے زائد کیا فَاِنَّ لَكِ عَلٰى رَبِّكِ مَا اسْتَثْنَيْتِ تمہارا یہ استثنیٰ تمہارے رب کے یہاں مقبول رہے گا ضباعہ نے زائد کیا کہ فرمائی فَاِنْ حُبِسْتِ اَوْ مَرِضْتِ فَقَدْ حَلَلْتِ مِنْ ذٰلِكِ بِشَرْطِكِ عَلٰى رَبِّكِ عَزَّ وَجَلَّ اب اگر تم حج سے روکی گئیں یا بیمار پڑیں تو اس شرط کے سبب جو تم نے اپنے رب عزوجل پر لگائی ہے احرام سے باہر ہو جاؤ گی ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں یہ ایک خاص اجازت تھی کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں عطا فرما دی ورنہ نیت میں ایسی شرط اصلا قبول و معتبر نہیں بل وافقنا علٰی اختصاصہ بہا بعض الشافعیۃ کالخطابی ثُمَّ الرُّوْيَانِيِّ كَمَا فِي عُمْدَةِ الْقَارِي لِلْاِمَامِ الْعَيْنِيِّ مِنْ بَابِ الْاِحْصَارِ حتی کہ حدیث ۲۲ مسند امام احمد میں بسند ثقات رجال صحیح مسلم ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ عَلٰى اَنَّهُ لَا يُصَلِّي

الا صلاتین فتقبل ذٰلک منہ یعنی ایک صاحب خدمت اقدس
حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر اس شرط پر اسلام
لائے کہ صرف دو ہی نمازیں پڑھا کرونگا نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
قبول فرمالیا ان کے سوا امام جلیل جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے
کتاب مستطاب انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم میں ایک مجمل فہرست میں نو واقعوں کے ادھ پتے دیئے ہیں
کہ فقیر نے ان تین کی طرح یہ بھی ترک کر دیئے لِوُجُوْہٍ یَّطُوْلُ اِیْرَادُھَا
وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَلٰی تَوَاتُرِ الْاٰلَاءِ تینتالیس حدیثیں یہ اور آٹھ حدیث
بالائی دربارۂ تحریم مدینہ طیبہ جملہ اکاون ۵۱ احادیث ہیں جن میں بہت از
روئے اسناد بھی خاص مقصود رسالہ کے مناسب تھیں اور بحیثیت تذلیل
وہابیہ وتضلیل وتجہیل امام الوہابیہ تو سب ہی مقصود عالم رسالہ سے ملائم ہیں
انھیں بھی گنیے تو شمار احادیث یہاں تک ایک سو چھیانوے ہو مگر ہمارے نبی
کریم رؤف رحیم علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلاۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا
ہے اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا
الْقِتْلَۃَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَۃَ بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر
چیز پر احسان کرنا مقرر فرما دیا ہے تو جب تم کسی کو قتل کرو تو قتل میں بھی احسان
کرو اور ذبح کرو تو ذبح میں بھی احسان برتو اَحْمَدُ وَالسِّتَّۃُ اِلَّا الْبُخَارِیَّ
عَنْ شَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لہٰذا میرا خامہ
خونخوار نجدی شکار اپنے مقتولین مخذولین مذبوحین مقبوحین حضرات

واقعہ ۲۲ ایک شخص سے اس شرط پر اسلام قبول فرمالیا کہ وہ دو نماز سے زائد نہ پڑھے گا۔

وہابیہ پہ احسان کے لیے یہ بچا سا شمار سے الگ رکھتا اور بتوفیق اللہ تعالے آگے صرف وہ بعض احادیث کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم کی طرف جلائل احکام تشریعیہ کی صریح اسنادوں پہ مشتمل اور وہ کہ ان دلائل تفویض احکام بحضور سید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام کی مؤید وکمل ہیں لکھنا ہے ان میں مؤیدات تفویض کی تقدیم کیجیے کہ اس مبحث کا سلسلہ مسلسل رہے وباللہ التوفیق حدیث ۱۶۷ ا۔ حدیث صحیح جلیل سُنن ابی داؤد وسنن ابن ماجہ ومسند امام طحاوی ومعجم طبرانی ومعرفت بیہقی کُلّہُمْ بِطَرِیْقِ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِیِّ عَنْ خُزَیْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ اِلَّا ابْنَ مَاجَةَ فَعَنْ سُلَیْمٰنَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ خُزَیْمَةَ کہ حضرت ذوالشہادتین خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثًا وَلَوْ مَضَی السَّائِلُ عَلٰی مَسْأَلَتِهٖ لَجَعَلَهَا خَمْسًا نبی صلے اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نے مسافر کے لیے مسح موزہ کی مدت تین دن رات مقرر فرمائی اور اگر مانگنے والا مانگتا رہتا تو ضرور حضور پانچ دن راتیں کر دیتے یہ ابن ماجہ کی روایت ہے اور روایت ابی داؤد اور ایک روایت معانی الآثار ابی جعفر اور ایک روایت بیہقی میں ہے فرمایا وَلَوِ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا اگر ہم حضور سے زیادہ مانگتے تو حضور مدت اور بڑھا دیتے۔ دوسری روایت طحاوی میں ہے عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

تعالیٰ علیہ وسلم انہ جعل المسح علی الخفین للمسافر ثلٰثۃ ایام ولیالیھن وللمقیم یوما ولیلۃ ولو اطنب لہ السائل فی مسألتہ لزادہ بیشک نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مسح موزہ کی مدت مسافر کے لیے تین رات دن اور مقیم کے لیے ایک رات دن کر دی اور اگر مانگنے والا مانگے جاتا تو حضور اور زیادہ مدت عطا فرماتے بیہقی کی روایت اخری یوں ہے وایم اللہ لو مضی السائل فی مسألتہ لجعلہ خمسا خدا کی قسم اگر سائل عرض کیے جاتا تو حضور مدت کے پانچ دن کر دیتے۔ یہ حدیث بلاشبہ صحیح السند ہے اس کے سب رواۃ اجلہ ثقات ہیں لاجرم امام ترمذی نے اسے روایت کرکے فرمایا ھٰذا حدیث حسن صحیح یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نیز امام الشان یحییٰ بن معین سے نقل کیا یہ حدیث صحیح ہے۔ وھو وان لم یذکر الزیادۃ فانھا المخرج المخرج والطریق الطریق حیث قال حدثنا قتیبۃ نا سعید بن مسروق عن ابراھیم التیمی عن عمرو بن میمون عن ابی عبد اللہ الجدلی عن خزیمۃ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقد اطال الامام ابن دقیق العید الکلام فی تقویۃ ھٰذا الحدیث والزیادۃ

لہ اعظم مایعتاب بہ فیہ روایۃ البیھقی عن الترمذی عن البخاری لا یصح عندی لانہ لایعرف لابی عبد اللہ الجدلی سماع من خزیمۃ ۱۲ بقیہ برصفحہ ۱۸۰

عَنْہُ فِی کِتَابِہٖ الْاِمَامِ وَاَثَرَہُ الْاِمَامُ الزَّیْلَعِیُّ فِی نَصْبِ الرَّایَۃِ فَرَاجِعْہُ اِنْ شِئْتَ **اقول** یہ حدیث صحیح حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تفویض واختیار میں نص صریح ہے ورنہ یہ کہنا اور کہنا بھی کیسا مؤکد بقسم کہ واللہ سائل مانگے جاتا تو حضور پانچ دن کر دیتے اصلا

بقیہ ص۱۷۹ ع وتلک شکاۃ ظاہر عنک عارھا۔ فان مبناہ علی ماذھب الیہ ھو رحمہ اللہ من اشتراط ثبوت السماع ولو مرۃ للاتصال والصحیح الاکتفاء بالمعاصرۃ ھو المنصور وعلیہ الجمھور کما افادہ المحقق علی الاطلاق فی فتح القدیر وقد اطال مسلم فی مقدمۃ صحیحہ فی الرد علی ھذا المذھب لاجرم ان لم یکترث بہ تلمیذہ الترمذی وحکم بانہ حسن صحیح وکذا حکم بصحتہ شیخ البخاری امام الناقدین یحیی بن معین اقول علا انہ لو سلم فقصواہ الانقطاع ولیس بقادح عندنا وعند سائر قابلی المراسیل ھم الجمھور ثم لا علیک من ندانۃ ابن حزم ان الجدلی لا یعتمد علی روایتہ فان الرجل فی الجرح والوقیعۃ کالاعمیین السیل الھجوم والبعیر الصول حتی عد الترمذی من المجاھیل والجدلی فقد وثقہ الامامان المرجوع الیھما احمد بن حنبل وابن معین فما ھو ابن حزم والیٰ ابن حزم بعد ھذین وھو منفرد فیہ لم یسبقہ احد بھذا القول الا تری ان البخاری انما اعلہ اذا علہ بانہ لم یعرف سماع الجدلی لا بانہ ما روایۃ الجدلی وقد صحح لہ الترمذی وقال فی التقریب ثقۃ واللہ اعلم ۱۲ منہ قدس سرہ العزیز

گنجائش نہ رکھتا تھا کما لا یخفیٰ اور یہاں جزم خصوص بے جزم عموم نہ ہوگا کہ اس خاص کی نسبت کوئی خبر خاص تخییر ارشاد نہ ہوئی تھی تو جزم کا منشاء وہی کہ حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ احکام سپرد اختیار حضور سید الانام ہیں علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلاۃ والسلام **حدیث نہم** ۲۷ امالک و احمد و بخاری و مسلم و نسائی و ابن ماجہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُہُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ اگر مشقت امت کا خیال نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرما دیتا کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں۔ علماء فرماتے ہیں یہ حدیث متواتر ہے قالہٗ فِی التَّیْسِیْرِ وَغَیْرِہٖ۔ احمد و نسائی نے انہیں سے بسندِ صحیح یوں روایت کی سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُہُمْ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ بِوُضُوْءٍ وَّ مَعَ کُلِّ وُضُوْءٍ بِسِوَاکٍ امت پر دشواری کا لحاظ نہ ہو تو میں ان پر فرض کردوں کہ ہر نماز کے وقت وضو کریں اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں **اقول** امر دو قسم ہے ایک حتمی جس کا حاصل ایجاب اور اس کی مخالفت معصیت وَذٰلِکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖ دوسرا ندبی جس کا حاصل ترغیب اور اس کے ترک میں وسعت وَذٰلِکَ قَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِالسِّوَاکِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یُّکْتَبَ عَلَیَّ اَحْمَدُ عَنْ وَّاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن ارشاد فرمایا تو یہاں قطعاً حاصل ہے تو ضرور نفی حتمی کی ہے۔ امر حتمی بھی دو قسم ہے ظنی جس کا مفاد وجوب اور قطعی جس کا مقتضے فرضیت ظنیت خواہ من جہۃ الروایۃ یا من جہۃ الدلالۃ ہمارے حق میں ہوتی ہے۔ حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے علوم سب قطعی یقینی ہیں جن کے سراپردہ عزت کے گرد ظنوں کو اصلا بار نہیں تو قسم واجب اصطلاحی حضور کے حق میں منحقق نہیں وہاں یا فرض ہے یا مندوب نص علیہ الامام المحقق حیث اُطلق فی الفتح اب واضح ہو گیا کہ ان ارشادات کریمہ کے قطعاً یہی معنے ہیں۔ کہ میں چاہتا تو اپنی امت پر ہر نماز کے لیے تازہ وضو اور وضو کے وقت مسواک کرنا فرض فرما دیتا۔ مگر ان کی مشقت کے لحاظ سے میں نے فرض نہ کیے اور اختیار احکام کے کیا معنے ہیں وللہ الحمد حدیث ۴۸ امام مالک وشافعی وبیہقی ان سے اور طبرانی اوسط میں امیر المومنین مولےٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے بسند حسن راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ مشقت اُمت کا پاس ہے ورنہ میں ہر وضو کے ساتھ مسواک ان پر فرض کر دیتا حدیث ۴۹ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسواک کر و کہ منہ کو پاکیزہ اور رب عزوجل کو راضی کراتی ہے جبریل جب میرے پاس حاضر ہوئے مجھے مسواک کی وصیت کی حتّٰی لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ یُّفْرِضَهٗ عَلَیَّ وَعَلٰی

اُمَّتِی وَلَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُہٗ عَلَیْہِمْ یہاں
تک کہ بیشک مجھے اندیشہ ہوا کہ جبریل مجھ پر اور میری امت پر مسواک
فرض کر دینگے اور اگر مشقت امت کا خوف نہ ہوتا تو میں اُن پر فرض کر دیتا
اِبْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہاں جبریل امین
علیہ الصلاۃ و التسلیم کی طرف بھی فرض کر دینے کی اسناد ہے **حدیث**
۱۵۰ طبرانی و بزار و دارقطنی و حاکم حضرت عباس بن عبد المطلب رضی
اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں
لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَفَرَضْتُ عَلَیْہِمُ السِّوَاکَ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ
زاد غیر الدارقطنی کَمَا فَرَضْتُ عَلَیْہِمُ الْوُضُوْءَ مشقت
امت کا لحاظ نہ ہو تو میں ہر نماز کے وقت مسواک ان پر فرض کر دوں
جس طرح میں نے وضو ان پر فرض کر دیا ہے۔ یہاں وضو کو بھی فرمایا گیا
کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی امت پر فرض کر دیا
حدیث ۱۵۱ و ۱۵۲ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم لَوْلَا اَنْ
اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُہُمْ بِالسِّوَاکِ وَالطِّیْبِ عِنْدَ کُلِّ
صَلٰوۃٍ مشقت امت کا خیال نہ ہو تو اپنی امت پر ہر نماز کے وقت
مسواک کرنا اور خوشبو لگانا فرض کر دوں اَبُوْ نُعَیْمٍ فِیْ کِتَابِ السِّوَاکِ
عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بِسَنَدٍ
حَسَنٍ وَسَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ فِیْ سُنَنِہٖ عَنْ مَکْحُوْلٍ
مُرْسَلًا یہاں خوشبو کی فرضیت بھی زائد فرمائی **حدیث ۱۵۳**

کہ فرماتے ہیں صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰٓی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ یَّسْتَاکُوْا بِالْاَسْحَارِ مشقت امت کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرما دیتا کہ ہر سحر پچھلے پہر اٹھ کر مسواک کریں اَبُوْنُعَیْمٍ فِی السِّوَاکِ عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا

حدیث ۵۴ و ۵۵ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالے علیہ وسلم لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ وَلَاَخَّرْتُ الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ مشقت امت کا خیال نہ ہو تو میں ہر نماز کے وقت ان پر مسواک فرض کر دوں اور نماز عشاء کو تہائی رات تک ہٹا دوں اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالضِّیَاءُ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِنِ الْجُھَنِیِّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ وَالْبَزَّارُ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہٗ وَرَوٰی عَنْ زَیْدٍ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ کَحَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ الْاَوَّلِ بِالْاِقْتِصَارِ عَلَی الشَّطْرِ الْاَوَّلِ وَالْحَاکِمُ وَالْبَیْھَقِیُّ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کَحَدِیْثِ زَیْدٍ ھٰذَا وَفِیْہِ لَفَرَضْتُ عَلَیْھِمُ السِّوَاکَ مَعَ الْوُضُوْءِ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ یعنے میں وضو میں مسواک فرض کر دیتا اور نماز عشاء آدھی رات تک ہٹا دیتا وَلِلنَّسَائِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ بِلَفْظِ لَاَمَرْتُھُمْ بِتَاخِیْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاکِ عِنْدَ کُلِّ صَلٰوۃٍ میں ان پر فرض

کردیتا کہ عشاء دیر کرکے پڑھیں اور نماز کے وقت مسواک کریں ۰
حدیث ۱۵۶۔ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُہُمْ اَنْ یُّصَلُّوْا ھَا ھٰکَذَا یَعْنِی الْعِشَاءَ نِصْفَ اللَّیْلِ امت پر مشقت نہ ہوتی تو میں اُن پر فرض کردیتا کہ عشاء آدھی رات کو پڑھیں اَحْمَدُ وَالْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا حدیث ۱۵۷۔ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِیْفِ وَالسُّقْمُ السَّقِیْمِ لَاَمَرْتُ بِھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ اَنْ تُؤَخَّرَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ اگر ناتوانوں اور بیماروں کا لحاظ نہ ہوتا تو میں فرض کردیتا کہ یہ نماز آدھی رات تک مؤخر کریں اَلنَّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَمَرَّتْ رِوَایَۃُ اَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاؤُدَ وَ ابْنِ مَاجَۃَ وَاَبِیْ حَاتِمٍ بِلَا لَفْظِ الْاَمْرِ حدیث ۱۵۸۔ فرماتے ہیں صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُہُمْ اَنْ یُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِہٖ مشقت امت کا اندیشہ

لہ سبب ھذا انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اخر ذات لیلۃ صلاۃ العشاء حتی ابہار اللیل او ذھب عامۃ اللیل ونام النساء والصبیان فجاء فصلے وذکر کما ورد مبینا فی احادیث ابن عباس وابی سعید وابن عمر وانس وعائشۃ وغیرھم رضی اللہ تعالیٰ عنہم وسبب ثانی بر صفحہ ۱۸۶

نہ ہو تو میں ان پر فرض کردوں کہ عشاء میں تہائی یا آدھی رات تک تاخیر کریں اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهُ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَمَرَّتْ اُخْرٰی لَابْنِ مَاجَةَ کَاَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ وَمُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ خَالِیَةً عَنِ الْاَمْرِ حدیث ۱۵۹ صحیح بخاری میں زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک آیت سورت احزاب کی نسبت ہے وَجَدْتُهَا مَعَ خُزَیْمَةَ الَّذِیْ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَتَهٗ بِشَهَادَتَیْنِ وہ میں نے لکھی ہوئی خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پائی جن کی گواہی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو گواہوں کے برابر فرمائی حدیث ۱۶۰ اکہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو یمن پر صوبہ بنا کر بھیجتے وقت ان سے ارشاد فرمایا فَمَنْ عَرَفْتُ بِلَادَکَ

بقیہ ص۱۸۵ حدیث السواک ایتان ناس عندہ صلے اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم قلحا فقال استاکوا استاکوا لا تاتونی قلحا لولا ان اشق علے امتی لفرضت علیہم السواک عند کل صلٰوۃ کما بینہ الدارقطنی من حدیث العباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ فہما حدیثان ربما افرزہما ابو ہریرۃ وبما جمع وکذلک غیرہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم وان اتفق ان النبی صلے اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ہو الذی قال مرۃ ہکذا واخرٰی ہکذا وتارۃ جمع فالتعدد اظہروا کثر واللّٰہ تعالیٰ اعلم ۱۲ منہ قدس سرہ۔

فِی الدِّیْنِ وَالَّذِیْ فَدَ دْکَہُمْ مِنَ الدَّیْنِ وَقَدْ طَیَّبْتُ لَکَ الْھَدِیَّۃَ
فَاِنْ اُھْدِیَ لَکَ شَیْئٌ فَاقْبَلْ مجھے معلوم ہے جو تمھاری آزمائشیں دین
میں ہیں ہو چکیں اور جو کچھ دیون تم پر ہو گئے ہیں رعیت کے تحفے میں نے
تمھارے لیے حلال طیب کر دیئے جو تمھیں کچھ تحفے دے لے لو سیفؔ فِی
کِتَابِ الْمَفْتُوْحِ عَنْ عُبَیْسِ بْنِ صَخْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث**
۱۶۱ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَیْلِ وَ
الرَّقِیْقِ فَھَاتُوْا صَدَقَۃَ الرِّقَۃِ مِنْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ دِرْھَمًا دِرْھَمٌ
گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ تو ہیں نے معاف فرما دی روپوں کی زکوٰۃ
دو۔ ہر چالیس درم سے ایک درم اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ
اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ سواری
کے گھوڑوں خدمت کے غلاموں میں زکوٰۃ جو واجب نہ ہوئی سید عالم
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں یہ ہیں نے معاف فرما دی ہے۔
ہاں کیوں نہ ہو کہ حکم ایک رؤف رحیم کے ہاتھ میں ہے بحکم رب العالمین
جل جلالہ وصلے اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم **حدیث** ۱۶۲ حضور اقدس صلے
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا۔
مَا تَقُوْلُوْنَ فِی الزِّنَا کو کیسے سمجھتے ہو؟ قَالُوْا حَرَامٌ حَرَّمَہُ اللّٰہُ
وَرَسُوْلُہٗ فَھُوَ حَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ عرض کی حرام ہے اسے اللہ و
رسول نے حرام کر دیا۔ تو وہ قیامت تک حرام ہے اَحْمَدُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ
وَالطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ وَالْکَبِیْرِ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِیَ

؎ یہاں تک اٹھاون حدیثیں تفویض احکام کی مفیدات و مؤیدات مذکور ہوئیں آگے صرف استناد احادیث جلیلہ ہیں ۱۲

اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۱۶۳۔ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
اِنِّی اُحَرِّمُ عَلَیْکُمْ حَقَّ الضَّعِیْفَیْنِ الْیَتِیْمِ وَالْمَرْاَۃِ میں تم پر حرام
کرتا ہوں دو کمزوروں کی حق تلفی یتیم اور عورت الحاکم علیٰ
شرطِ مسلمٍ والبیہقی فی الشعب واللفظ لہ عن ابی ہریرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۱۶۴۔ صحیحین میں جابر بن عبد
اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے انہوں نے سال فتح مکہ، مکہ معظمہ
میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا اِنَّ اللہَ
وَرَسُوْلَہٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَۃِ وَالْخِنْزِیْرِ وَالْاَصْنَامِ
بے شک اللہ اور اس کے رسول نے حرام کر دیا ہے شراب اور مردار
اور سؤر اور بتوں کا بیچنا۔ حدیث ۱۶۵۔ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم لَا تَشْرَبْ مُسْکِرًا فَاِنِّیْ حَرَّمْتُ کُلَّ مُسْکِرٍ نشہ
کی کوئی چیز نہ پی کہ بے شک نشہ کی ہر شے میں نے حرام کر دی ہے
النسائی بسندٍ حسنٍ عن ابی موسی الاشعری رضی

لہ فائدہ۔ ابو الشیخ ابن حبان نے کتاب الثواب میں روایت کی۔
حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَاصِمٍ ثنا عُمَرُ ابْنُ حَفْصِ نِ الْوَصَّابِیُّ ثنا سَعِیْدُ
بْنُ مُوْسٰی ثنا رَبَاحُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّہْرِیِّ عَنْ
اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ فَرَضْتُ عَلٰی اُمَّتِیْ قِرَاءَۃَ (باقی بر صفحہ ۱۸۹)

اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث ۱۶۶ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سن لو مجھے قرآن کے ساتھ اس کا مثل ملا یعنے حدیث دیکھو کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر بیٹھا یہ نہ کہے کہ یہی قرآن لیے رہو جو اس میں حلال ہے اُسے حلال جانو جو اس میں حرام ہے اُسے حرام مانو وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مِثْلُ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام کیا وہ

بقیہ صفحہ ۱۸۸ یٰسٓ کُلَّ لَیْلَۃٍ فَمَنْ دَاوَمَ عَلٰی قِرَاءَتِہَا کُلَّ لَیْلَۃٍ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ شَہِیْدًا یعنی اس سند سے آیا کہ حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنی امت پر یٰسٓ شریف کی ہر رات تلاوت فرض کی جو ہمیشہ ہر شب اسے پڑھے پھر مرے شہید مرے **اقول** وَسَعِیْدٌ وَّاِنِ اتُّہِمَ فَالْمُحَقَّقُ عِنْدَ الْمُحَقِّقِیْنَ اَنَّ الْوَضْعَ لَا یَثْبُتُ بِمُجَرَّدِ تَفَرُّدِ کَذَّابٍ فَضْلًا عَنْ مُتَّہَمٍ مَا لَمْ یَنْضَمَّ اِلَیْہِ شَیْءٌ مِّنَ الْقَرَائِنِ الْحَاکِمَۃِ بِہٖ کَمُخَالَفَۃِ نَصٍّ اَوْ اِجْمَاعٍ قَطْعِیَّیْنِ اَوِ الْحِسِّ اَوْ اِقْرَارِ الْوَاضِعِ بِوَضْعِہٖ اِلٰی غَیْرِ ذٰلِکَ کَمَا نَصَّ عَلَیْہِ السَّخَاوِیُّ فِیْ فَتْحِ الْمُغِیْثِ وَاَثْبَتْنَا عَلَیْہِ عَرْشَ التَّحْقِیْقِ فِیْ مُنِیْرِ الْعَیْنِ فِیْ حُکْمِ تَقْبِیْلِ الْاِبْہَامَیْنِ وَاَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ اَنَّ الضَّعِیْفَ غَیْرَ الْمَوْضُوْعِ یُعْمَلُ بِہٖ فِی الْفَضَائِلِ وَقَدْ بَیَّنَّاہُ فِی الْہَادِ الْکَافِ فِیْ حُکْمِ الضِّعَافِ اس حدیث وراس فرضیت کے متعلق فقیر کے پاس سوال آیا تھا جس کا جواب فتاوی فقیر العطایا النبویہ فی الفتاوے الرضویہ کے مجلد پنجم کتاب مسائل شتےٰ میں مذکور وَاللّٰہُ الْہَادِیْ اِلٰی مَعَالِی الْاُمُوْرِ ۱۲ منہ

بھی اسی کی مثل ہے جسے اللہ عزوجل نے حرام کیا جل جلالہ وصلے اللہ تعالےٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِیْ کَرِبَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ یہاں صرف صراحتہً حرام کی دو قسمیں فرمائیں ایک وہ جسے اللہ عزوجل نے حرام فرمایا دوسرا وہ جسے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حرام کیا۔ اور فرمایا کہ وہ دونوں برابر ویکساں ہیں **اقول** مراد واللہ اعلم نفس حرمت میں برابری ہے تو اس ارشاد علماء کے منافی نہیں کہ خدا کا فرض رسول کے فرض سے اشد واقوی ہے **حدیث ۱۶۷** جہیش بن اویس نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مع اپنے چند اہل قبیلہ کے باریاب خدمت اقدس حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہوئے قصیدہ عرض کیا ازاں جملہ یہ اشعار ہیں ؎

اَلَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْتَ مُصَدَّقٌ ؞ فَبُوْرِکْتَ مَھْدِیًّا وَبُوْرِکْتَ ھَادِیًا
شَرَعْتَ لَنَا دِیْنَ الْحَنِیْفَۃِ بَعْدَ مَا ؞ عَبَدْنَا کَاَمْثَالِ الْحَمِیْرِ طَوَاغِیَا

یارسول اللہ حضور تصدیق کیے گئے ہیں حضور اللہ عزوجل سے ہدایت پانے میں بھی مبارک اور خلق کو ہدایت عطا فرمانے میں بھی مبارک حضور ہمارے لیے دین اسلام کے شارع ہوئے بعد اس کے کہ ہم گدھوں کی طرح بتوں کو پوج رہے تھے اِبْنُ مَنْدَۃَ مِنْ طَرِیْقِ عَمَّارِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَحْیٰی بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فِی

حدیث طویل یہاں صراحتہً تشریع کی نسبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے کہ شریعت اسلامی حضور کی مقررہ کی ہوئی ہے۔ ولہذا قدیم سے عرف علمائے کرام میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شارع کہتے ہیں۔ علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں فَقَدِ اشْتَهَرَ اِطْلَاقُهٗ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهٗ شَرَعَ الدِّيْنَ وَالْاَحْكَامَ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شارع کہنا مشہور و معروف ہے اس لیے کہ حضور نے دین متین و احکام دین کی شریعت نکالی۔ اسی قدر پر بس کیجئے کہ اس میں سب کچھ آگیا۔ ایک لفظ شارع تمام احکام تشریعیہ کو جامع ہوا۔ میں نے یہاں وہ احادیث نقل نہ کیں جن میں حضور کی طرف امر و نہی و قضا و امثالہا کی اسناد ہے کہ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتنی حدیثوں میں وارد جن کے جمع کو ایک مجلد کبیر بھی کافی نہ ہو اور خود قرآن عظیم ہی نے جو ارشاد فرمایا وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا جو کچھ رسول تمھیں دیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو کہ امر و نہی و قضا اوروں کی طرف بھی اسناد کرتے ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ مجھے تو یہ ثابت کرنا تھا کہ حضور اقدس صلی

ف ۱۵۵ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین کے شارع ہیں۔

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احکام شرعیہ سے فقط آگاہی و واقفیت کی نسبت نہیں جس طرح وہ سرکش طاغی آخر تقویۃ الایمان میں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افترا کرکے کہتا ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ سب لوگوں سے امتیاز مجھ کو یہی ہے اللہ کے احکام سے میں واقف ہوں اور لوگ غافل۔ مسلمانو [ف ۲۰۰]! للہ انصاف۔ اس کس ناکس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل جلیلہ و خصائص جمیلہ و کمالات رفیعہ و درجات منیعہ جن میں زید و عمرو کی کیا گنتی۔ انبیاء و مرسلین و ملائکہ مقربین علیہم الصلاۃ و التسلیم کا بھی حصہ نہیں سب یک لخت اڑا دیئے۔ سب [ف ۲۰۱] لوگوں سے حضور سید اعظم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا امتیاز صرف دوبارہ احکام رکھا اور وہ بھی اتنا کہ حضور واقف ہیں۔ اور لوگ غافل۔ تو انبیاء سے تو کچھ امتیاز رہا ہی نہیں کہ وہ بھی واقف ہیں غافل نہیں۔ اور اُمتیوں سے بھی امتیاز اتنی ہی دیر تک ہے کہ وہ غافل رہیں واقف ہو جائیں تو کچھ امتیاز نہیں کہ اب وقوف و غفلت کا تفاوت نہ رہا۔ اور امتیاز اسی میں منحصر تھا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ مسلمانو! دیکھا یہ حاصل ہے اس شخص کے دین کا یہ پچھلا کلمہ ہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پر اُس کے ایمان کا جس پر اُس نے خاتمہ کیا۔ حالانکہ واللہ دربارہ احکام بھی صرف اتنا ہی امتیاز نہیں بلکہ حضور حاکم ہیں صاحب فرمان ہیں مالک افتراض ہیں والی تحریم ہیں۔ سن اور سرکش! احکام سے اپنے نزدیک

ف ۲۰۰: امام الوہابیہ کا مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صریح افتراء

ف ۲۰۱: امام الوہابیہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و خصائص و کمالات یک لخت اڑا دیئے امام الوہابیہ کے نزدیک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی نبی سے تو اصلاً کچھ امتیاز نہیں اور مقبول میں بھی فقط جاہلوں سے ممتاز ہیں نہ عالموں سے ۔

وانف تو تو بھی ہے پھر تجھے کوئی مسلمان کہیگا کہ شریعت کے فرائض تیرے فرض کیے ہوئے ہیں؟ شرع کے محرمات تو نے حرام کر دیئے ہیں؟ جن پر زکوٰۃ نہیں انہیں نے معاف کر دیا ہے؟ شریعت کا راستہ تیرا مقرر کیا ہے؟ شرائع میں تیرے احکام بھی ہیں؟ اور وہ احکام احکام خدا کے مثل مساوی ہیں؟ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے یہ سب باتیں کہی جاتی ہیں۔ خود محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہیں۔ لہٰذا فقیر نے صرف اسی قسم احادیث پر اقتصار کیا اور بفضلہ تعالیٰ اپنا نیزۂ خارا گذار و آہن گداز ان گستاخانِ چشم بند و دہن باز کے دل و جگر کے پار کر دیا وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں[۲۰۳] علامہ شہاب خفاجی پر کہ نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں قصیدہ بردہ شریف کے اس شعر کی شرح میں ؎

نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِیْ فَلَا اَحَدٌ ٭ اَبَرَّ فِیْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمٖ

ہمارے نبی صاحب امر و نہی تو ان سے زیادہ ہاں اور نہ کے فرمانے میں کوئی سچا نہیں فرماتے ہیں۔ مَعْنٰی نَبِیُّنَا الْاٰمِرُ الخ اَنَّهٗ لَا حَاكِمَ سِوَاهُ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ حَاكِمٌ غَيْرُ مَحْكُوْمٍ الخ
نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صاحب امر و نہی ہونے کے یہ معنے ہیں کہ حضور حاکم ہیں حضور کے سوا عالم میں کوئی حاکم نہیں نہ وہ کسی کے محکوم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ذکرناہ فِیْ فَصْلِ جُوْدِهٖ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الحمد للہ یہ تذییل جمیل اپنے باب میں

[۲۰۳] نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حاکم ہیں [illegible] کسی کے محکوم نہیں

فرد کامل ہوئی۔ احادیث تحریم مدینہ طیبہ بھی اسی باب سے تھیں کہ امام الوہابیہ کے اُس خاص حکم شرک کے سبب جدا شمار میں رہیں اگر کوئی چاہے انہیں اور اس بیان تذییل کو ملا کر احکام تشریعیہ کے بارے میں سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اقتدار و اختیار کا ظاہر کرنے والا ایک مستقل رسالہ بنائے اور بنام **منیۃ اللبیب ان التشریع بید الحبیب** موسوم ٹھہرائے وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ اٰمِیْنَ

مسک الختام۔ اب فقیر غفرلہ المولی القدیر سات حدیثیں اس وصل مبارک میں اور ذکر کرے جن سے امام الوہابیہ کو سخت ذکر ہونا شمس و امس کی طرح ظاہر ہو کہ جن احادیث سے جن باتوں کو شرک بتانا چاہا تھا خود وہی اور ان کے نظائر صاف گواہ ہیں کہ وہ ہرگز شرک نہیں مگر بیچارے معذور کی داد نہ فریاد وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ھَادٍ ؕ

حدیث ۲۰۴ و **۱۹۸** صحیح بخاری و مسند احمد و سنن ابی داؤد و ترمذی و ابن ماجہ میں ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میری شادی میں تشریف لائے چھوکریاں دف بجا کر میرے باپ چچا جو بدر میں شہید ہوئے تھے ان کے اوصاف گاتی تھیں اس میں کوئی بولی ع وَفِیْنَا نَبِیٌّ یَّعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ ہم میں وہ نبی ہیں جنہیں آئندہ کا حال معلوم ہے۔ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اس پر سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

ف: حدیث: فینا نبی یعلم ما فی غد کی نفیس تحقیق۔

دَعِیْ هٰذِہٖ وَقُوْلِیْ بِالَّذِیْ کُنْتِ تَقُوْلِیْنَ اسے رہنے دے اور جو پہلے کہہ رہی تھی وہی کہے جا **اقول** وباللہ التوفیق۔ امام الوہابیہ اس حدیث کو شرک فی العلم کی فصل میں لایا جسے کہا تھا "اس فصل میں ان آیتوں حدیثوں کا ذکر ہے جس سے اشراک فی العلم کی بُرائی ثابت ہوتی ہے" تو وہ اس حدیث سے یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ نبی صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف آیندہ بات جاننے کی اسناد مطلقاً شرک ہے۔ اگرچہ بعطائے الٰہی جانے کہ اس نے صاف کہہ دیا "پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات اُن کو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے ہر طرح شرک ہے"۔ اور خود اس مصرع مذکورہ کا مطلب بھی یوں بتایا کہ "چھوکریاں کچھ گانے لگیں اس میں پیغمبر خدا کی تعریف یہ کہی کہ ان کو اللہ نے ایسا مرتبہ دیا ہے کہ آیندہ باتیں جانتے ہیں" بایں ہمہ حدیث کو شرک فی العلم کی فصل میں لایا۔ مگر جب حدیث میں حکم شرک کی اصلا بو نہ پائی تو خود ہی اپنے دعوے سے تنزل پر آیا اور صرف اتنا لکھنے پر بس کی "اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انبیاء کی جناب میں یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی باتیں جانتے ہیں پیغمبر خدا نے اس قسم کا شعر اپنی تعریف کا انصار کی چھوکریوں کو گانے بھی نہ دیا چہ جائیکہ عاقل مرد اس کو کہے یا سنکر پسند کرے"۔ اللہ اللہ اللہ کے دیئے سے بھی ایسا مرتبہ ماننا اس کے نزدیک شرک ہو تو شکایت نہیں اس کے دھرم میں اس کا معبود[ف۲۰۶] خود ہی کسی کو آیندہ باتیں جاننے کا

ف ۲۰۵ - امام الوہابیہ صراحۃً قرآن مجید کے صاف ادعا کرنے کہ انبیاء کیطرف خدا کے عطا سے بھی اطلاع غیب کی نسبت شرک ہے۔

ف ۲۰۶ - امام الوہابیہ کے نزدیک اسکا معبود کسی کو اطلاع علی الغیب کا رتبہ دینے سے عاجز ہے۔

مرتبہ دینے پر قادر نہیں کیا اپنا شریک کسی کو بنا سکیگا یوں ہی یہ امر[۲۰۷] بھی اسے مضر نہیں کہ انبیاء علیہم الصلاۃ والتسلیم کو بعطائے الٰہی بھی اطلاع علی الغیب کا مرتبہ نہ ملنا صریح قرآن عظیم سے قال اللہ تعالیٰ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ اللہ اس لیے نہیں کہ تمھیں غیب پر اطلاع کا منصب دے۔ ہاں اپنے رسولوں سے چن لیتا ہے جسے چاہے۔ وقال اللہ تعالیٰ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ غیب کا جاننے والا تو کسی کو اپنے غیب پر غالب و مسلط نہیں کرتا مگر اپنے پسندیدہ رسولوں کو۔ یہاں لَا يُظْهِرُ غَيْبَهٗ عَلٰى اَحَدٍ نہ فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنا غیب کسی پر ظاہر نہیں فرماتا کہ اظہار غیب تو اولیائے کرام قدست اسرارھم پر بھی ہوتا ہے۔ اور بذریعہ انبیاء و اولیاء علیہم الصلاۃ والسلام ہم پر بھی بلکہ فرمایا لَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا ۙ اپنے غیب خاص پر کسی کو ظاہر و غالب و مسلط نہیں فرماتا مگر رسولوں کو۔ ان دونوں مرتبوں میں کیسا فرق عظیم ہے اور یہ اعلیٰ مرتبہ انبیاء علیہم الصلاۃ والثناء کو عطا ہونا قرآن عظیم سے کیسا ظاہر ہے مگر اُسے کیا مضر کہ جب اس کے نزدیک اللہ عزوجل کا کذب ممکن۔ جیسا کہ اُسکے رسالہ یکروزی سے ظاہر اور فقیر کے رسالہ سُبْحٰنَ السُّبُّوْحِ عن عیب کذب مقبوح میں اس کا رد ظاہر و باہر تو قرآن کی مخالفت اُسپر کیا؟ وُثرد اللہ

ف ۲۰۷: [illegible] وہابیہ کو صریح مخالفت قرآن کی کچھ پروا نہیں کہ اس کے نزدیک تحریف قرآن کچھ بڑا ضرور نہیں۔

اَلْمُسْتَعَانُ عَلٰی کُلِّ غَوِیٍّ فاجر اس سب سے گزر کر ہوشیار عیار سے اتنا پوچھیے کہ بالفرض اگر حدیث سے ثابت ہے بھی تو صرف ممانعت کہ انبیاء کی جناب میں ایسا عقیدہ نہ رکھو وہ شرک کا جبروتی حکم جس کے لیے اس فصل اور ساری کتاب کی وضع ہے کہاں سے نکلا کیا اسی کو تمام تقریب کہتے ہیں اور یہ اس کا قدیم داب ہے کہ دعوے کرتے وقت آسمان سے بھی اونچا اڑیگا اور دلیل لاتے وقت تحت الثریٰ میں جا چھپیگا اور پیچھا کیجیے تو وہاں سے بھی بھاگ جائیگا جا بجا ایسے ہی ناتمام اٹکل بازیوں سے عوام کو چھل دیا اور کاغذ کا چہرہ اپنے دل کی طرح سیاہ کیا ثم اقول اور انصاف کی نگاہ سے دیکھیے تو بحمد اللہ تعالیٰ حدیث نے شرک کا تسمہ بھی لگا نہ رکھا او شرک پسند او شرک کی حقیقت و شناعت سے غافل! کیا شرک کوئی ایسی ہلکی چیز ہے کہ اللہ کا رسول اور رسولوں کا سردار صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی مجلس میں اپنے حضور اپنی امت کو شرک بکتے شرک بولتے سُنے اور دلیل ہی سہل دو حرفوں میں گزار دے کہ اسے رہنے دو۔ وہی پہلی بات کہتے جاؤ۔ اب یاد کر حدیث اَبِیْ دَاؤدَ وَیْحَکَ اِنَّہٗ لَا یُسْتَشْفَعُ بِاللّٰہِ عَلٰی اَحَدٍ کے متعلق اپنی بد لگامی کی تقریر کہ تقریب میں قحط پڑا تھا ایک گنوار نے پیغمبر کے روبرو اس کی سختی بیان کی اور دعا طلب کی اور کہا کہ تمھاری سفارش اللہ کے پاس ہم چاہتے ہیں اور اللہ کی تمھارے پاس یہ بات سن کر پیغمبر خدا بہت خوف اور دہشت میں آگئے اور اللہ کی بڑائی ان کے منہ سے نکلنے لگی اور ساری مجلس کے

ف ۲۰۲۔ امام الوہابیہ دعوے کے وقت آسمان پر اڑتا ہے اور دلیل لاتے وقت تحت الثریٰ پر بھی نہیں رکتا

چہرے اللہ کی عظمت سے متغیر ہو گئے پھر اس کو سمجھایا کہ اللہ کی شان بہت بڑی ہے سب انبیاء اولیاء اس کے روبرو ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں وہ کس کے روبرو سفارش کرے سبحٰن اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ کی اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے اور عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھری ہوئی ہے بیان کرنے لگے"۔ اقول انبیاء و اولیاء کو ذرہ ناچیز سے کمتر کہنے کی نبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ وسلم کی طرف نسبت کرنا کہ حضور نے اسے یوں سمجھایا یہ تیرا افترا ہے۔ حدیث میں اس کا وجود نہیں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کے بدگویوں کو بے حواس کہنا یہ تیری بے دینی کا ادنی کرشمہ اور افترا پر افترا ہے حدیث میں اس کا بھی نشان نہیں اور اللہ عزوجل کی عظمت اس کی صفت پاک اس کی ذات اقدس سے قائم ہے مکان و محل سے منزہ ہے کیا جانئے تو کس چیز کو خدا سمجھا ہے جس کی عظمت مکانوں میں بھری ہوئی ہے۔

خیر یہ تو تیرے بائیں ہاتھ کے کھیل ہیں ؎

تیر بر جاہِ انبیاء انداز ٭ طعن در حضرتِ الٰہی کن

بے ادب باش وانچہ دانی گو ٭ بیحیا باش و ہرچہ خواہی کن

مگر آنکھوں کی پٹی اتروا کر ذرا یہ سوچ کر جو بات عظمت شانِ الٰہی کے خلاف ہو اسے چن کر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کا یہ برتاؤ ہوتا ہے حالانکہ سفارشی ٹھہرانے کو یہ بات کہ اس کا مرتبہ اس سے کم ہے جس کے پاس

اس کی سفارش لائی گئی۔ ایسی صریح لازم نہیں جسے عام لوگ سمجھ لیں ولہٰذا وہ صحابی اعرابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باآنکہ اہل زبان تھے اس نکتے سے غافل رہے تو کیا ممکن ہے کہ صریح شرک و کفر کے کلمے حضور سنیں اور اصلاً کوئی اثر غضب و جلال چہرہ اقدس پر نمایاں نہ ہو نہ حضور دیر تک سبحٰن اللہ سبحٰن اللہ کہیں نہ اہل مجلس کی حالت بدلے نہ ان کہنے والوں پر کوئی مواخذہ ہو ایک آسان سی بات پر قناعت فرمائیں کہ اسے رہنے دو۔ کیوں نہیں فرماتے کہ اری تم کافر بک رہی ہو اری تقویۃ الایمان کے حکم سے تم مشرکہ ہوگئیں تمہارا دین جاتا رہا تم مرتد ہوئیں از سر نو ایمان لاؤ کلمہ پڑھو نکاح ہو گیا ہے تو تجدید نکاح کرو غرض ایک حرف بھی ایسا نہ فرمایا جس سے شرک ہونا ثابت ہو کہنے والیوں کو اپنا حال اور اہل مجلس کو اس لفظ کا حکم معلوم ہو۔ حالانکہ وقت حاجت بیان حکم فرض ہے اور تاخیر اصلاً روا نہیں۔ تو خود حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اطلاع علی الغیب کی نسبت ہرگز شرک نہیں۔ رہا ممانعت فرمانا وہ بھی یہ بتائیے۔ کہ انبیائے کرام وخود سید الانام علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کی جناب میں اس کا اعتقاد فی نفسہٖ باطل ہے یہ منہ دھو رکھیے منع لفظ بطلان معنی ہی میں منحصر نہیں بلکہ اس کے لیے وجوہ ہیں اور عقل ونقل کا قاعدہ مسلمہ ہے کہ اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال اولاً ممکن کہ لہو ولعب کے وقت اپنی نعت اور وہ بھی زنانے گانے اور وہ بھی دف بجانے میں پسند نہ فرمائی لہٰذا ارشاد ہوا اسے رہنے دو اور وہی پہلے گیت گاؤ

ارشاد الساری لمعات و مرقاۃ وغیرہا میں اس احتمال کی تصریح ہے ثانیا اقول ممکن کہ مجلس عورتوں کنیزوں کم فہم لوگوں کی تھی اُن میں منع فرمایا کہ توہم ذاتیت کا سدّباب ہو شرع حکیم ہے اور امام اُلوہابیہ کی مت اوندھی جو محتمل ذو وجوہ بات جس میں بُرے پہلو کی طرف لیجانے کا احتمال ہو چھوکریوں کو منع کی جائے دانشمند مردوں کیلیے اس کی ممانعت بدرجہ اولی جانتا ہے۔ حالانکہ معاملہ صاف الٹا ہے۔ ایسی بات سے کم علموں، کم فہموں کو روکتے ہیں کہ غلط نہ سمجھ بیٹھیں عاقلوں دانشمندوں کو منع کیا ضرور کہ ان سے اندیشہ نہیں صحیح مسلم و مسند احمد و سنن ابی داؤد و سنن نسائی میں عدی بن حاتم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے ایک شخص نے حضور اقدس صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے سامنے خطبہ پڑھا اور اس میں یہ لفظ کہے مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى جس نے اللہ و رسول کی اطاعت کی اس نے راہ پائی اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی۔ وہ گمراہ ہوا۔ سیّد عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ، کیا بُرا خطیب ہے تو یوں کہہ کہ جس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔ ابو داؤد کی روایت میں ہے قَالَ قُمْ اَوْ قَالَ اذْهَبْ فَبِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ سیّد عالم صلے اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اٹھ یا فرمایا چلا جا کہ تو بُرا خطیب ہے۔ امام قاضی عیاض وغیرہ ایک جماعت علماء کا ارشاد ہے اِنَّمَا اَنْكَرَ عَلَيْهِ تَشْرِيْكَهٗ فِى الضَّمِيْرِ الْمُقْتَضِىْ لِلتَّسْوِيَةِ وَاَمَرَهٗ

بالعطف تعظیما للہ تعالیٰ بتقدیم اسمہ یعنی سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے اس خطیب کا اللہ ورسول کو ایک ضمیر[1] تثنیہ میں جمع کرنا

---

[1] اقول ہذا ہو الصحیح فی علۃ النہی ومنافاتہ لحدیث ابی داؤد
الاتی منہ فعقبہ بما ذکر العبد الضعیف غفر اللہ تعالیٰ لہ اما ما استصوب
الامام الاجل النووی رحمہ اللہ تعالیٰ فی المنہاج ان سبب النہی
ان الخطب شانہا البسط والایضاح واجتناب الاشارات والرموز
ومثل ہذا الضمیر قد تکرر فی الاحادیث الصحیحۃ من کلام رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یکون
اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواہما وانما ثنی الضمیر ههنا لانہ لیس خطبۃ
وعظ وانما ہو تعلیم حکم فکلما قل لفظہ کان اقرب الی حفظہ بخلاف
خطبۃ الوعظ فانہ لیس المراد حفظہا وانما یراد الاتعاظ بہا اھ فاقول
انما حمل الامام رحمہ اللہ تعالیٰ علی ہذا التکلف البعید ما رأی من التنافی
بین نہیہ الخطیب وثبوتہ عن نفسہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقد علمت
ان لاتنافی ولیس من واجبات الخطبۃ ترک الاضمار ولا من شرائطہ
الایضاح ووضع المظہر موضع المضمر انما کان الاضمار یخل بالاظہار حیث یخشی الا
لتباس وههنا لالبس فکیف یکون ھذا مقتضیا لان یواجہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم بالذم ویقول لہ اذہب وقم وقد کان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحب الایجاز
فی الکلام بحیث لایخل بالافہام وکان یقول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قصر

ص ۲۰۲

کہ جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی پسند نہ فرمایا کہ اس میں برابری کا وہم نہ جائے اور حکم دیا کہ یوں کہے کہ جس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی جس میں اللہ عزوجل کا نام اقدس نام پاک رسول سے تعظیماً مقدم ہے حالانکہ صحیح حدیث میں ہے خود حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبے میں یوں فرمایا کرتے مَنْ یُطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِہِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ جس نے اللہ و رسول کی اطاعت کی وہ راہ یاب ہوا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ اپنا ہی نقصان کریگا اَبُوْدَاوٗدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ نیز ابن شہاب زہری نے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا خطبۂ جمعہ روایت کیا اس میں بعینہٖ وہی الفاظ ہیں کہ وَمَنْ یَّعْصِہِمَا فَقَدْ غَوٰی جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی گمراہ ہوا رَوَاہُ ایضاً عَنْہُ مُرْسَلاً حدیث آیندہ سے بتوفیق اللہ تعالیٰ اس تقریر کی عمدہ تائید و تقریب ہوتی ہے فَانْتَظِرْ ثالثاً وجہ ممانعت علم غیب کی اسناد مطلق بے ذکر تعلیم الٰہی عزوجل ہے شیخ محقق رحمہ اللہ تعالیٰ نے لمعات میں اس طرف ایما فرمایا اقول اور وہ بیشک وجیہ ہے جس طرح بغیر اللہ عزوجل کی مشیت کو

حاشیہ
بقیہ۔ ان طول صلاۃ الرجل وقصر خطبتہ مئنۃ من فقہہ فاطیلوا الصلاۃ واقصروا الخطبۃ وان من البیان لسحرا ثم ثبوت مثلہ عنہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی الخطبۃ کما ستسمع من حدیثی ابی داؤد کلا ینافی لھذا الوجہ وجہ قبول اصلا فانما المحیص الیٰ ما ذکرہ العبد الضعیف و الحمد للہ علیٰ التوفیق ۱۲ منہ

ملائے ہوئے یوں کہنا کہ میں یوں کروں گا مکروہ ہے۔ وقال اللہ تعالیٰ وَ لَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰہُ ط ہرگز نہ کہنا کسی چیز کو کہ میں کل ایسا کرنے والا ہوں مگر یہ کہ خدا چاہے۔ علم غیب بالذات اللہ عزوجل کے لیے خاص ہے۔ کفار اپنے معبودانِ باطل وغیرہم کے لیے مانتے تھے۔ لہٰذا مخلوق کو عالم الغیب کہنا مکروہ۔ اور یوں کوئی حرج نہیں کہ اللہ کے بتائے سے امورِ غیب پر انہیں اطلاع ہے۔ یہ دوسرا احتمال ہے کہ علماء نے اس حدیث میں ذکر فرمایا اس تقدیر پر بھی ممانعت ادب کلام کی طرف ناظر ہے نہ یہ کہ انبیاء علیہم الصلٰوۃ والسلام کو بتعلیمِ الٰہی غیب پر اطلاع کا عقیدہ ممنوع ہی ہو شرک تو درکنار جو اس طاغی کا مقصود ہے ھکذا ینبغی التحقیق واللہ تعالیٰ ولی التوفیق۔

حدیث ۱۶۹ احمد بن اسحٰق تابعی ثقہ امام السیر والمغازی نے ابو وجزہ یزید بن عبید سعدی سے روایت کی جب (غزوہ حنین میں) مشرکین بھاگ گئے مالک بن عوف (کہ اس لڑائی میں سردار کفار ہوازن تھے) بھاگ کر طائف میں پناہ گزین ہوئے رحمت عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر وہ ایمان لاکر حاضر ہو تو ہم اس کے اہل ومال اُسے واپس دیں یہ خبر مالک بن عوف کو پہنچی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ جب کہ حضور مقام جعرانہ سے نہضت فرماچکے تھے سید اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے اہل ومال انہیں واپس دیئے اور سنو اونٹ اپنے خزانہ کرم سے عطا کیے فقال مالک بن عوف رضی اللہ تعالیٰ

عَنْہُ یُخَاطِبُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ قَصِیْدَۃٍ
مَا اِنْ رَأَیْتُ وَلَا سَمِعْتُ بِوَاحِدٍ ÷ فِی النَّاسِ کُلِّہِمْ کَمِثْلِ مُحَمَّدٍ
اَوْفٰی وَاَعْطٰی لِلْجَزِیْلِ لِمُجْتَدٍ ÷ وَمَتٰی تَشَأْ یُخْبِرْکَ عَمَّا فِیْ غَدٍ
میں نے تمام جہان کے لوگوں میں محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مثل
نہ کوئی دیکھا نہ سنا۔ سب سے زیادہ وفا فرمانے والے اور سب سے فزوں
تر سائل کو نفع کثیر عطا بخشنے والے اور جب تو چاہے تجھے آئندہ کل کی
خبر بتادیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم نے انہیں اُن کی قوم ہوازن اور قبائل ثمالہ وسلمہ وفہم پر سردار فرمایا
حدیث ۷۰ ۔ معانی نے کتاب الجلیس والانیس میں بطریق حریازی
حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی مالک بن عوف
رضی اللہ تعالےٰ عنہ رئیس ہوازن اسلام لاکر خدمت اقدس میں حاضر
ہوئے اور حضور پر نور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا وہ قصیدہ نعتیہ
سنایا (جس میں اسی مضمون کے شعر ذکر کیے) فَقَالَ لَہٗ خَیْرًا وَّکَسَاہُ
حُلَّۃً۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے حق میں کلمہ
خیر فرمایا اور انہیں خلعت پہنایا ذَکَرَہُمَا الْحَافِظُ فِی الْاِصَابَۃِ اقول رضوان
الٰہی کے بے شمار باران یاران مصطفےٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم
پر برسیں یوں نہ کہنا کہ منگلے بیشا جب وہ چاہیں تجھے غیب کی خبر دے
دیں اس میں اس صورت پر بھی صادق آسکنے کا ایک احتمال رہتا جب
بتانے والے کو کوئی اختیار نہ دیا جائے۔ بلکہ سال دو سال میں ایک آدھ

ص ۱۲۱، مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم غیب عطائے الٰہی سے ہونا پر قدرت و اختیار ہونا حضور کی صفت ہے۔

بات پر اطلاع عطا ہو ایسا جاننے والا بھی نہ یہ دا بہام کے طور پر کہہ سکتا ہے کہ میں جب چاہونگا تمھیں غیب کی خبر دیدونگا کہ وہ اسی وقت چاہیگا جب اُسے اتفاق سے کوئی خبر ملے گی تو شرطیہ سچا ہے بلکہ یوں فرمایا کہ جب تو چاہے وہ تجھے غیب کی خبر دے دینگے۔ یہاں سائل مطلق مخاطب ہے کسے باشد نہ وہ معین نہ اُس کے پوچھنے کا وقت محدود نہ غد معرفہ بلکہ نکرہ غیر مخصوص تو حاصل یہ ٹھہرے گا کہ جو شخص چاہے جس وقت چاہے جس آئندہ بات کو چاہے حضور بتا دینگے یہ اُسی کی شان ہو سکتی ہے جو بالفعل تمام آئندہ باتوں کو جانتا ہو اطلاع غیب اس کے ارادہ خواہش پر کردی گئی ہو کہ جب چاہے معلوم کرلے ورنہ یہ اطلاق ہرگز صادق نہیں آسکتا اسے ایک نظیر محسوس میں دیکھیئے۔ زید فقیر ہے نہ پاس کچھ رکھتا ہے نہ بادشاہی خزانوں پر اس کا ہاتھ پہنچتا ہے مگر بادشاہ اسے کبھی کبھی دو چار توڑے بخش دیتا ہے وہ شخص پہلو رکھ کر یہ کہے تو کہہ لے کہ میں جب چاہوں ایک توڑا خیرات کردوں کہ وہ آپ ہی اُسی وقت چاہے گا جب پائے گا مگر عام فقیروں کو اشتہار دے کہ تم جس وقت چاہو میں توڑا عطا کردوں تو ضرور غلط کہا۔ اور دوم پھر میں اس کا دروغ کھل سکتا ہے فقیر مانگیں اور نہ مال ہے نہ خزانے پر اختیار تو کہاں سے دیگا۔ ہاں اگر بادشاہ نے بالفعل ایسے خزانے دے دیئے کہ جب کوئی کچھ مانگے یہ دے اور کمی نہ ہو یا بالفعل نہ سہی تو خزانوں پر اختیار ہی دیا ہو کہ جس وقت جو چاہے لے تو وہ بیشک ایسی بات کہہ سکتا ہے اب یہ حدیثیں فرما رہی ہیں کہ صحابی بہ صفت کریم حضور کی نعت اقدس

ہیں عرض کرتے ہیں اور حضور انکار نہیں فرماتے بلکہ خلعت وانعام بخشتے ہیں تو صراحۃً ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ نے اطلاع غیب حضور کے ارادہ اختیار پر رکھ دی ہے اور واقعی انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی شان ایسی ہی ہے امام حجۃ الاسلام محمد محمد غزالی قدس سرہ العالی فرماتے ہیں۔ اَلنُّبُوَّۃُ عِبَارَۃٌ اَمَّا یَخْتَصُّ بِہِ النَّبِیُّ وَیُفَارِقُ بِہٖ غَیْرُہٗ وَھُوَ یَخْتَصُّ بِاَنْوَاعٍ مِّنَ الْخَوَاصِّ اَحَدُھَا اَنَّہٗ یَعْرِفُ حَقَائِقَ الْاُمُوْرِ الْمُتَعَلِّقَۃِ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَصِفَاتِہٖ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَالدَّارِ الْاٰخِرَۃِ عِلْمًا مُّخَالِفًا لِعِلْمِ غَیْرِہٖ بِکَثْرَۃِ الْمَعْلُوْمَاتِ وَزِیَادَۃِ الْکَشْفِ وَالتَّحْقِیْقِ ثَانِیْھَا اَنَّ لَہٗ فِیْ نَفْسِہٖ صِفَۃً بِھَا تَتِمُّ الْاَفْعَالُ الْخَارِقَۃُ لِلْعَادَۃِ کَمَا اَنَّ لَنَا صِفَۃً تَتِمُّ بِھَا الْحَرَکَاتُ الْمَقْرُوْنَۃُ بِاِرَادَتِنَا وَھِیَ الْقُدْرَۃُ ثَالِثُھَا اَنَّ لَہٗ صِفَۃً بِھَا یُبْصِرُ الْمَلٰٓئِکَۃَ وَیُشَاھِدُھُمْ کَمَا اَنَّ لِلْبَصِیْرِ صِفَۃً بِھَا یُفَارِقُ الْاَعْمٰی رَابِعُھَا اَنَّ لَہٗ صِفَۃً بِھَا یُدْرِکُ مَا سَیَکُوْنُ فِی الْغَیْبِ یعنی نبوت وہ چیز ہے جو نبی کے ساتھ خاص ہے اور نبی اس کے سبب اوروں سے ممتاز ہے اور وہ کئی قسم کے خاصے ہیں جن سے نبی مختص ہوتا ہے ایک یہ کہ جو امور اللہ عزوجل کی ذات و صفات اور ملائکہ و آخرت سے متعلق ہیں نبی ان کے حقائق کا ایسا علم رکھتا ہے کہ اوروں کے علم کو زیادت معلومات وفزونی تحقیق و انکشاف میں اُن سے نسبت نہیں رکھتے دوم یہ کہ نبی کے لیے اس کی ذات میں ایک وصف ہوتا ہے جس سے افعال خلاف عادت (جنہیں معجزہ کہتے ہیں) انصرام

ص ۲۱۲-۱۳ نبی اپنا غیب پر مطلع ہونا ... فرمایا کرتے ہیں۔

پاتے ہیں جس طرح ہمارے لیے ایک صفت ہے کہ اس سے ہماری حرکات ارادیہ پوری ہوتی ہیں جسے قدرت کہتے ہیں۔ سوم یہ کہ نبی کے لیے ایک صفت ہوتی ہے جس سے وہ ملائکہ کو دیکھتا ہے۔ جس طرح انکھیارے کی پاس ایک صفت ہے جس کے باعث وہ اندھے سے ممتاز ہے۔ چہارم یہ کہ نبی کے لیے ایک صفت ہوتی ہے جس سے وہ آیندہ غیب کی باتیں جان لیتا ہے نَقَلَهٗ عَنْهُ الْعَلَّامَةُ الزُّرْقَانِیْ فِیْ مَبْدَءِ شَرْحِ الْمَوَاهِب۔

اقول مسلمانو![۲۱۷] اس حدیث شریف اور ان امام باعظمت ان حکیم امت قدس سرہ المنیف کے اس ارشاد لطیف کو امام الوہابیہ کے قول کثیف سے ملا کر دیکھو کہ حضرات انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے بارے میں اہل حق و اہل باطل کے عقائد کا فرق ظاہر ہو یہ فرماتے ہیں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات میں رب عزوجل نے ایک صفت ایسی رکھی ہے جس سے وہ خرق عادت کرتے ہیں جس طرح ہم اپنے ارادے سے چلتے پھرتے حرکت کرتے ہیں ایک صفت رکھی ہے۔ جس سے وہ ملائکہ کو دیکھتے ہیں۔ ایک صفت دی ہے جس سے وہ غیب کی آیندہ باتیں جانتے ہیں یہ کہتا ہے "ان کو کسی نوع کی قدرت نہیں کسی کام میں نہ بالفعل ان کو دخل ہے نہ اس کی طاقت رکھتے ہیں ایضاً پھر اس بات میں بھی ان کو بڑائی نہیں کہ اللہ صاحب نے غیب دانی ان کے اختیار میں دی ہو کہ جس آیندہ بات کو جب ارادہ کریں تو دریافت کرلیں کہ فلانے کے اولاد ہو گی یا نہ ہو گی یا اس سوداگری میں

[۲۱۷] امام الوہابیہ کے نزدیک انبیاء معاذ اللہ محض پتھر ہیں اور اللہ تعالیٰ ایک انسان کے برابر ہے

اس کو فائدہ ہوگا نہ ہوگا یا اس لڑائی میں فتح پاویگا یا شکست کہ ان باتوں
میں بھی سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں بے خبر ہیں اور نادان ایضاً
جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا دنیا خواہ قبر خواہ آخرت میں
اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے
کا اور اگر کچھ بات اللہ نے کسی مقبول بندے کو وحی یا الہام سے بتائی کہ
فلانے کام کا انجام بخیر ہے یا بُرا سو وہ مجمل ہے اور اس سے زیادہ
معلوم کر لینا اور اس کی تفصیل دریافت کرنی اُن کے اختیار سے باہر
ہے۔ اقول اتنا لفظ سچ ہے کہ اللہ عزوجل کے بتانے سے زیادہ کوئی
معلوم نہیں کرسکتا۔ ہمارے اختیاری افعال کب عطائے الٰہی وارادۂ
الٰہیہ سے بڑھ کر ہو سکتے ہیں مگر کلِمَةُ حَقٍّ اُرِیْدَ بِهَا بَاطِلٌ خوارج کی
طرح یہ سچا لفظ اس نے باطل ارادے سے کہا ہے اس سے اُنکے اختیار عطائی
کا بھی سلب چاہتا ہے یعنی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو خدا کا دیا ہوا
اختیار بھی نہیں بلکہ عاجز و مجبور محض ہیں اس نے صاف تصریح کی ہو کہ ظاہر
کی چیزوں کو دریافت کرنا لوگوں کے اختیار میں ہے جب چاہیں کریں جب
چاہیں نہ کریں سو اس طرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو
کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے کسی ولی و نبی کو بھوت
و پری کو اللہ صاحب نے یہ طاقت نہیں بخشی اللہ صاحب اپنے ارادے
سے کبھی کسی کو جتنی بات چاہتا ہے خبر دیتا ہے سو یہ اپنے ارادے کے موافق نہ ان
کی خواہش پر اسی کے اس اعتقاد باطل کا حدیث مذکور و قول مسطور امام مشہور

میں رد صریح ہے بالجملہ فرق یہ ہے کہ حدیث کے ارشاد اور ان کے مطابق اہل حق کے اعتقاد میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اظہار خوارق وادراک غیب میں انسان مختار بعطائے قادر جلیل الاقتدار ہیں کہ جس طرح عام آدمیوں کو ظاہری حرکات وظاہر ادراکات کے اختیارات حضرت واہب العطیات نے بخشے ہیں کہ جب چاہیں دست وپا کو جنبش دیں چاہیں نہ دیں جب چاہیں آنکھ کھول کر کوئی چیز دیکھ لیں چاہیں نہ دیکھیں اگرچہ بے خدا کے چاہے وہ کچھ نہیں چاہ سکتے اور وہ چاہیں اور خدا نہ چاہے تو ان کا چاہا کچھ نہیں ہو سکتا اور وہ عطائی اختیارات اس کے حقیقی ذاتی اختیار کے حضور کچھ نہیں چل سکتے بعینہٖ یہی حالت حضرات انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی درباره معجزات وادراک مغیبات ہے کہ رب عزوجل نے انہیں ظاہری جوارح وسمع وبصر کی طرح باطنی صفات وہ عطا فرمائی ہیں کہ جب چاہیں خرق عادت فرمادیں مغیبات کو معلوم فرمالیں چاہیں نہ فرمائیں۔ اگرچہ بے خدا کے چاہے نہ وہ چاہ سکتے ہیں نہ بے ارادۂ الہیہ ان کا ارادہ کام دے سکتا ہے اور امام الوہابیہ کے نزدیک ایسا نہیں۔ بلکہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پتھر کی طرح عاجز محض ومجبور مطلق ہیں کہ ہلانے والا محض اپنے قسری ارادے سے بے ان کے توسط اختیار عطائی کے اپنے ارادے کے موافق نہ کہ اُن کی خواہش پر ہلا دے تو ہل جائیں ورنہ مجبور پڑے رہیں یہ کس ناکس اپنے اس خیال پر یہ دلیل لایا کہ چنانچہ پیغمبر کو بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ بعض بات دریافت کرنے کی خواہش ہوئی اور وہ بات نہ معلوم

ہوئی پھر جب اللہ صاحب کا ارادہ ہوا تو ایک آن میں بتا دی چنانچہ منافقوں نے حضرت عائشہ پر تہمت کی اور حضرت کو بڑا رنج ہوا اور کئی دن تک بہت تحقیق کیا کچھ حقیقت نہ معلوم ہوئی جب اللہ صاحب کا ارادہ ہوا تو بتلا دیا کہ منافق جھوٹے ہیں اور عائشہ پاک ؀ اقول اگر اختیار ذاتی و عطائی میں فرق کی تمیز ہوتی تو جان لیتا کہ ایسے اتفاقات اختیار عطائی کے اصلا منافی نہیں مراد کا اختیار سے متخلف نہ ہو سکنا قدرت ذاتیہ الٰہیہ کا خاصہ ہے قدرت عطائیہ انسانیہ میں لاکھ بار ایسا ہوتا ہے کہ آدمی ایک کام کیا چاہتا ہے اور اللہ نہیں چاہتا نہیں بن پڑتا اس سے نہ انسان پتھر ہو گیا نہ اس کا اختیار عطائی مسلوب عطائی کی شان ہی یہ ہے کہ جب تک ارادۂ ذاتیہ حقیقیہ الٰہیہ مساعدت نہ فرمائے کام نہیں دیتا طرفہ قہر بر قہر یہ ہے کہ ادھر تو تُو نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو عیاذاً باللہ پتھر بنا یا لکھا ادھر اپنے معبود کو ایک آدمی کے برابر کر چھوڑا کہ "غیب کی بات دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے"۔ اور اللہ عزوجل کو سخت عیب لگانے والے بے ادب گستاخ یہ ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کی شان نہیں وہ اس بیہودہ مہمل شان سے پاک و منزہ ہے اس کا علم اس کی صفت ذاتیہ ہے اس کے اختیار سے نہیں اس کا مخلوق نہیں ازلی ابدی ہے حادث نہیں او بدعقل بدزبان غیب کا دریافت کرنا اختیار میں ہونے کے یہی معنے یا کچھ اور کہ بالفعل تو معلوم نہیں مگر چاہے تو معلوم کر سکتا ہے تف بر روئے بے دینی یہ تیرا موہوم خدا جاہل بالفعل محل حوادث ہو گا سچا خدا نبری

ف ۲۱۵ - امام الوہابیہ اللہ عزوجل کو صریح گالیاں دیتا اور صاف جاہل بتاتا ہے ۔

اس صریح گالی سے بے نہایت متعالی ہے تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا ۵ مسلمانو! دیکھا تم نے یہ ایمان ہے اس گمراہ کا انبیا اور خود حضرت عزت کی جناب میں انا للہ وانا الیہ راجعون ۵ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم خیر اس کی ضلالتیں کہاں تک لکھیئے ما علی مثلہ یعد الخطاء حدیث دکھا کر اتنا پوچھیئے کہ کیوں حضرت وہاں تو حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نہ غضب فرمایا نہ حکم شرک لگایا مگر انصار کی چھوکریوں کو اتنا ارشاد ہوا کہ اسے رہنے دو یہاں جو یہ مرد عاقل صحابی فاضل نعت حضور میں اس سے بھی زیادہ عظیم بات عرض کر رہے ہیں وہ حدیث فرماتی ہے کہ حضور منع نہیں کرتے بلکہ اور انعام و اکرام بخشتے ہیں یہ شرک وہابیت پر کیسی آفت ہے اب یاد کروہ اپنی اللہ عز وجل الٹی کھوپری کہ جائیگا عاقل مرد کہے یا سن کر پسند کرے "کچھ یہ بھی سوجھا کہ کہنے والے کون تھا اور سن کر پسند فرمانے والے کون کذلک یقذف اللہ بالحق علی الباطل فیدمغہ فاذا ھو زاھق ط ولکم الویل مما تصفون حدیث اے ا اور بڑھ کر سنیئے شرک فی العادۃ کے بیان میں "لکھا" اللہ صاحب نے اپنے بندوں کو سکھایا ہے کہ دنیا کے کاموں میں اللہ کو یاد رکھیں اور اس کی کچھ تعظیم کرتے رہیں جیسے اولاد کا نام عبد اللہ خدا بخش رکھنا جس چیز کو فرمایا اس کو برتنا جو منع کیا اس سے دور رہنا اور یوں کہنا کہ اللہ چاہے تو ہم فلانا کام کریں گے اور اس کے نام کی قسم کھانی اس قسم کی چیزیں اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے بتائی ہیں پھر کوئی کسی انبیاء

اولیاء بھوت پری کی اس قسم کی تعظیم کرے جیسے اولاد کا نام عبدالنبی
امام بخش رکھے کھانے پینے پہننے میں رسموں کی سند پکڑے۔ یا یوں
کہے اللہ و رسول چاہے گا تو میں آؤں گا۔ یا پیغمبر کی قسم کھاوے سو ان
سب باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے۔ اس کو اشراک فی العادۃ کہتے ہیں
پھر اس شرک کی فصل میں اس مدعا کے ثبوت کو مشکوٰۃ کے باب الاسامی
سے شرح السنہ کی حدیث بروایت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لایا
کہ سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللّٰہُ
وَشَاءَ مُحَمَّدٌ وَقُولُوا مَا شَاءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ " نہ کہو کہ جو چاہے اللہ اور
محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں کہو کہ جو چاہے اکیلا اللہ۔ اور اس پہ
بے فائدہ چڑھایا " یعنے جو کہ اللہ کی شان ہے اور اس میں کسی مخلوق کو دخل
نہیں سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے گو کیسا ہی بڑا ہو مثلاً
یوں نہ بولے کہ اللہ و رسول چاہیگا تو فلاں کام ہو جائیگا کہ سارا کارہ
بار جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہے رسول کے چاہنے سے کچھ
نہیں ہوتا " **اقول** وباللہ التوفیق **اوّلاً** وہی قدیم لت وہی پرانی علت
کہ دعوے کے وقت آسمان نشین اور دلیل لانے میں اسفل السافلین حدیث
میں ہے تو اتنا کہ یوں نہ کہو وہ شرک کا حکم کدھر گیا ثانیاً سخت عیاری و
مکاری کی چال چلا مشکوٰۃ شریف کے باب مذکور میں حدیث حذیفہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ یوں مذکور تھی کہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لَا تَقُولُوا مَا
شَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ فُلَانٌ وَلٰکِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ نہ کہو

جو چاہے اللہ اور چاہے فلاں بلکہ یوں کہو جو چاہے اللہ پھر چاہے فلاں
مشکوۃ میں لے سے مسند امام احمد و سنن ابی داؤد شریف کی طرف نسبت کر
کے فرمایا وَفِی رِوَایَۃٍ مُنْقَطِعًا اور ایک روایت منقطع یعنی جس کی سند
نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک متصل نہیں یوں آئی ہے یہاں وہ روایت
شرح السنہ ذکر کی ہوشیار عیار نے دیکھا کہ اصل حدیث تو اس کے دعوے
شرک کو داخل جہنم کیے دیتی ہے اسے صاف الگ اڑا گیا اور فقط یہ منقطع روایت
نقل کر لایا۔ کیا یہ سمجھتا تھا کہ مشکوۃ اہل علم کی نظر سے نہاں ہے نہیں نہیں
خوب جانتا تھا کہ مبتدی طالب علم علم حدیث میں پہلے اسی کو پڑھتا ہے۔ مگر
اُسے تو اُن بیچارے عوام کو چھلنا مقصود تھا جنہیں علم کی ہوا نہ لگی سمجھ لیا کہ
اُن پر اندھیری ڈال ہی لوں گا اہل علم نے اور کونسی مانی ہے کہ اسی پر معترض نہ
ہونگے ع اس آنکھ سے ڈرے جو خدا سے نہ ڈرے آنکھ ثالثاً امام الوہابیہ
کا تو مبلغ علم یہی مشکوۃ ہے ہم اس مطلب کی احادیث اول ذکر کریں۔ پھر
بتوفیقہ تعالے ثابت کر دکھائیں کہ یہی حدیثیں اس کے شرک کا کیسا سر
توڑتی ہیں اول تو یہی حدیث حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ احمد و ابی داؤد نے
یوں مختصراً اور ابن ماجہ نے بسند حسن اس طرح مطولاً روایت کی حَدَّثَنَا
هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ
عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَأَى فِي النَّوْمِ أَنَّهُ لَقِيَ رَجُلًا مِّنْ
أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَ نِعْمَ الْقَوْمُ أَنْتُمْ لَوْلَا أَنَّكُمْ تُشْرِكُونَ تَقُولُونَ

ف ۱۴۰ ۔ الذی دعویٰ کیا تھا کہ یہ فرمانا ہی شرک ہے اس قول کے متعلق جلیل و نفیس افادات ضروریہ

مَاشَاءَ اللّٰہُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَذَکَرَ
ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰہِ اِنْ
کُنْتُ لَاَعْرِفُھَا لَکُمْ قُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ مَاشَاءَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنے اہل اسلام سے کسی صاحب کو خواب میں ایک
کتابی ملا وہ بولا تم بہت خوب لوگ ہو اگر شرک نہ کرتے تم کہتے ہو جو چاہے
اللہ اور چاہیں محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان مسلم نے یہ خواب حضور سید
عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی فرمایا سنتے ہو خدا کی قسم
تمہاری اس بات پر مجھے بھی خیال گزرتا تھا یوں کہا کرو جو چاہے اللہ پھر جو
چاہیں محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ حدیث ابن ابی شیبہ و طبرانی و بیہقی وغیرہم
نے بھی روایت کی **حدیث ۱۷۲**۔ ابن ماجہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی
اللہ تعالےٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا اِذَا حَلَفَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلْ مَاشَاءَ اللّٰہُ وَشِئْتُ وَلٰکِنْ
لِیَقُلْ مَاشَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شِئْتُ جب تم میں کوئی شخص قسم کھائے
تو یوں نہ کہے کہ جو چاہے اللہ اور میں چاہوں ہاں یوں کہے کہ جو چاہے
اللہ پھر میں چاہوں **حدیث ۱۷۳**۔ نیز ابن ماجہ و احمد و بغوی
و ابن قانع وغیرہم نے یہی مضمون طفیل بن سخبرہ برادر مادری ام المومنین
صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کیا بَیَّنَ اَنَّہٗ اَخْرَجَہُ ابْنُ
مَاجَۃَ اَحَالَہٗ عَلٰی حَدِیْثِ حُذَیْفَۃَ فَقَالَ نَحْوَہٗ وَلَمْ یَسُقْ لَفْظَہٗ
اور مسند امام احمد میں بسند حسن صحیح کہ حَدَّثَنَا بَھْزٌ وَعَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ

سَلَمَۃَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ طُفَیْلِ بْنِ
سَخْبَرَۃَ اَخِیْ عَائِشَۃَ لِاُمِّھَا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا یوں ہے کہ انہیں
خواب میں کچھ یہودی ملے انہوں نے ابنیت عزیر علیہ الصلوٰۃ والسلام
ماننے کا ان پر اعتراض کیا انہوں نے کہا تم خاص کامل لوگ ہو اگر یوں نہ
کہو کہ جو چاہے اللہ اور چاہیں محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پھر کچھ انصاری
ملے ان سے بھی ابنیت مسیح کے جواب میں یہی سُنا۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم سے خواب عرض کیا۔ حضور نے خطبے میں بعد حمد وثنائے الٰہی فرمایا
اِنَّکُمْ کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ کَلِمَۃً کَانَ یَمْنَعُنِی الْحَیَاءُ مِنْکُمْ اَنْ اَنْھَاکُمْ عَنْھَا
لَا تَقُوْلُوْا مَاشَاءَ اللّٰہُ وَمَا شَاءَ مُحَمَّدٌ تم لوگ ایک بات کہا
کرتے تھے مجھے تمہارا لحاظ روکتا تھا کہ تمہیں اس سے منع کردوں یوں نہ کہو
جو چاہے اللہ اور جو چاہیں محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم حدیث ۱۷
سنن نسائی میں بسند صحیح بطریق مِسْعَرٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ
عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ یَسَارٍ قتیلہ بنت صیفی جہنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
ہے اَنَّ یَھُوْدِیًّا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
اِنَّکُمْ تُنَدِّدُوْنَ وَاِنَّکُمْ تُشْرِکُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَاشَاءَ اللّٰہُ وَ
شِئْتَ وَتَقُوْلُوْنَ وَالْکَعْبَۃِ فَاَمَرَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادُوْا اَنْ یَّحْلِفُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ وَ
یَقُوْلُ اَحَدُھُمْ مَاشَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شِئْتَ یعنی ایک یہودی نے خدمت
اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی

بیشک تم لوگ اللہ کا برابر والا ٹھہراتے ہو بیشک تم لوگ شرک کرتے ہو یوں کہتے ہو کہ جو چاہے اللہ چاہو تم۔ اور کعبے کی قسم کھاتے ہو۔ اس پر سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم فرمایا کہ قسم کھانا چاہیں تو یوں کہیں رب کعبہ کی قسم اور کہنے والا یوں کہے جو چاہے اللہ پھر چاہو تم یہ حدیث سنن بیہقی میں بھی ہے۔ نیز ابن سعد نے طبقات اور طبرانی نے معجم کبیر میں بطریق مذکور مسعر اور ابن مندہ نے بِطَرِيقِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ الْجَدَلِيِّ عَنِ ابْنِ يَسَارِ نِ الْجُهَنِيِّ عَنْ قُتَيْلَةَ الْجُهَنِيَّةِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا روایت کی اور امام احمد نے مسند میں اس طریق سعودی سے بسند صحیح یوں روایت فرمائی حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يَحْيَى الْمَسْعُودِيُّ ثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ قُتَيْلَةَ بِنْتِ صَيْفِيِّ نِ الْجُهَنِيَّةِ قَالَتْ أَتَى حَبْرٌ مِنَ الْأَحْبَارِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ نِعْمَ الْقَوْمُ أَنْتُمْ لَوْلَا أَنَّكُمْ تُشْرِكُوْنَ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَمَا ذَاكَ قَالَ تَقُوْلُوْنَ إِذَا حَلَفْتُمْ وَالْكَعْبَةِ قَالَتْ فَأَمْهَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ قَدْ قَالَ فَمَنْ حَلَفَ فَلْيَحْلِفْ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ نِعْمَ الْقَوْمُ أَنْتُمْ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ نِدًّا قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَمَا ذَاكَ قَالَ تَقُوْلُوْنَ مَا شَاءَ اللهُ وَشِئْتَ قَالَتْ فَأَمْهَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ قَدْ قَالَ فَمَنْ قَالَ مَا شَاءَ اللهُ

فَلْیَفْصِلْ بَیْنَہُمَا ثُمَّ شِئْتَ یعنی یہود کے ایک عالم نے خدمت اقدس حضور سیّد عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی اے محمد آپ بہت عمدہ لوگ ہیں اگر شرک نہ کیجئے فرمایا سبحٰن اللہ یہ کیا کہا آپ کعبہ کی قسم کھاتے ہیں اس پر سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ مہلت دی یعنی ایک مدت تک کچھ ممانعت نہ فرمائی پھر فرمایا یہودی نے ایسا کہا ہے تو اب جو قسم کھائے وہ رب کعبہ کی قسم کھائے یہودی نے عرض کی اے محمد آپ بہت عمدہ لوگ ہیں اگر اللہ کا برابر والا نہ ٹھہرائیے فرمایا سبحٰن اللہ یہ کیا کہا آپ کہتے ہیں جو چاہے اللہ اور چاہو تم۔ اس پر بھی سیّد عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مدت تک کچھ نہ فرمایا بعدہٗ فرمادیا اس یہودی نے ایسا کہا ہے تو اب جو کہے کہ جو چاہے اللہ تعالیٰ تو وہ دوسرے کے چاہنے کو جدا کرکے کہے کہ پھر چاہو تم۔ بحمد اللہ یہ احادیث کثیرہ صحیحہ جلیلہ متصلہ کتب صحاح سے ہیں امام الوہابیہ نے ان سب کو بالائے طاق رکھ کر شرح السنہ کی ایک روایت منقطعہ دکھائی اور بحمد اللہ اس میں بھی کہیں اپنے حکم شرک کی بو نہ پائی **اقول** وباللہ التوفیق اب بفضلہٖ تعالیٰ ملاحظہ کیجئے کہ یہی حدیثیں اس کے دعوائے شرک کو کس کس طرح جہنم رسید فرماتی ہیں **اوّلاً** ان احادیث سے ثابت کہ صحابہ کرام میں یہ قول کہ اللہ ورسول چاہیں تو یہ کام ہوجائیگا اللہ اور تم چاہو تو یوں ہوگا شائع وذائع تھا اور حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس پر مطلع تھے اور انکار نہ فرماتے تھے بلکہ اس عالم یہود کے ظاہر الفاظ تو یہ ہیں کہ حضور اقدس

ف ۲۱۸-۲۱۲ امام الوہابیہ کے نزدیک صحابہ کرام مشرک ہوگئے اور نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منع نہ فرماتے۔

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی ایسا فرمایا کرتے تھے۔ امام الوہابیہ لمسے شرک کہتا ہے تو ثابت ہوا کہ اس کے نزدیک صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم شرک کرتے تھے اور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم منع نہ فرماتے ثانیاً[۲۱۵] حدیث طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لفظ دیکھو کہ سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اس لفظ کا خیال مجھے بھی گزرتا تھا مگر تمہارے لحاظ سے منع نہ کرتا تھا جب یہ لفظ امام الوہابیہ کے نزدیک شرک ٹھہرا تو معاذ اللہ نبی نے دانستہ شرک کو گوارا کیا اور اس سے ممانعت پر اپنے یاروں کے لحاظ پاس کو غلبہ دیا۔ امام الوہابیہ کے یہاں یہ نبوت کی شان ہے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین ثالثاً[۲۲۰] ایک یہودی نے آکر اعتراض کیا اس کے بعد حکم ممانعت ہُوا تو امام الوہابیہ کے نزدیک صحابہ کرام بلکہ سید الانام علیہ وآلہٖ الصلوٰۃ والسلام کو سچی توحید اور اس پر استقامت کی تاکید ایک یہودی نے سکھائی ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم رابعاً قتیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث صحیح دیکھو اس یہودی کی عرض پر بھی فوراً حضور نے ممانعت نہ فرمائی بلکہ ایک زمانہ کے بعد خیال آیا اور فرمایا وہ یہودی اعتراض کر گیا ہے اچھا یوں نہ کہا کرو۔ تو امام الوہابیہ کے نزدیک اللہ کے رسول نے آپ تو شرک سے نہ روکا یا شرک کو شرک نہ جانا جب ایک کافر نے بتایا اس پر بھی ایک مدت تک شرک کو روا رکھا۔ پھر ممانعت بھی کی تو یوں نہیں کہ شرک کی برائی سے بلکہ یوں کہ ایک مخالف اعتراض کرتا ہے لہٰذا چھوڑ دو۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥

ف۲۲۱ امام الوہابیہ کے نزدیک نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شرک سے منع بھی کیا تو صرف اس خیال سے کہ ایک مخالف اعتراض کرتا ہے۔

خامساً[٢٢٢] ان سب وقتوں کے بعد جو تعلیم فرمائی وہ بھی یہاں آس در کاسہ لائی ارشاد ہوا کہ یوں کہا کرو کہ جو چاہے اللہ پھر چاہیں محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تو یہ کام ہوگا امام الوہابیہ کے لفظ یاد کیجیے کہ یہ خاص اللہ کی شان ہے اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا' مسلمانو! للہ انصاف جو بات خاص شان الٰہی عزجلالہٗ ہے جس میں کسی مخلوق کو کچھ دخل نہیں اس میں دوسرے کو خدا کے ساتھ (اور) کہکر ملایا تو کیا اور (پھر) کہکر ملایا تو کیا شرک سے کیونکر نجات ہو جائیگی مثلاً آسمان وزمین کا خالق ہونا اپنی ذاتی قدرت سے تمام اولین وآخرین کا رازق ہونا خاص خدا کی شانیں ہیں کیا اگر کوئی یونہی کہے کہ اللہ ورسول خالق السمٰوٰت والارض ہیں' اللہ ورسول اپنی ذاتی قدرت سے رازق عالم ہیں جبھی شرک ہوگا اور اگر کہے کہ اللہ پھر رسول خالق السمٰوٰت والارض ہیں اللہ پھر رسول اپنی ذاتی قدرت سے رازق جہان ہیں تو شرک نہ ہوگا' مسلمانو! ان گمراہوں کے امتحان کے لیے ان کے سامنے یونہی کہہ دیکھو کہ اللہ پھر رسول عالم الغیب ہیں اللہ پھر رسول ہماری مشکلیں کھول دیں دیکھو تو یہ حکم شرک جڑتے ہیں یا نہیں۔ اسی لیئے تو یہ عیار مشکوٰۃ کی اس حدیث متصل صحیح ابی داؤد کی میز بحری بچا گیا تھا جس میں لفظ پھر کے ساتھ اجازت ارشاد ہوئی تھی تو ثابت ہوا کہ اس مردک کے نزدیک رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہودی کا اعتراض پاکر بھی جو تبدیل کی وہ خود شرک کی شرک ہی رہی' مسلمانو! یہ حاصل ہے رسول کی جناب میں اس گستاخ کے اعتقاد کا وَسَیَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَیَّ مُنۡقَلَبٍ یَّنۡقَلِبُوۡنَ ٥ یہ تو ان کے طور پر نتیجہ احادیث تھا اور ہم اہل

ف ٢٢٢ - امام الوہابیہ کے نزدیک بعد اعتراض یہود بھی نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو تعلیم فرمائی وہ خود بھی شرک ہے۔

حق کے طور پر پوچھو تو اقول وباللہ التوفیق بحمد اللہ تعالیٰ نہ صحابہ
نے شرک کیا نہ معاذ اللہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے شرک سن کر گوارا فرمانا
کسی کے لحاظ پاس کو کام میں لانا ممکن تھا نہ یہودی مردک تعلیم توحید کر سکتا
تھا بلکہ حقیقت امر یہ ہے کہ مشیت حقیقیہ ذاتیہ مستقلہ اللہ عزوجل کے لیے
خاص ہے اور مشیت عطائیہ تابعہ لمشیۃ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ نے اپنے عباد کو
عطا کی ہے مشیت محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو کائنات میں جیسا
کچھ دخل عظیم بعطائے رب کریم جل جلالہٗ ہے وہ ان تقریرات جلیلہ سے کہ ہم نے
زیر حدیث [۲۲] ذکر کیں واضح وآشکار ہے محمد رسول اللہ تو محمد رسول اللہ صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ایک نائب و
خادم سید نا مولیٰ علی مرتضےٰ مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنے کی نسبت
امت مرحومہ کا جو اعتقاد ہے وہ شاہ عبدالعزیز صاحب کی عبارت مذکورۂ
مقدمہ سے اظہار ہے کہ حضرت امیر و ذریۂ طاہرہ او را تمام امت بر مثال
پیراں و مرشدان می پرستند و امور تکوینیہ را بایشاں وابستہ میدانند" اور
خود یہ امام الوہابیہ اس تقویۃ الایمان کے کفری ایمان سے پہلے جو ایمان صراط
المستقیم میں رکھتا تھا وہ بھی یہی تھا جہاں کہتا ہے کہ "مقامات و لایت
بل سائر خدمات مثل قطبیت و غوثیت و ابدالیت وغیرہا ہمہ از عہد کرامت
مہد حضرت مرتضیٰ تا انقراض دنیا ہمہ بواسطۂ ایشاں ست و در سلطنت
سلاطین و امارت امراہمت ایشاں را دخلے ست کہ بر سیاحین عالم ملکوت
مخفی نیست" اب کہ تقویۃ الایمان نے بحکم قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهٖ

اَیُمَانِکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ ۝ اسے تمام امت مرحومہ کے خلاف ایک نیا ایمان سخت بڑا ایمان نام کا ایمان اور حقیقت میں پرلے سرے کا کفران سکھا یا یہ اسفل السافلین پہنچا۔ اب وہ بات کہ بیاحان عالم بالا پر ظاہر تھی اسے کیونکر سوجھائی دے وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ ۝ اس مشیت مبارکہ عطائیہ کے باعث صحابہ کرام نام الٰہی عزّ جلالہ کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک ملا کر کہا کرتے تھے۔ کہ اللہ و رسول چاہیں تو یہ کام ہو جائیگا۔ مگر اتنا کہ طریق ادب سے اقرب و انسب یہ ہے کہ مشیت ذاتیہ و مشیت عطائیہ میں فرق مراتب نفس کلام سے واضح ہو کہ کسی احمق کو توہم مساوات نہ گزرے سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کلمے پر خیال گذرنا تھا پھر ملاحظہ فرماتے کہ یہ اہل توحید ہیں معنے حق و صدق انہیں ملحوظ ہیں محبت خدا اور رسول اور نام پاک خلیفہ اللہ الاعظم جل جلالہ وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے تبرک و توسل انہیں اس قول پر باعث ہے اور بات فی نفسہٖ شرعاً ممنوع نہیں کہ واو مطلق جمع کیلئے ہے نہ مساوات نہ معیت کے واسطے لہذا منع نہ فرماتے

لہ قول وھٰذا لہ نکتۃ عقل عنھا بعض الجَلَۃِ نجوز ما شاء اللہ ثم شاء محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وزعم ان لو اتی بالواو لکان شرکا جلیا فانما یتم ان لو کانت الواو للتسویۃ وھو باطل قطعا قال تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ قال تعالیٰ اغناھم اللہ ورسولہ م

باقی بر ص ۲۲۲

جب اس یہودی خبیث نے جس کے خیالات امام الوہابیہ کے مثل تھے
اعتراض کیا اور معاذ اللہ شرک کا الزام دیا۔ حضور اقدس صلے اللہ تعالے
علیہ وآلہ وسلم کی رائے کریم کا زیادہ رجحان اسی طرف ہوا کہ ایسے لفظ کو جسمیں
احمق بدعمل مخالف بجائے طعن جانے دوسرے سہل لفظ سے بدل دیا جائے
کہ صحابہ کرام کا مطلب تبرک وتوسل برقرار رہے اور مخالف کج فہم کو گنجائش
نہ ملے مگر یہ بابت طرز عبارت کے ایک گونہ آداب سے تھی معنے تو قطعاً
صحیح تھی لہذا اس کافر کے بکنے کے بعد بھی چنداں لحاظ نہ فرمایا گیا یہاں تک
کہ طفیل بن سنجبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ خواب دیکھا اور رویائے صالحہ
القائے ملک ہوتا ہے اب اس خیال کی زیادہ تقویت ہوئی اور ظاہر ہوا کہ
بارگاہ عزت میں یہی ٹھہرا ہے کہ یہ لفظ مخالفوں کا جائے طعن ہے بدل
دیا جائے جس طرح رب العزۃ جل جلالہ نے راعِنا کہنے سے منع فرمایا

بقیہ ص ۲۲۱ ÷ الی غیر ذٰلک مما لا یحصی ومع ذٰلک بحمد اللہ لیس ملحظ ملحظ
هٰؤلاء الانجاس الوهابية الجاعلة اثبات المشية للنبی صلی اللہ تعالٰی
علیه وسلم شرکا بنفسه کما سمعت من امامهم الشقی ان ذا شان یختص
باللہ عزوجل ان لا مدخل فیه لمخلوق ومشیة النبی صلی اللہ تعالے علیه وسلم لا یاتی بشیء
فلو کان یذهب مذهب هٰؤلاء والعیاذ باللہ لجعل ذکر مشیة صلی اللہ تعالٰی
علیه وسلم شرکا مطلقا سواء فیه الواو وثم کما علمت فهو فوق صرح بجواز
ما شاء اللہ ثم شاء محمد صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم فتثبت ولا تزل ۱۲ منه

تھا کہ یہود عنود اُسے اپنے مقصدِ مردود کا ذریعہ کرتے ہیں اور اس کی جگہ اُنظُرْنَا کہنے کا ارشاد ہوا قال الله تعالیٰ خواب میں کسی بندۂ صالح کو اعتراض کرتے نہ دیکھا کہ یوں تو بات فی نفسہٖ محلِ اعتراض ٹھہرتی بلکہ خواب بھی دیکھا تو انہیں یہود و نصارٰی سے اس امام الوہابیہ کے ہم خیالوں کو معترض دیکھا تاکہ ظاہر ہو کہ صرف دین دوزی مخالفاں کی مصلحت داعی تبدیل لفظ ہے اب حضور اقدس صلے اللہ تعالٰے علیہ وآلہٖ وسلم نے خطبہ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یوں نہ کہو کہ اللہ و رسول چاہیں تو کام ہوگا بلکہ یوں کہو کہ اللہ پھر اللہ کا رسول چاہے تو کام ہوگا (پھر) کا لفظ کہنے سے وہ تو ہم مساوات کہ ان وہابی خیال کے یہود و نصارٰی یا یوں کہئے کہ ان یہودی خیال کے وہابیوں کو گذرا ہے باقی نہ رہے گا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی تَوَاتُرِ اٰلَائِهٖ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ اَنْبِیَائِهٖ اہلِ انصاف و دین ملاحظہ فرمائیں کہ یہ تقریر منیر کہ بفیض قدیر سے قلب فقیر پر القا ہوئی کیسی واضح و مستنیر ہے جسے ان احادیث کو ایک مسلسل سلک گوہرین میں منظوم کیا اور تمام مدارج و مراتب مرتبہ بحمد اللہ تعالٰے نورانی نقشہ کھینچ دیا۔ الحمد للہ کہ حدیث فہمی ہم اہلسنت ہی کا حصّہ ہے وہابیہ غیرھم بدمذہبوں کو اس سے کیا علاقہ ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ غرض احادیث صحیحہ ثابتہ تو اس درد غگو کتانچا نہ پہنچا رہی ہیں نہ ہی وہ روایت منقطعہ کہ اس نے ذکر کی اور یونہی روایت اعتبار ام المومنین صدیقہ سے

کتاب الاعتبار للحازمی ۱۲

کہ یہود کے اعتراض پر فرمایا یوں نہ کہو بلکہ کہو مَا شَاءَ اللّٰہُ وَحْدَہٗ اقول
اگر صحیح بھی ہو تو نہ ہمیں مضر نہ اُسے مفید کہ داد سے احتراز کی دو صورتیں
ہیں تبدیل حرف جس کی طرف وہ احادیث صحیحہ ارشاد فرما رہی ہیں اور
رہا ترک عطف جس کا اس روایت میں ذکر آیا ایک صورت دوسری
کی نافی و منافی نہیں نہ ذاتی میں حصر عطائی کی نفی کرے قال اللہ تعالے
فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ
رَمٰى اور جب بحمد اللہ تعالیٰ ہم خود حدیث سے مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شَاءَ فُلَانٌ
کی طرح مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ شَاءَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کی بھی اجازت دکھا چکے تو اب اصلاً ہمیں اُن نکات و توجیہات کی حاجت
نہ رہی جو شراح نے اس روایت منقطعہ اور اصل حدیث متصل میں بظاہر
ایک نوع تغایر کے لحاظ سے ذکر کیے ہیں شیخ محقق قدس سرہٗ نے یہاں
یہ نکتہ ذکر فرمایا "دریں جا غایت بندگی و تواضع و توحید ست زیرا کہ آں
حضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم در غیر خود اسناد مشیت اگرچہ بطریق تاخرو
تبعیت باشد تجویز کرد اما در حق خود بآں نیز راضی نشد بلکہ امر کرد باسناد مشیت
بپروردگار تعالیٰ تنہا بے توہم شرکت" اقول یہ توجیہ بھی شرک امام الوہابیہ
کی کیفر چشانی کو بس ہے سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تواضعاً اپنی مشیت
کا ذکر کرنے کو نہ فرمایا اوروں کے ذکر مشیت کی اجازت دی اگر شرک ہو تو
معاذ اللہ یہ ٹھہرے گی کہ حضور نے اپنی ذات کریم کو شریک خدا کرنے سے منع
فرمایا اور زید و عمرو کو شریک کر دینا جائز رکھا علامہ طیبی نے ایک اور توجیہ

لطیف و دقیق کی طرف اشارہ کیا کہ اَنَّہٗ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأْسُ الْمُوَحِّدِیْنَ وَمَشِیْئَتُہٗ مَغْمُوْرَۃٌ فِیْ مَشِیْئَۃِ اللہِ تَعَالٰی وَمُضْمَحِلَۃٌ فِیْھَا نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سردار موحدین ہیں اور حضور کی مشیت اللہ عزوجل کی مشیت میں مستغرق وگم ہے اقول تقریر اس اشارہ لطیفہ کی یہ ہے کہ عطف واو سے ہو خواہ ثُمَّ خواہ کسی حرف سے معطوف ومعطوف علیہ میں مغایرت چاہتا ہے بلکہ ثُمَّ بوجہ افادۂ فصل وتراخی زیادہ مفید مغایرت ہے اور سید الموحدین صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لیے کوئی مشیت جداگانہ اپنے رب عزوجل کی مشیت سے رکھی ہی نہیں ان کی مشیت بعینہ خدا کی مشیت ہے اور مشیت خدا بعینہ ان کی مشیت اور عطف کرکے کہیے تو دوئی سمجھی جائیگی کہ اللہ کی مشیت اور ہے اور رسول کی مشیت اور۔ لہٰذا یہاں عطف کے لیے ارشاد نہ فرمایا فقط مشیت اللہ وحدہ کا ذکر بتایا کہ اس میں خود ہی مشیۃ الرسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر آجائیگا جل جلالہ وصلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ھکذا ینبغی ان یفھم ھذا المقام وبہ یندفع ما اورد علیہ القاری من النقض بان مشیئۃ غیرہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایضًا مضمحلۃ فی مشیئۃ اللہ تعالےٰ سبحٰنہ اھ اقول فلم یفرق بین اضمحلال الاضطراری الحاصل لکل الخلق والاختیاری المختص باخلص عباد اللہ الممتاز فیہ وفی کل صفۃ بھیۃ من بینھم سیدھم ونبیھم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیھم وسلم واعترض علیہ ایضًا بانہ لایکفی جواز الاتیان بالواو اہ اقول

ماكان مساق كلام الطيبى لاثبات جواز الاتيان بالواو حتى يكون
عدم افادته نقصا فى مرامه انما اراد ابن اه نكتة الفرق بين مشيئته
ومشيئة غيره صلى الله تعالى عليه وسلم حيث ذكر الاولى بثم ولوى
ذكر هذه رأسا وهذا مستفاد من كلامه ما بين وجه كما سمعت منا
تقديره فلا ادرى ما المراد من الايراد ثم اراد افادة وجه اخر للفرق
فقال ما سبق من قوله صلى الله تعالى عليه وسلم ولكن قولوا ماشاء الله
ثم شاء فلان لمجرد الرخصة ولو قال هنا قولوا ماشاء الله ثم شاء محمد صلى الله
تعالى عليه وسلم لكان امر وجوب او ندب وليس الامر كذلك اه اقول
كانه يستنبط من ترك لفظ لكن ههنا فانه يكون حينئذ امرا مقصود
وقله الندب بخلاف الاول فانه استدراك على النهى فيفيد مجرد الرخصة
هذا ما ظهر لى فى تقدير مرامه وانت تعلم انه يرجع الفرق على هذا الى
جهة العبارة فلو ذكر ههنا لكن لساغ ان يذكر العطف بثم ولو تركها
ثمه لقال قولوا ماشاء الله وحده ثم قال مع ان المشيئة المسندة الى فلان
انما هى مشيئة جزئية لا يجوز حملها على المشيئة الكلية كما
رمزنا اليه فى ما سبق من الكلام اه اقول هذا شئ متجاوز عن البحث
ومشيئة النبى صلى الله تعالى عليه وسلم ايضا لا تحيط بجميع مرادات
الله تعالى سبحنه هذا اقد كان افاد العلامة الطيبى وجها رابعا وهو انه
صلى الله تعالى عليه وسلم قال هذا اى قولوا ماشاء الله وحده دفعا لمظنة
التهمة قولهم ماشاء الله وشاء محمد صلى الله تعالى عليه وسلم تعظيما له

ورياء لسمعته اهـ اقول اى والمظنة بحالها فى ذكر اسمه صلى الله
تعالى عليه وسلم ولو بثم فعدل الى ذكر الله تعالى وحده وليس
يريد ان المظنة نشأت من الواو اذ لو اراده لم يصلح ماذكره وجها للفرق
بذكر مشيئة غيره صلى الله تعالى عليه وسلم بثم لا مشيئته هو
فان المحذور على هذا انكان ففى الواو لا فى ثم وفيها الكلام فارادة هذا
خروج عن اصل المرام هذا تقرير كلامه على ماظهر لى اقول وهو
اردؤ الوجوه عندى وكيف يظن ان يظن النبى صلى الله تعالى عليه
وسلم بصحابته فى ذكر نفسه السمعة والرياء وحاشاه وحاشاهم
عن ذالك واحسن الوجوه ماذكرنا سابقا عن الطيبى وماقدمنا عن
الشيخ المحقق مع ان كل ذالك مستغنى عنه كما علمت وقد اشار اليه
القارى ايضا اذقال اصل السؤال مدفوع لانه صلى الله تعالى عليه
وسلم دخل فى عموم فلان يجوز ان يقال ما شاء الله ثم شاء محمد صلى الله
تعالى عليه وسلم ولا يجوز ان يقال ماشاء الله وشاء محمد صلى الله تعالى
عليه وسلم اهـ اقول ولو استحضر حديث ابن ماجة لم يحتج الى عموم
فلان كما ان السائل لو استظهر لما سائل كما ان المجيبين لو تذكروه
لما ذهبوا الى هنا وهنا فسبحن من لا يعزب عنه شيء والحمد لله رب وصل

---

[1] كما توهم الفاضل الراد فقاده بما قد علمت بطلانه بل لا مثل قاهرة لا قبل لاحد
بها زعما منه ان الواو نص فى التسوية لا محل مظنة تهمة وبالله العصمة ۱۲ منہ

مبارک کہ اعظم مقاصد کتاب تھا بروجہ احسن واجمل اختتام کو پہنچا اور ہنوز اس
کی ابحاث میں ردِ وہابیت کا بہت کلام باقی جس کا بعض انشاء اللہ العزیز خاتمہ
کتاب میں مذکور ہوگا یہاں تک اس باب میں وجہ دوم پر بعدد اسم پاک جامع ایک سو
چودہ ۱۱۴ حدیثیں خاص متعلق بذات اقدس حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مذکور ہوئیں
اور بعض آتی ہیں اور پچاس حدیثیں کہ ہم نے شمار کر کے شمار نہ کیں علاوہ ہیں ابنائے
زمان میں کسل وتقاعد ہے لہٰذا بخوف ملالت زیادہ اطالت نہ کیجے اور بتوفیقہ تعالےٰ
وصلوں کے وصل سے راحت وبرکت لیجے وباللہ التوفیق (**وصل دوم**) احادیث
متعلقہ بحضرات انبیاء واولیاء علیہم الصلاۃ والثناء **حدیث ۱۷۵** طبرانی معجم
اوسط اور خرائطی مکارم الاخلاق میں امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ
الکریم سے راوی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب کوئی شخص کچھ سوال
کرتا اگر حضور کو منظور ہوتا نَعَم فرماتے یعنی اچھا اور نہ منظور ہوتا تو خاموش رہتے
کسی چیز کو لا یعنی نہ نہ فرماتے۔ ایک روز ایک اعرابی نے حاضر ہوکر سوال کیا حضور
خاموش رہے پھر سوال کیا۔ سکوت فرمایا۔ پھر سوال کیا اس پر حضور اقدس صلے
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے جھڑکنے کے انداز سے فرمایا سَلْ مَاشِئْتَ یَا اَعْرَابِیُّ
اے اعرابی جو تیرا جی چاہے ہم سے مانگ۔ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے
ہیں فَغَبَطْنَاہُ فَقُلْنَا الْاٰنَ یَسْاَلُ الْجَنَّۃَ یہ حال دیکھ کر (کہ حضور خلیفۃ اللہ
الاعظم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے جو دل میں آئے مانگ لے) ہمیں
اس اعرابی پر رشک آیا۔ ہم نے اپنے جی میں کہا اب یہ حضور سے جنت مانگیگا اعرابی
نے کہا تو کیا کہا کہ میں حضور سے سواری کا ایک اونٹ مانگتا ہوں فرمایا عطا ہوا

عرض کی حضور سے زادِ راہ مانگتا ہوں۔ فرمایا عطا ہوا۔ ہمیں اس کے ان سوالوں
پر تعجب آیا۔ سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کتنا فرق ہے اس
اعرابی کی مانگ اور بنی اسرائیل کی ایک پیرزن کے سوال میں۔ پھر حضور نے
اس کا ذکر ارشاد فرمایا۔ کہ جب موسےٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو دریا اترنے کا
حکم ہوا۔ کنارِ دریا تک پہنچے۔ سواری کے جانوروں کے منہ اللہ عزوجل نے
پھیر دیئے کہ خود بخود واپس پلٹ آئے۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
عرض کی الٰہی! یہ کیا حال ہے؟ ارشاد ہوا تم قبر یوسف کے پاس ہو ان کا جسم
مبارک اپنے ساتھ لے لو۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبر کا پتہ معلوم نہ تھا۔
فرمایا اگر تم میں کوئی آدمی جانتا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ شاید بنی اسرائیل کی پیرزن
کو معلوم ہو۔ اسکے پاس آدمی بھیجا۔ کہ تجھے یوسف علیہ الصلوٰہ والسلام کی قبر معلوم ہے کہا
ہاں فرمایا تو مجھے بتا دے۔ عرض کی لا واللہ حتّٰی تعطینی ما اسألک خدا کی
قسم نہ بتاؤں گی یہاں تک کہ میں جو کچھ آپ سے مانگوں آپ مجھے عطا فرمادیں
فرمایا ذٰلِکَ لَکِ تیری عرض قبول ہے قَالَتْ فَاِنِّیْ اَسْاَلُکَ اَنْ اَکُوْنَ
مَعَکَ فِی الدَّرَجَۃِ الَّتِیْ تَکُوْنُ فِیْھَا فِی الْجَنَّۃِ پیرزن نے عرض کی
تو میں حضور سے یہ مانگتی ہوں کہ جنت میں میں آپ کے ساتھ رہوں اس درجے
میں جس میں آپ ہونگے قَالَ سَلِی الْجَنَّۃَ موسیٰ علیہ الصلوٰہ والسلام نے
فرمایا جنت مانگ لے یعنی تجھے یہی کافی ہے اتنا بڑا سوال نہ کر قَالَتْ لَا وَ
اللہِ اِلَّا اَنْ اَکُوْنَ مَعَکَ پیرزن نے کہا خدا کی قسم میں نہ مانوں گی مگر یہی کہ
آپ کے ساتھ ہوں فَجَعَلَ مُوْسٰی یُرَدِّدُھَا فَاَوْحَی اللہُ اَنْ اَعْطِھَا ذٰلِکَ

ف ۲۴۳ - موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک پیرزن کو جنت عطا فرما دی۔

فَاِنَّہٗ لَنْ یَّنْقُصَکَ شَیْئًا فَاَعْطَاھَا موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس سے یہی ردو بدل کرتے رہے۔ اللہ عزوجل نے وحی بھیجی موسٰی اِدہ جو مانگ رہی ہے تم اُسے وہی عطا کردو کہ اس میں تمہارا کچھ نقصان نہیں۔ موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنت میں اپنی رفاقت اسے عطا فرما دی۔ اس نے یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر بتا دی۔ موسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام نعش مبارک کو ساتھ لیکر دریا سے عبور فرما گئے **اقول** وباللہ التوفیق بحمد اللہ تعالیٰ اس حدیث نفیس کا ایک ایک حرف جانِ وہابی پر کوکب شہابی ہے اولاً[۲۱] حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اعرابی سے ارشاد کہ جو جی میں آئے مانگ لے حدیث ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تو اطلاق ہی تھا جس سے علمائے کرام نے عموم مستفاد کیا۔ یہاں صراحۃً خود ارشاد اقدس میں عموم موجود کہ جو دل میں آئے مانگ لے ہم سب کچھ عطا فرمانے کا اختیار رکھتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وَبَارَکَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ قَدْرَ جُوْدِہٖ وَنَوَالِہٖ وَنِعَمِہٖ وَاَفْضَالِہٖ ثانیاً یہ ارشاد سُن کر مولیٰ علی وغیرہ صحابہ حاضرین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا غبطہ کہ کاش یہ عام انعام کا ارشاد اکرام ہمیں نصیب ہوتا۔ حضور تو اسے اختیار عطا فرما ہی چکے اب یہ حضور سے جنت مانگے گا۔ معلوم ہوا بحمد اللہ تعالیٰ صحابہ[۲۲] کرام کا یہی اعتقاد تھا کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ عزوجل کے تمام خزائن رحمت دنیا و آخرت کی ہر نعمت پہنچتا ہے یہاں تک کہ سب سے اعلیٰ نعمت یعنی جنت جسے چاہیں بخشدیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ثالثاً خود حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اس وقت اس اعرابی

صحابہ کرام کا عقیدہ تھا کہ حضور کارخانہ الٰہی کے مختارِ کل ہیں۔

کے قصورِ ہمت پر تعجب کہ ہم نے اختیار عام دیا اور ہم سے طعام دینا مانگنے بیٹھا
پیرزن اسرائیلیہ کی طرح جنت نہ صرف جنت بلکہ جنت میں اعلےٰ سے اعلےٰ
درجہ مانگتا تو ہم تو زبان دے ہی چکے تھے اور سب کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے۔
وہی اُسے عطا فرما دیتے صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ﷺ الغرض ان بڑی بڑی پر اللہ عز
وجل کی بیشمار رحمتیں بھلا انہوں نے موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو خدائی کارخانہ
کا مختار جان کر جنت اور جنت میں بھی ایسے اعلیٰ درجے عطا کر دینے پر قادر مان
کر شرک کیا تو موسیٰ کلیم علیہ الصلاۃ والتسلیم کو کیا ہوا کہ یہ باآں شان غضب
وجلال اس شرک پر انکار نہیں فرماتے اس کے سوال پر کیوں نہیں کہتے
کہ میں نے جو اقرار کیا تھا تو اُن چیزوں کا جو اپنے اختیار کی ہوں بھلا جنت
اور جنت کا بھی ایسا درجہ یہ خدا کے گھر کے معاملے ہیں ان میں میرا کیا اختیار
تو نے نہیں سنا کہ وہابیہ کے امام قتیل اپنے قرآن جدید نام کے تقویۃ الایمان
اور حقیقت کے کلمات کفر و کفران میں فرمائیں گے کہ "انبیاء میں اس بات کی
کچھ بڑائی نہیں کہ اللہ نے ان کو عالم میں تصرف کی کچھ قدرت دی ہو" میں تو
ہیں۔ مجھ سے اور تمام جہان سے افضل محمد رسول اللہ خاتم المرسلین صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ان کی وحی باطنی میں اتریگا کہ جس کا نام محمد ہے وہ کسی
چیز کا مختار نہیں" خود انھیں کے نام سے بیان کیا جائیگا کہ "میری قدرت کا حال
تو یہ ہے کہ اپنی جان تک کے بھی نفع نقصان کا مالک نہیں تو دوسرے کا تو کیا
کر سکوں" نیز کہا جائیگا "پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کو کھول کر سنا دیا کہ قرابت
کا حق ادا کرنا اسی چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو سو یہ میرا مال موجود ہے

ف ۲۲۹ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وہابیہ کا الزام شرک۔ ف ۲۳۰۔ اللہ وحبیب وکلیم علیہما الصلاۃ والتسلیم سے امام الوہابیہ کا بگاڑ۔

اس میں مجھ کو کچھ بخل نہیں اور اللہ کے ہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے
وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا سو وہاں کا
معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کر لے"۔
بڑی بی کیا تم سٹھ گئی ہو دیکھو تو تقویۃ الایمان کیا کہہ رہی ہے کہ رسول بھی کون
محمد سید الانبیاء صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور معاملہ بھی کس کا خود اُن کے جگر
پارے کا اور وہ بھی کتنا کہ دوزخ سے بچا لینا اس کا تو انہیں خود اپنی صاحب
زادی کے لیے کچھ اختیار نہیں وہ اللہ کے ہاں کچھ کام نہیں آسکتے۔ تو کہاں وہ
اور کہاں میں، کہاں اُن کی صاحبزادی اور کہاں تم۔ کہاں صرف دوزخ سے
نجات اور کہاں جنّت اور جنّت کا بھی ایسا اعلیٰ درجہ بخش دینا۔ بھلا بڑی
بی تم مجھے خدا ہی بنا رہی ہو پہلے تو تمھارے لیے کچھ امید ہو بھی سکتی تھی اب تو
شرک کر کے تم نے جنّت اپنے اوپر حرام کر لی۔ افسوس کہ موسیٰ کلیم علیہ الصلاۃ
والتسلیم نے یہ کچھ نہ فرمایا۔ اس بھاری شرک پر اصلا انکار نہ کیا۔ خامساً
انکار درکنار اور جنتری کہ سَلِی الْجَنَّۃَ اپنی لیاقت سے بڑھ کر تمنا نہ کرو
ہم سے جنّت مانگ لو ہم وعدہ فرما چکے ہیں عطا کر دینگے تمھیں یہی بہت
ہے۔ افسوس موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے کیا شکایت کہ امام الوہابیہ
اگرچہ یہودی خیالات کا آدمی ہے جیسا کہ ابھی آخر وصل اوّل میں ثابت
ہو چکا۔ مگر اپنے آپ کو کہتا تو محمدی ہے خود محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے
اس کے جدید قرآن تقویۃ الایمان کو جہنم پہنچایا ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
حضور سے جنت کا سب سے اعلیٰ درجہ مانگا اس عظیم سوال کے صریح شرک پر

انکار نہ فرمایا بلکہ صراحتہً عطا فرما دینے کا متوقع کر دیا۔ اب اگر وہ جل جل کر ان کی توہین نہ کرے ان کا نام سو سو گستاخیوں سے نہ لے تو اور کیا کرے بیچارہ کلیم کا مردود حبیب کا مارا اپنے جلے دل کے پھپھولے بھی نہ پھوڑے۔ مثل مشہور ہے کسی کا ہاتھ چلے کسی کی زبان وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ سادسًا سب فیصلوں کی انتہا خدا پر ہوتی ہے، کلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے امام الوہابیہ سے یہ رکھائی برتی تو اُسے جائے عذر تھی کہ موسیٰ بایں خود ما بدین خود حبیب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تقویۃ الایمان کی یہ صریح تذلیل و تضلیل فرمائی تو اُسے آنسو پونچھنے کو جگہ تھی کہ وہ نبی اُمّی ہیں پڑھے لکھے نہیں کہ تقویۃ الایمان پڑھ لیتے۔ ان احکام جدیدہ سے آگاہ ہوتے مگر پورا قہر تو خدا نے توڑا کہ بڑی بی کے شرک اور موسےٰ کے اقرار کو خوب مسجّل و مکمل فرما دیا۔ وحی آئی تو کیا آئی۔ کہ اَعْطِهَا ذٰلِكَ موسیٰ جو یہ مانگ رہی ہے تم اسے عطا کر بھی دو اس بخشش فرمانے میں تمہارا کیا نقصان ہے واہ ری قسمت یہ ادہر کا حکم تو سب سے تیز رہا۔ یہ نہیں فرمایا جاتا کہ موسیٰ تم کون ہو؟ بڑھ بڑھ کر باتیں مارنیوالے ہمارے یہاں کے معاملے کا ہمارے حبیب کو تو ذرہ بھر اختیار رہے ہی نہیں یہاں تک کہ خود اپنی صاحبزادی کو دوزخ سے نہیں بچا سکتے تم ایک بڑھیا کو جنت بھنڈائے دیتے ہو اپنی گرمجوشی اٹھا رکھو تقویۃ الایمان میں آچکا ہے کہ ہمارے یہاں کا معاملہ ہر شخص اپنا اپنا درست کرے بلکہ علی الرغم الٹا یہ حکم آتا ہے کہ موسیٰ تم اسے جنت کا یہ عالی درجہ

عطا کر دو۔ اب کہیے یہ بیچارہ کس کا ہو کر رہے جس کے لیے توحید بڑھانے
کو تمام انبیاء سے بگاڑی، دین و ایمان پہ دولتی جھاڑی، صاف کہدیا کہ خدا
کے سوا کسی کو نہ مان اوروں کو ماننا محض خبط ہے۔ اسی خدا نے یہ سلوک
کیا اب وہ بیچارہ از یں سو ماندہ وز آں سو راندہ سوا اس کے کیا کرے کہ اپنی
اکلوتی جیر توحید کا ہاتھ پکڑ کر جنگل کو نکل جائے اور سر پہ ہاتھ رکھ کر چلائے ؎

ما ز یاران چشم یاری داشتیم ؎ خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

مجھے امام الوہابیہ کے حال پہ ایک حکایت یاد آئی اگرچہ میں ذکر احادیث میں
ہوں مگر بمناسبت محل ایک آدھ لطیف بات کا ذکر خالی از لطف نہیں
ہوتا جیسے تحمیض کہتے ہیں اور یہ بھی سنت سے ثابت ہے کَمَا فِی حَدِیْثِ
خُرَافَۃَ وَاُمِّ زَرْعٍ میں نے ایک عالم سنت رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے سنا
کہ رافضیوں کے کسی محلے میں چند غریب سنی رہتے تھے روافض کا زور تھا
ان کا مجتہد پچھلے پہر سے اذان دیتا اور اس میں مدھو نہ بکتا اُن غریبوں کے
قلب پر آرے چلتے آخر مرتا کیا نہ کرتا چار شخص مستعد ہو کر پہلے سے مسجد
میں جا چھپے وہ اپنے وقت پر آیا۔ جبھی تبرا شروع کیا ان میں سے ایک
صاحب برآمد ہوئے اور اس بڈھے کو گرا کر دست و لکد و نعل سے خوب
خدمت کی کہ ہیں میں ابوبکر ہوں تو مجھے بُرا کہتا ہے آخر اس نے گھبرا کر کہا حضرت
میں آپ کو نہیں کہتا تھا میں نے تو عمر کو کہا تھا۔ دوسرے صاحب تشریف
لائے اور مارتے مارتے بیدم کر دیا کہ ہیں مجھے کہتا تھا، کہا یا حضرت تو یہ
ہے میں تو عثمان کو کہتا تھا۔ تیسرے صاحب آئے اور ایسی ہی تواضع

فرمائی کہ ہیں مجھے کہیگا۔ اب سخت گھبرایا بیتاب ہو کر چلایا کہ یا مولیٰ دوڑیئے دشمن مجھے مارے ڈالتے ہیں۔ اس پر چوبکتے حضرت ہاتھ میں استرا لیے نمودار ہوئے اور ناک جڑ سے اڑا لی کہ مردک تو خدا کے محبوبوں اور ہمارے دین کے پیشواؤں کو برا کہیگا اور ہم سے مدد چاہیگا۔ اب مؤذن صاحب درد کے مارے شرم و ذلت سے گور کنارے کسی کونے میں سر کو لیے ہے۔ مومنین آئے اور نمازیں پڑھنے اور گننے جانتے ہیں آج قبلہ و کعبہ تشریف نہ لائے جناب قبلہ بولیں تو کیا بولیں جب اجالا ہوا۔ ارے حضرت قبلہ تم یہ پڑے ہیں قبلہ خیر ہے (رو کر) خیر کیا ہے آج وہ تینوں دشمن آپڑے بکتے مارتے مارتے کچومر نکال گئے تمہارا دیکھنا مقدر میں تھا کہ سانس باقی ہے قبلہ پھر آپ نے حضرت کو کیوں نہ یاد فرمایا۔ جب کئی بار یہی کہے گئے۔ تو آخر جھنجھلا کر ناک پر سے رومال پھینک دیا کہ یہ کوتک تو انہیں کے ہیں۔ دشمن تو مار ہی کے چھوڑ گئے تھے انہوں نے تو جڑ سے پونچھ لی سہ

ما ز یاراں چشم یاری داشتیم ؛ خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

واستغفر اللہ العظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم

سابعًا پچھلا فقرہ تو قیامت کا پہلا صور ہے کہ فَعَطّٰھَا موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے بیرزن کو وہ جنت عالیہ عطا فرمادی الحمد للہ رب العلمین مسلمانو دیکھا تم نے کہ اللہ اور اس کے مرسلین کرام علیہم الصلاۃ والسلام وہابیت کے شرک کا کیا کیا برا دن لگاتے ہیں کہ بیچارے کو اسفل السافلین میں بھی پناہ نہیں ملتی کَذٰلِکَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ اَکْبَرُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۝

حدیث ۱۷۶ اکہ حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہوازن کی غنیمتیں
حنین میں تقسیم فرما رہے تھے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ
حضور نے مجھ سے کچھ وعدہ فرمایا تھا ارشاد ہوا صَدَقْتَ فَاحْتَكِمْ
مَاشِئْتَ تو نے سچ کہا اچھا جو جی میں آئے حکم لگا دے عرض کی اسّی دُنبے
اور ان کا چرانے والا غلام عطا ہو۔ سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا یہ تجھے عطا ہوا اور تو نے بہت تھوڑی چیز مانگی وَلَصَاحِبَةُ مُوْسٰى
الَّتِيْ دَلَّتْهُ عَلٰى عِظَامِ يُوْسُفَ كَانَتْ اَحْزَمَ مِنْكَ حِيْنَ حَكَّمَهَا
مُوْسٰى فَقَالَتْ حُكْمِيْ اَنْ تَرُدَّنِيْ شَابَّةً وَّاَدْخُلَ مَعَكَ الْجَنَّةَ الخ
بیشک[۱] وہ ضعیفہ عورت جس نے یوسف علیہما الصلوٰۃ والسلام کا تابوت بتایا
تھا تجھ سے زیادہ دانشمند تھی جبکہ اُسے موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اختیار
دیا تھا کہ جو چاہے مانگ لے اس نے کہا میں قطعی طور پر یہی مانگتی ہوں کہ آپ میری
جوانی واپس فرما دیں اور میں آپ کے ساتھ جنت میں جاؤں۔ یونہی ہوا کہ وہ ضعیفہ
فوراً نوجوان ہو گئی اس کا حسن وجمال واپس آیا اور جنت میں بھی معیت کا وعدہ
کلیم کریم نے عطا فرمایا اِبْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ فِی الْمُسْتَدْرَكِ رَاوِیًا مَعَ اخْتِلَافٍ
عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حاکم نے کہا یہ حدیث
صحیح الاسناد ہے یہاں جوانی بھی موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھیر دی۔

حدیث ۱۷۷ اکہ موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رب عزوجل نے وحی بھیجی۔
یَا مُوْسٰی کُنْ لِلْفُقَرَاءِ کَنْزًا وَّلِلضَّعِیْفِ حِصْنًا وَّلِلْمُسْتَجِیْرِ غَیْثًا
اے موسیٰ فقیروں کے لیے خزانہ ہو جا اور کمزور کے لیے قلعہ اور پناہ مانگنے

والے کے لیے فریاد رس۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ تعالٰی عنہ
عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم قال اوحی اللہ تعالٰی الی
موسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام فذکرہ فی حدیث طویل وہابیہ
کے طور پر اس حدیث کا حاصل یہ ہوگا کہ اے موسٰی تو خدا ہو جا کہ جب یہ خاص
نشان الوہیت ہیں اور ان باتوں میں بڑے چھوٹے سب بندے برابر ہیں اور
ایک یکساں عاجز تو موسٰی علیہ الصلٰوۃ والسلام کو ان باتوں کا حکم ضرور خدا
بن جانے کا حکم ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ حدیث
۱۷۸ و ۱۷۹۔ ترمذی[۲۲۳] و حاکم حضرت ابوہریرہ اور امام احمد و ابو داؤد طیالسی
و ابن سعد و طبرانی و بیہقی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہم سے
راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جب حضرت عزت جل
وعلا نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ان کی پیٹھ کو مسح فرمایا جس قدر لوگ ان
کی نسل سے قیامت تک پیدا ہونیوالے تھے سب ظاہر ہوگئے رب عزوجل
نے ہر ایک کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ایک نور چمکایا۔ پھر انھیں آدم علیہ
الصلٰوۃ والسلام پر پیش فرمایا۔ عرض کی الٰہی یہ کون ہیں فرمایا تیری اولاد ہیں
آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام نے ان میں ایک مرد کو دیکھا ان کی پیشانی کا نور انہیں
بہت بھلا یا عرض کی الٰہی یہ کون ہے؟ فرمایا یہ تیری اولاد سے پچھلی امتوں میں
ایک شخص داؤد نام ہے عرض کی الٰہی اس کی عمر کتنی ہے؟ فرمایا ساٹھ برس
عرض کی الٰہی اس کی عمر زیادہ فرما۔ رب جل وعلا نے فرمایا لا الا ان تزید
انت من عمرک میں زیادہ نہ فرماؤں گا۔ مگر یہ کہ تو اپنی عمر سے اس کی عمر

ف ۲۲۳ - چالیس برس کی عمر آدم علیہ الصلٰوۃ والسلام نے عطا فرمائی۔

میں زیادت کر دے آدم علیہ الصلاۃ و السلام کی عمر کے ہزار برس تھے) عرض
کی تو میری عمر سے چالیس سال اس کی عمر میں بڑھا دے فرمایا ایسا ہے تو لکھ
لیا جائے گا اور مہر کر لی جائیگی اور پھر بدلے گا نہیں (نوشتہ لکھ کر ملائکہ کی
گواہیاں کرا لی گئیں) فَلَمَّا انْقَضٰی عُمُرُ اٰدَمَ اِلَّا اَرْبَعِیْنَ جَاءَہٗ
مَلَکُ الْمَوْتِ فَقَالَ اٰدَمُ اَوَلَمْ یَبْقَ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعُوْنَ سَنَۃً
قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنَكَ دَاوٗدَ جب آدم علیہ الصلاۃ و السلام کی عمر سے صرف
چالیس سال باقی رہے یعنی نوسو ساٹھ برس گذر گئے ملک الموت علیہ الصلاۃ و
والسلام ان کے پاس آئے فرمایا کیا میری عمر سے ابھی ۴۰ برس باقی نہیں۔ کہا کیا
آپ اپنے بیٹے داؤد علیہ الصلاۃ و السلام کو نہ دے چکے (پھر اللہ عزوجل نے آدم
علیہ الصلاۃ و السلام کے لیے ہزار داؤد علیہ الصلاۃ و السلام کے لئے سو برس
پورے کر دیئے) هٰذَا حدیث ابی هریرۃ الاما بین الخطین فمن حدیث
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم ان حدیثوں کا ارشاد ہے کہ داؤد علیہ
الصلاۃ و السلام کو آدم علیہ الصلاۃ و السلام نے عمر عطا فرمائی **حدیث ۱۸۰**
کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالی علیہ وسلم اِذَا ضَلَّ اَحَدُكُمْ شَيْئًا وَّاَرَادَ عَوْنًا
وَّهُوَ بِاَرْضٍ لَيْسَ بِهَا اَنِيْسٌ فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِیْ يَا عِبَادَ
اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِیْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِیْ فَاِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا يَرَاهُمْ جب
تم میں کسی کی کوئی چیز گم جائے یا مدد مانگنی چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی
ہمدم نہیں تو اسے چاہیئے یوں پکارے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔
اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا) وہ اس کی مدد کریں گے
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٥ اَلطَّبْرَانِیُّ عَنْ عُتْبَۃَ بْنِ غَزْوَانَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۸۱** کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنگل میں
جانور چھوٹ جائے فَلْیُنَادِ یَا عِبَادَ اللّٰہِ احْبِسُوْا تو یوں **ندا کرے اللہ**
کے بندو روک دو عباد اللہ اسے روک دیں گے اِبْنُ السُّنِّیِّ عَنْ اِبْنِ
مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۸۲** کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم یوں ندا کرے اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ **میری مدد کرو اے اللہ**
کے بندو اِبْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَالْبَزَّارُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی
عَنْہُمَا یہ تین **حدیثیں وہابیت کش** کہ تین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت
سے آئیں قدیم سے اکابر علمائے دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی مقبول و
مجرب رہیں اس مطلب جلیل کی قدرے تفصیل کو فقیر کا رسالہ انہار الانوار
من یم صلاۃ الاسرار ۱۳۰۵ھ کہ نماز غوثیہ شریف کے فضل رفیع اور بغداد شریف
کی طرف گیارہ قدم چلنے وغیرہ ایک ایک فعل کے سر بدیع میں تصنیف کیا۔ ملاحظہ
ہو ان حدیثوں اور حدیث اجل و اعظم یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّہْتُ بِکَ اِلٰی
رَبِّیْ کی شوکت قاہرہ کے حضور وہابیہ کی حرکت مذبوحی کا حال خاتمہ رسالہ میں
عنقریب آتا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ **حدیث ۸۳** کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم مَنْ کُنْتُ وَلِیَّہٗ فَعَلِیٌّ وَّلِیُّہٗ جس کا میں مددگار و کارساز ہوں علی
اس کا مددگار و کارساز ہے کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالْحَاکِمُ
عَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ علامہ مناوی نے شرح

نمبر ۳۲۵ [illegible] کارساز ہیں

لے قدرہ کتب خانہ یار ارداتا صاحب لاہور سے بقیمت ۷ ملتا ہے

ہیں فرمایا بَیْنَ فَمِ عَنْہُ مَا یَکْرَہُ ۲۴۰ عَلٰی اس کے مددگار ہیں اس سے مکروہات وبلیات دفع فرماتے ہیں اور شک نہیں کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر مسلمان کے ولی و والی ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ نبی مسلمانوں کا زیادہ والی ہے ان کی جانوں سے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ میں مسلمانوں کا ان کی جانوں سے زیادہ والی ہوں اَحْمَدُ وَالْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ علامہ مناوی شرح میں فرماتے ہیں لِاَنِّیْ الْخَلِیْفَۃُ الْاَکْبَرُ الْمُمِدُّ لِکُلِّ مَوْجُوْدٍ اس لیے کہ میں اللہ عزوجل کا نائب اعظم اور تمام مخلوق الٰہی کا مدد رساں ہوں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلٰی بِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ مَّاتَ وَتَرَکَ مَالًا فَلْیَرِثْہُ عَصَبَتُہٗ مَنْ کَانُوْا وَمَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْ ضِیَاعًا فَلْیَاْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاہُ کوئی مسلمان ۲۳۷ ایسا نہیں کہ میں دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ اس کا والی نہ ہوں تمہارے جی میں آئے تو یہ آیۂ کریمہ پڑھو کہ نبی زیادہ والی ہے مسلمانوں کا ان کی جانوں سے تو جو مسلمان مرے اور ترکہ چھوڑے اس کے وارث اس کے عصبے ہوں اور جو اپنے اوپر کوئی دَین یا بیکس بے زر بچے چھوڑے وہ میری پناہ میں آئے کہ اس کا مولیٰ میں ہوں صلے اللہ تعالیٰ علیک وعلٰی آلک وبارک وسلم اَلْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْ جَابِرٍ

ف ۲۳۶ - مولیٰ علی ہر مسلمان سے بلا دفع کرتے ہیں ف ۲۳۷ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا و آخرت میں ہر مسلمان کے مددگار ہیں۔

بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ امام عینی عمدۃ القاری میں یہ حدیث مذکور فرماتے ہیں اَلْمَوْلَی النَّاصِرُ یہاں مولے بمعنی مددگار ہے تو لاجرم بحکم حدیث صحیح مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ بھی ہر مسلمان کے لیے ولی و مددگار و دافع بلا و مکروہات ہیں والحمد للہ رب العلمین اسی لیے شاہ صاحب نے فرمایا حضرت امیر و ذریۂ طاہرہ اور الخ **اقول** عموم حدیث میں حضرات خلفائے ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی داخل اور تخصیص کی اصلاحاجت نہیں۔ کہ ناصر کا منصور سے افضل ہونا کچھ ضرور نہیں۔ قال اللہ تعالیٰ یَنْصُرُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ مہاجرین اللہ و رسول کی مدد کرتے ہیں۔ وقال اللہ تعالیٰ فَاِنَّ اللّٰہَ هُوَ مَوْلٰهُ وَجِبْرِیْلُ الآیۃ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مددگار اللہ ہے اور جبریل و ابوبکر و عمر و ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام **حدیث ۱۸۴** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اِبْنَتِیْ فَاطِمَۃُ حَوْرَاءُ اٰدَمِیَّۃٌ لَمْ تَحِضْ وَلَمْ تَطْمِثْ وَاِنَّمَا سَمَّاهَا فَاطِمَۃَ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَطَمَهَا وَمُحِبِّیْهَا مِنَ النَّارِ میری صاحبزادی فاطمہ آدمیوں میں حور ہے کہ نجاستوں کے عارضے جو عورات کو ہوتے ہیں ان سے پاک و منزہ ہے اللہ عزوجل نے اس کا فاطمہ اسلیے نام رکھا کہ اس نے اُسے اور اس سے محبت رکھنے والوں کو آتش دوزخ سے آزاد فرمایا الْخَطِیْبُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا غلامان زہرا کو نار سے چھڑایا تو اللہ عزوجل نے مگر نام زہرا کا ہے فاطمہ چھڑانیوالی آتش جہنم سے نجات دینے والی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی اَبِیْهَا وَعَلَیْهَا وَبَعْلِهَا وَابْنَیْهَا وَبَارَكَ وَسَلَّمَ **حدیث ۱۸۵** اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دَعَا اُمَّ کُلْثُوْمٍ

ف ۲۴۷ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دنیا و آخرت میں ہر مسلمان کے مددگار ہیں ف ۲۴۸ حضرت بتول زہرا نے اپنے غلاموں کو دوزخ سے آزاد فرما دیا۔

بنت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہا وکانت تحتہ فوجدھا
تبکی فقال ما یبکیک فقالت یا امیر المومنین ھذا الیھودی تعنی
کعب الاحبار یقول انک علی باب من ابواب جہنم فقال عمر ماشاء
اللہ واللہ انی لارجو ان یکون ربی خلقنی سعیدًا ثم ارسل الی
کعب فدعاہ فلما جاءہ کعب قال یا امیر المومنین لاتعجل علی
والذی نفسی بیدہ لاینسلخ ذوالحجۃ حتی تدخل الجنۃ فقال
عمر ای شیء ھذا مرۃ فی الجنۃ ومرۃ فی النار فقال یا امیر المومنین
والذی نفسی بیدہ انا لنجدک فی کتاب اللہ عزوجل علی باب من
ابواب جہنم تمنع الناس ان یقعوا فیہا فاذا مت لم یزالوا یقتحمون
فیہا الی یوم القیمۃ یعنی امیرالمومنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ مقدسہ
حضرت ام کلثوم دختر امیرالمومنین مولیٰ علی و بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم
کو بلایا انہیں روتے پایا سبب پوچھا کہا امیرالمومنین یہ یہودی یعنی کعب احبار
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجلۂ ائمہ تابعین و علمائے کتابین و اعلم علمائے توراۃ
سے ہیں پہلے یہودی تھے خلافت فاروقی میں مشرف باسلام ہوئے شاہزادی
کا اس وقت حالت غضب میں انہیں اس لفظ سے تعبیر فرمانا بربنائے
نازک مزاجی تھا کہ لازمہ شاہزادی ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) یہ کہتا
ہے کہ آپ جہنم کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہیں امیرالمومنین نے فرمایا
جو خدا چاہے خدا کی قسم بیشک مجھے امید ہے کہ مجھے میرے رب نے سعید پیدا
کیا ہے پھر حضرت کعب کو بلا بھیجا انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی امیرالمومنین مجھ

پر جلدی نہ فرمائیں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ذی الحجہ کا مہینہ
ختم نہ ہونے پائیگا کہ آپ جنت میں تشریف لے جائیں گے فرمایا یہ کیا بات کبھی
جنت میں کبھی نار میں۔ عرض کی یا امیر المومنین قسم اس کی جس کے ہاتھ میں
میری جان ہے آپ کو کتاب اللہ میں جہنم کے دروازوں سے ایک دروازے
پر پاتے ہیں کہ آپ لوگوں کو جہنم میں گرنے سے روکے ہوئے ہیں جب آپ انتقال
فرمائیں گے قیامت تک لوگ نار میں گرا کرینگے وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولاحول
ولاقوۃ الا باللہ رب عمر الجلیل اِبْنُ سَعْدٍ فِیْ طَبَقَاتِہٖ وَاَبُوالْقَاسِمِ بْنُ بِشْرَانَ
فِیْ اَمَالِیْہِ عَنِ الْجَارِیْ مَوْلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بھلا دوزخ میں
گرنے سے بچانا دفع بلا کا ہے کہ ہوا **حدیث ۸۶** معانی الآثار امام طحاوی
میں ہے حَدَّثَنَا ابْنُ مَرْزُوْقٍ ثَنَا اَزْھَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ
قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَنَا رِقَابُ الْاَرْضِ یعنی امیر المومنین
عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا زمین کے مالک ہم ہیں **حدیث ۸۷**۔ بَعَثَ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی عُثْمٰنَ یَسْتَعِیْنُہٗ فِیْ جَیْشِ الْعُسْرَۃِ
فَبَعَثَ اِلَیْہِ عُثْمٰنُ بِعَشَرَۃِ اٰلَافِ دِیْنَارٍ یعنی جب حضور اقدس صلے اللہ
تعالی علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کے لیے لشکر اسلام کو طیاری کا حکم دیا مسلمانوں
پر بہت حالت تنگی وعسرت تھی اسباب میں حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ
وسلم نے امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ سے استعانت فرمائی ان سے
مدد چاہی ذوالنورین رضی اللہ تعالی عنہ نے دس ہزار اشرفیاں حاضر کیں حضور
پرنور صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمن اللہ تیری چھپی اور ظاہر خطائیں

ف ۲۴۰ فاروق اعظم فرماتے ہیں زمین کے مالک ہم ہیں۔ ف ۲۴۱ عثمان غنی سے استعانت فرمانا۔

اور آج سے قیامت تک جو کچھ تجھ سے واقع ہو سب کی مغفرت فرمائے اسکے
بعد عثمان کو کچھ پرواہ نہیں کوئی عمل کرے رَوَاهُ ابْنُ عَدِیٍّ وَالدَّارُ قُطْنِیُّ وَاَبُو نُعَیْمٍ
فِیْ فَضَائِلِ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کیوں وہابی صاحبو غیر خدا سے استعانت شرک تو نہیں
اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کے کیا معنے کہتے ہو؟ حدیث ۱۸۸ - ایک مصری
امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا
عرض کی یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِذٌ بِکَ مِنَ الظُّلْمِ امیر المومنین میں حضور
کی پناہ لیتا ہوں ظلم سے۔ امیر المومنین نے فرمایا عُذْتَ مَعَاذًا تو نے سچی
جائے پناہ لی۔ ہمارا مطلب تو حدیث کے اتنے ہی لفظوں سے ہو گیا۔ پناہ
لینے والے نے امیر المومنین کی دوہائی دی اور امیر المومنین نے اپنی بارگاہ کو سچی
جائے پناہ فرمایا۔ مگر تتمہ حدیث بھی ذکر کریں کہ اس میں امیر المومنین کے کمال
عدل کا ذکر ہے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مصر پر امیر المومنین کے
صوبہ تھے یہ فریادی مصری عرض کرتا ہے کہ میں نے اُن کے صاحبزادے کے
ساتھ دوڑ کی میں آگے نکل گیا صاحبزادے نے مجھے کوڑے مارے اور کہا میں
دو معزز وکریم والدین کا بیٹا ہوں۔ اس فریاد پر امیر المومنین نے فرمان نافذ
فرمایا کہ عمرو ابن عاص مع اپنے بیٹے کے حاضر ہوں۔ حاضر ہوئے امیر المومنین نے
مصری کو حکم دیا کوڑا اسے اور مار اس نے بدلہ لینا شروع کیا اور امیر المومنین
فرماتے جاتے ہیں مار دو لئیموں کے بیٹے کو انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں
خدا کی قسم جب اس فریادی نے مارنا شروع کیا ہے ہمارا جی چاہتا تھا کہ یہ

مارے اور اپنا عوض لے اس نے یہاں تک مارا کہ ہم تمنا کرنے لگے کاش اب
ہاتھ اٹھالے جب مصری فارغ ہوا امیر المومنین نے فرمایا اب یہ کوڑا عمرو بن
العاص کی چندیا پر رکھ (یعنی وہاں کے حاکم تھے انہوں نے کیوں نہ دادرسی
کی بیٹے کا کیوں لحاظ پاس کیا) مصری نے عرض کی یا امیر المومنین ان کے
بیٹے ہی نے مجھے مارا تھا اس سے میں عوض لے چکا۔ امیر المومنین نے عمرو بن العاص
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا مُذْ کَمْ تَعَبَّدْتُمُ النَّاسَ وَقَدْ وَلَدَتْهُمْ اُمَّهَاتُهُمْ
اَحْرَارًا تم لوگوں نے بندگانِ خدا کو کب سے اپنا غلام بنا لیا حالانکہ وہ ماں
کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوئے تھے عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا امیر
المومنین نہ مجھے خبر ہوئی نہ یہ شخص میرے پاس فریادی آیا (ابن عبد الحکم)
عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ **حدیث ۱۸۹** اخلافت
فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ایک سال مدینہ طیبہ میں قحط عظیم پڑا اس سال
کا عام الرمادہ نام رکھا گیا۔ یعنی ہلاک و تباہی جان و مال کا سال۔ امیر المومنین
نے عمرو بن العاص کو مصر میں فرمان بھیجا یہ نسخہ ہے بندۂ خدا عمر امیر المومنین
کی طرف سے ابن عاص کے نام سلام۔ اَمَّا بَعْدُ فَلَعَمْرِیْ یَا عَمْرُو مَا تُبَالِیْ
اِذَا شَبِعْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ اَنْ اَهْلَكَ اَنَا وَمَنْ مَّعِیْ فَیَا غَوْثَاهُ یُرَدِّدُ
قَوْلَهٗ۔ سلام کے بعد واضح ہو مجھے اپنی جان کی قسم اے عمرو جب تم اور تمہارے
ملک والے سیر ہوں تو تمہیں کچھ پرواہ نہیں کہ میں اور میرے ملک والے ہلاک ہو جائیں
ارے فریاد کو پہنچ ارے فریاد کو پہنچ اور اس کلمے کو بار بار تحریر فرمایا۔
عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب حاضر کیا یہ عرضی بندۂ خدا امیر

ف ۲۴۲ - قحط سالی میں امیر المومنین کا عمرو بن العاص کو لکھنا ارے فریاد رس ارے فریاد رس۔

المومنین عمر کو عمرو بن عاص کی طرف سے اَمَّا بَعْدُ فَیَا لَبَّیْکَ ثُمَّ یَا لَبَّیْکَ وَقَدْ بَعَثْتُ اِلَیْکَ بِعِیْرٍ اَوَّلُهَا عِنْدَکَ وَاٰخِرُهَا عِنْدِیْ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ بعد سلام معروض حضور میں بار بار خدمت کو حاضر ہوں پھر بار بار خدمت کو حاضر ہوں میں نے حضور میں وہ کارواں روانہ کیا ہے جس کا اول حضور کے پاس ہوگا اور آخر میرے پاس اور حضور پر سلام اور اللہ عزوجل کی رحمت اور برکتیں۔ عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کارواں حاضر کیا کہ مدینہ طیبہ سے مصر تک بہ تمام منزلیں دور دراز اونٹوں سے بھری ہوئی تھیں یہاں سے وہاں تک ایک قطار تھی جس کا پہلا اونٹ مدینہ طیبہ میں اور پچھلا مصر میں سب پر اناج تھا امیر المومنین نے وہ تمام اونٹ تقسیم فرما دیئے۔ ہر گھر کو ایک ایک اونٹ مع اپنے بار کے عطا ہوا۔ کہ اناج کھاؤ اور اونٹ ذبح کرکے اس کا گوشت کھاؤ چربی کھاؤ اور کھال کے جوتے بناؤ جس کپڑے میں اناج بھرا تھا اس کا لحاف وغیرہ بناؤ۔ یوں اللہ عزوجل نے لوگوں کی مشکل دفع کی امیر المومنین حمد بجا لائے اِبْنُ خُزَیْمَةَ فِیْ صَحِیْحِهٖ وَالْحَاکِمُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی السُّنَنِ عَنْ اَسْلَمَ مَوْلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَابْنُ عَبْدِ الْحَکَمِ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ

حدیث ۹۰ حضور سید عالم نوبہ عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور کے نائب کریم علی مرتضے امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں اِنِّیْ لَاَسْتَحْیِیْ مِنَ اللّٰهِ اَنْ یَّکُوْنَ لِاَحَدٍ ذَنْبٌ اَعْظَمَ مِنْ عَفْوِیْ اَوْ جَهْلٌ اَعْظَمَ مِنْ حِلْمِیْ اَوْ عَوْرَةٌ لَا یُوَارِیْهَا سِتْرِیْ اَوْ خَلَّةٌ لَا یَسُدُّهَا جُوْدِیْ بے

شک مجھے اللہ عزوجل سے شرم آتی ہے کہ کسی کا گناہ میری صفت مغفرت سے بڑھ جائے وہ گناہ کرے اور میری مغفرت اس کی بخشش میں تنگی کرے کہ میں نہ بخشش سکوں یا کسی کی جہالت میرے علم سے زائد ہو جائے کہ وہ جہل سے پیش آئے اور میں حلم سے کام نہ لے سکوں یا کسی عیب یا کسی شرم کی بات کو میرا پردہ نہ چھپائے یا کسی حاجت مندی کو میرا کرم بند نہ فرمائے ابن عساکر عن جبیر عن الشعبی عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ وہابیو دیکھا تم نے محبوبان خدا کا احسان ان کا غفران ان کی حاجت براری ان کی شان ستاری اللّٰھم انفعنا بفضلھم وغفرھم وحلمھم وجودھم وکرمھم فی الدنیا والاٰخرۃ اٰمین حدیث ۱۹۱ فرماتے ہیں علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ لا ادری ای النعمتین اعظم علیّ منۃً من رجل بذل مصاص وجہہ الیّ فراٰنی موضعا لحاجتہ واجری اللہ قضاءھا او یسرہ علی یدی ولان اقضی لامرء مسلم حاجۃً احب الیّ من ملاء الارض ذھبا وفضۃً بیشک میں نہیں جانتا کہ ان دو نعمتوں میں کونسی مجھ پہ زیادہ احسان ہے کہ ایک شخص میری سرکار کو اپنی حاجت روائی کا محل جانکر اپنا معزز منہ میرے سامنے لائے اور اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کا روا ہونا اس کی آسانی میرے ہاتھ پر رواں فرمائے اور تمام روئے زمین بھر کر سونا چاندی ملنے سے مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں کسی مسلمان کی حاجت روا فرما دوں۔ ابو الغنائم النرسی فی کتاب قضاء الحوائج عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۱۹۲ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ھم

ف۵۴۲
حَسَّانُ فَشَفٰی وَاشْتَفٰی حسان نے کافروں کی ہجو کہی تو شفا دی اور شفا لی
مُسْلِمٌ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا **حدیث ۱۹۳** جب
کفار قریش نے شانِ اقدس ارفع حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں
اشعار گستاخی بکے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم جواب ہوا انہوں
نے جواب دیا حضور نے ناکافی پایا پھر حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کو ارشاد ہوا ان کا جواب بھی پسند خاطر اقدس نہ آیا پھر حسان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو حکم ہوا انہوں نے کفار کی ہجو کہی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ
وسلم نے فرمایا لَقَدْ شَفَیْتَ یَا حَسَّانُ وَاشْتَفَیْتَ حسان تم نے شفا دی
اور شفا لی اِبْنُ عَسَاکِرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا
حدیث ۱۹۴ حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کی خدمت میں حاضر آئے ام المومنین نے ان کے لیے مسند بچھوائی عبدالرحمٰن
بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے گزارش کی آپ انہیں مسند پر بٹھاتی
ہیں وقد قال ما قال ام المومنین نے فرمایا اِنَّہٗ کَانَ یُجِیْبُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَشْفِیْ صَدْرَہٗ مِنْ اَعْدَائِہٖ یہ رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے جواب دیا کرتے اور رنج اعداء سے سینۂ اقدس
کو شفا دیتے اِبْنُ عَسَاکِرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ **حدیث ۱۹۵** کہ فرماتے
ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اَکْرِمُوا الْاَنْصَارَ فَاِنَّہُمْ رَبَّوُا الْاِسْلَامَ کَمَا یُرَبَّی
الْفَرْخُ فِیْ وَکْرِہٖ انصار کی عزت کرو کہ انہوں نے اسلام کو پالا ہے جس طرح پرند کا
بچہ آشیانے میں پالا جاتا ہے اَلدَّارَقُطْنِیُّ فِی الْاَفْرَادِ وَالدَّیْلَمِیُّ عَنْ اَنَسٍ

ف ۵۴۲ حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمانوں کو شفادی ف ۶۴۲ اسلام کو انصار نے پالا۔

رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنہُ **فصل سوم** احادیث متعلقہ ملائکہ کرام علیہم الصلاۃ والسلام **حدیث ۹۶** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ لَیَدْعُو اللہَ تَعَالیٰ فَیَقُوْلُ اللہُ تَعَالیٰ لِجِبْرِیْلَ لَا تُجِبْہُ فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَ صَوْتَہٗ وَاِذَا دَعَاہُ الْفَاجِرُ قَالَ یَا جِبْرِیْلُ اقْضِ حَاجَتَہٗ فَاِنِّیْ لَا اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَ صَوْتَہٗ بیشک بندہ مومن اللہ عزوجل سے دعا کرتا ہے تو رب جل وعلا جبریل علیہ الصلاۃ والسلام سے فرماتا ہے اس کی دعا قبول نہ کر کہ میں اس کی آواز سننے کو دوست رکھتا ہوں اور جب فاجر دعا کرتا ہے رب جل وعلا فرماتا ہے اے جبریل اس کی حاجت روا کر دے میں اس کی آواز سننا نہیں چاہتا اِبْنُ النَّجَّارِ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنہُ اس حدیث سے واضح کہ جبریل علیہ الصلاۃ والسلام دعائیں قبول کرتے حاجتیں روا فرماتے ہیں دین وہابیت میں اس سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگا **حدیث ۹۷** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً مُوَکَّلِیْنَ بِاَرْزَاقِ بَنِیْ اٰدَمَ قَالَ لَھُمْ اَیُّمَا عَبْدٍ وَجَدْتُّمُوْہُ جَعَلَ الْھَمَّ ھَمًّا وَّاحِدًا فَضَمِّنُوْا رِزْقَہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَبَنِیْ اٰدَمَ وَاَیُّمَا عَبْدٍ وَجَدْتُّمُوْہُ طَلَبَ فَاِنْ تَحَرّٰی الصِّدْقَ فَطَیِّبُوْا لَہٗ وَیَسِّرُوْا وَمَنْ تَعَدّٰی ذٰلِکَ فَخَلُّوْا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ مَا یُرِیْدُ ثُمَّ لَا یَنَالُ فَوْقَ الدَّرَجَۃِ الَّتِیْ کَتَبْتُھَا لَہٗ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے بنی آدم کے رزقوں پر موکل ہیں انہیں اللہ عزوجل کا حکم ہے کہ جس بندے کو ایسا پاؤ کہ سب فکریں چھوڑ کر فکر آخرت کا ہو رہا ہے آسمان و زمین و انسان سب کو اسکے رزق کا ضامن کر دو یعنی بے طلب ہر طرف سے اُسے رزق پہنچاؤ اور جسے وزی

کی تلاش میں دیکھو وہ اگر راستی کا قصد کرے تو اس کے لیے اس کا رزق پاک و
آسان کر دو اور جو حد سے بڑھے اسے اس کی خواہش پر چھوڑ دو پھر ملیگا تو اتنا
ہی جو میں نے اس کے لیے لکھ دیا ہے رواہ الترمذی الاکبر الامام فی نوادرہ
حدیث ۱۹۸ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملک قابض علی ناصیتک
فاذا تواضعت للہ رفعک واذا تجبرت علی اللہ قصمک وملک قائم
علی فیک لایدع الحیۃ ان تدخل فی فیک ایک فرشتہ تیری پیشانی کے
بال تھامے ہوئے ہے جب تو اللہ تعالیٰ عزوجل جل شانہ کیلئے تواضع کرے تجھے
بلندی بخشتا ہے اور جب تو اس پر معاذ اللہ تکبر کرے تجھے توڑ دیتا ہلاک کر دیتا ہے
اور ایک فرشتہ تیرے منہ پر کھڑا ہے کہ سانپ کو تیرے منہ میں نہیں جانے دیتا
ابن جریر عن کنانۃ العدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہذا مختصرا دیکھو متواضعوں
کو فرشتہ بلند قدری دیتا ہے متکبروں کو فرشتہ ہلاک کرتا ہے اور کیجیول صاحب یہ فرشتہ
جو منہ کی حفاظت کر رہا ہے دافع البلا تو نہ ہوئے؟ شاید دفع بلا اس کا نام ہوگا کہ وہ
چھوڑے کہ سانپ تمہارے منہ میں گھس جائے **حدیث ۱۹۹** کہ فرماتے ہیں
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان ابن اٰدم لفی غفلۃ عما خلق لہ ویبعث اللہ ملکا
فیحفظہ حتی یدرکہ آدم زاد اس کام سے غافل ہے جسکے لیے پیدا کیا گیا اور اللہ
تعالیٰ فرشتہ بھیجتا ہے کہ وقت پہنچنے تک اس کا نگہبان رہتا ہے ابنا ابو حاتم
والدنیا وابو نعیم عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہذا مختصرا **حدیث**
۲۰۰ صحیح مسلم شریف میں حذیفہ ابن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا مر بالنطفۃ اثنتان واربعون لیلۃ

بَعَثَ اللّٰہُ اِلَیْہَا مَلَکًا فَصَوَّرَھَا وَخَلَقَ سَمْعَھَا وَبَصَرَھَا وَجِلْدَھَا وَ
لَحْمَھَا وَعِظَامَھَا الحدیث جب نطفے پر بیالیس[۲] راتیں گذرتی ہیں اللہ تعالٰی
اس کی طرف فرشتہ بھیجتا ہے وہ آکر اُس کی صورت بناتا کان آنکھ کھال گوشت
ہڈیاں خلق کرتا ہے۔ انھیں کی دوسری روایت میں ہے یَتَسَوَّرُ عَلَیْھَا المَلَکُ قَالَ
زُھَیْرٌ حَسِبْتُہٗ قَالَ الَّذِیْ یَخْلُقُھَا فرشتہ آکر اس پر گرتا ہے راوی نے کہا میرے
خیال میں حدیث کے لفظ یہ ہیں کہ وہ فرشتہ جو اسکے خلق کرتا ہے انہیں کی تیسری
روایت میں ہے اِنَّ مَلَکًا مُوَکَّلًا بِالرَّحِمِ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یَّخْلُقَ شَیْئًا
بِاِذْنِ اللّٰہِ الحدیث بیشک عورتوں کے رحم پر ایک فرشتہ متعین ہے جب اللہ
تعالٰی کچھ چاہتا ہے کہ وہ فرشتہ باذن الٰہی کچھ خلق کرے۔ طبرانی کی روایت میں
ہے اِنَّ النُّطْفَۃَ اِذَا اسْتَقَرَّتْ فِی الرَّحِمِ فَمَضٰی لَھَا اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا جَاءَ
مَلَکُ الرَّحِمِ فَصَوَّرَ عَظْمَہٗ وَلَحْمَہٗ وَدَمَہٗ وَبَشَرَہٗ نطفے کو جب رحم میں ٹھہرے
چلہ گزر جاتا ہے فرشتہ کہ جو رحم پر موکل ہے آکر اس کی ہڈیوں گوشت خون
بال کھال کی تصویر کرتا ہے **حدیث ۱۰۲** صحیحین[۲۵۳] بخاری و مسلم وغیرہما
میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالٰی
علیہ وسلم فرماتے ہیں بچے کا مادۂ آفرینش چالیس دن تک ماں کے پیٹ میں
جمع ہوتا ہے پھر اتنے ہی دن جما ہوا خون رہتا ہے پھر اتنے ہی دنوں گوشت
کی بوٹی ثُمَّ یُرْسِلُ اللّٰہُ اِلَیْہِ الْمَلَکَ فَیَنْفُخُ فِیْہِ الرُّوْحَ جب تین چلے گزر
لیتے ہیں اللہ تعالٰی اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ اسمیں جان ڈالتا ہے
ھٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ اللہ عزوجل فرماتا ہے ھُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ

ف ۲۵۲: حدیث فرماتی ہے کہ تمام دنیا کے آنکھ کان گوشت پوست صورت سب فرشتوں کے بنائے ہوئے ہیں ف ۲۵۳: حدیث فرماتی ہے کہ سب کے بدن میں جان فرشتے کی ڈالی ہوئی ہے۔

يَشَاءُ اللہ ہے کہ تمھاری تصویر فرماتا ہے ماؤں کے پیٹ میں جیسے چاہے اور
فرماتا ہے جل وعلا هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللهِ کیا کوئی اور بھی خلق کرنیوالا ہے
اللہ کے سوا؟ یہاں مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کا نام پاک ماحی ہے یعنی کفر
وشرک سے مٹانے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ خود صحیح حدیثوں میں فرماتے
ہیں کہ فرشتہ تصویر کرتا ہے فرشتہ صورت بناتا ہے فرشتہ آنکھ کان گوشت
استخوان بال کھال خون خلق کرتا ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ یہ سب کچھ فرشتے
کے ہاتھ سے ہو کر جان بھی فرشتہ ڈالتا ہے۔ شرک پسند گمراہوں کے نزدیک اس
سے بڑھ کر اور کیا شرک ہوگا والعیاذ باللہ رب العلمین جبریل امین علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم تو اتنا ہی فرما کر چپ ہو رہے تھے لِأَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا میں تجھے ستھرا
بیٹا دوں یہاں تو اُن سے کم درجہ شخص کے ہاتھوں پر دنیا بھر کے بیٹی بیٹوں کی
خلق و تصویر ہو رہی ہے۔ احمق جاہلو اپنے سسکتے ایمان کی جان پر رحم کرو یہ فرق
نسبت اٹھانا اقسام اسناد مٹانا خدا جانے تمھیں کن برے حالوں پہنچائیگا
مسلمانوں کو مشرک بنانا ہنسی کھیل سمجھا ہے **حدیث ۲۰۲** کہ فرماتے ہیں صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَوْ لَمْ اُبْعَثْ فِيْكُمْ لَبُعِثَ عُمَرُ اَيَّدَ اللّٰهُ عُمَرَ بِمَلَكَيْنِ
يُوَفِّقَانِهٖ وَيُسَدِّدَانِهٖ فَاِذَا اَخْطَاَ صَرَفَاهُ حَتّٰى يَكُوْنَ صَوَابًا اگر
میں تم میں مبعوث نہ ہوتا تو بیشک عمر نبی کر کے بھیجا جاتا اللہ عزوجل نے دو
فرشتوں سے عمر کی تائید فرمائی ہے کہ وہ دونوں عمر کو توفیق دیتے اور ہر امر
میں اُسے ٹھیک راہ پر رکھتے ہیں اگر عمر کی رائے لغزش کرتی ہے تو وہ فرشتے عمر کو
ادھر سے پھیر دیتے ہیں تاکہ عمر سے حق ہی صادر ہو رضی اللہ تعالیٰ عنہ الدیلمی عن ابی

بکر نِ الصدیقِ وَاَبِی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہما حدیث ۲۰۳ سیدنا
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بیشک عمر کا اسلام عزت تھا
اور ان کی ہجرت فتح ونصرت اور ان کی خلافت میں رحمت۔ خدا کی قسم ہم گرد
کعبہ علانیہ نماز نہ پڑھنے پائے جب تک عمر اسلام نہ لائے جب وہ مسلمان ہوئے
کافروں سے قتال کیا یہاں تک کہ ہم نے علانیہ گرد کعبہ معظمہ نماز ادا کی وَرَأیٰ
کَاَحَسَبُ مَیْنَ عَیْنَیْ عُمَرَ مَلَکًا یُسَدِّدُ ۂ اور بیشک میں سمجھتا ہوں کہ عمر
کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے کہ انہیں راستی ودرستی دیتا ہے
اور بیشک میں سمجھتا ہوں کہ عمر سے شیطان ڈرتا ہے اور جب نیک بندوں کا
ذکر ہو تو عمر کا ذکر لاؤ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِبْنُ عَساکِرَ عَنْہُ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ
عَنْہُ وَقَدْ مَرَّ بَعْضُہٗ اٰوَاخِرَ الْبَابِ الْاَوَّلِ بِتَخْرِیْجِ اٰخَرَ غَیْرِ مَعْزُوِّ
حدیث ۲۰۴ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِذَا جَلَسَ الْقَاضِیْ فِیْ
مَجْلِسِہٖ ھَبَطَ عَلَیْہِ مَلَکَانِ یُسَدِّدَانِہٖ وَیُوَفِّقَانِہٖ وَیُرْشِدَانِہٖ مَالَمْ
یَجُرْ فَاِذَا جَارَ عَرَجَا وَتَرَکَاہُ جب قاضی مجلس حکم میں بیٹھتا ہے اس پر
دو فرشتے اترتے ہیں کہ وہ اُسے راستی دیتے توفیق بخشتے سیدھی راہ چلاتے ہیں
جب تک حق سے میل نہ کرے جہاں اس نے میل کیا فرشتوں نے اسے چھوڑا
اور اُڑ گئے اَلْبَیْہَقِیُّ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عنہما حدیث ۲۰۵
کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جو مسلمان کسی مسلمان کا دل خوش کرتا ہے
اللہ عزوجل اُس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت وتمجید
وتوحید کرتا رہتا ہے۔ جب وہ مسلمان اپنی قبر میں جاتا ہے اُس کے

۲۵۵ فرشتہ شفاعت کرتا ہے۔ کسی بات کھاتا ہے-

پاس آکر کہتا ہے کیا مجھے نہیں پہچانتا وہ مسلمان پوچھتا ہے تو کون ہے۔ کہتا ہے میں وہ خوشی ہوں جو تو نے فلاں مسلمان کے دل میں داخل کی تھی اَنَا الْيَوْمَ أُونِسُ وَحْشَتَكَ وَأُلَقِّنُكَ حُجَّتَكَ وَأُثَبِّتُكَ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَأُشْهِدُكَ مَشَاهِدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَأُرِيكَ مَنْزِلَكَ مِنَ الْجَنَّةِ آج میں تیرا جی بہلا کر تیری وحشت دور کرونگا میں تجھے تیری حجت سکھاؤنگا میں تجھے نکیرین کے جواب میں حق بات پر ثبات دونگا میں تجھے محشر کی بارگاہ میں لے جاؤنگا میں تیرے رب کے حضور تیری شفاعت کرونگا میں تجھے جنت میں تیرا مکان دکھاؤنگا ابنُ اَبِی الدُّنیا فِی قَضَاءِ الْحَوَائِجِ وَ اَبُو الشَّیْخِ فِی الثَّوَابِ عَنِ الْاِمَامِ جَعْفَرِ نِ الصَّادِقِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ وَکَرَّمَ وُجُوْھُھُمْ حدیث ٢٠٦ کہ فرماتے ہیں[١٥٦] صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیشک میں کتاب اللہ میں ایک سورۃ تیس آیتوں کی پاتا ہوں جو اُسے سوتے وقت پڑھے اللہ عزوجل اس کے لیے تیس نیکیاں لکھے اور اُس کے تیس گناہ محو فرمائے اور اس کے تیس درجے بلند کرے وَبَعَثَ اللّٰہُ اِلَیْہِ مَلَکًا مِنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ لِیَبْسُطَ عَلَیْہِ جَنَاحَہٗ وَیَحْفَظَہٗ مِنْ کُلِّ سُوْءٍ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ وَھِیَ الْمُجَادِلَۃُ تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِھَا فِی الْقَبْرِ وَھِیَ تَبٰرَکَ الَّذِیْ سُوْرَۃُ الْمُلْکِ اللہ عزوجل اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجے کہ اپنا بازو اس پر کشادہ رکھے جب تک سو کر اٹھے وہ فرشتہ اُسے ہر برائی سے محفوظ رکھے وہ سورۃ مجادلہ ہے اپنے قاری کی طرف سے اس کی قبر میں جھگڑے گی وہ تَبٰرَکَ الَّذِیْ سورہ ملک ہے اَلدَّیْلَمِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا حدیث ٢٠٧ کہ فرماتے ہیں[١٥٧]

صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مَنْ حَمیٰ مُؤْمِناً مِنْ مُنَافِقٍ یَغْتَابُہٗ بَعَثَ اللہُ لَہٗ
مَلَکاً یَحْمِیْ لَحْمَہٗ مِنْ نَارِ جَھَنَّمَ یعنے جب کوئی منافق کسی مسلمان کو پیٹھ پیچھے بُرا
کہہ رہا ہو تو جو شخص اس منافق سے اس مسلمان کی حمایت کرے اللہ عزوجل
اس کے لیے ایک فرشتہ بھیجے کہ آتشِ دوزخ سے اس کے گوشت کو بچائے
اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ **حدیث**
۲۰۸ کہ فرماتے ہیں صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رَاَیْتُ جَعْفَرًا اَلطَّیَّارَ مَلَکاً فِی الْجَنَّۃِ
تَدْمٰی قَادِمَتَاہُ وَرَاَیْتُ زَیْدًا دُوْنَ ذٰلِکَ فَقُلْتُ مَا کُنْتُ اَظُنُّ اَنَّ
زَیْدًا دُوْنَ جَعْفَرٍ فَقَالَ جِبْرِیْلُ اِنَّ زَیْدًا لَیْسَ بِدُوْنِ جَعْفَرٍ وَلٰکِنَّا
فَضَّلْنَا جَعْفَرًا لِقَرَابَتِہٖ مِنْکَ میں نے جعفر طیار رضی اللہ عنہ کو ملاحظہ
فرمایا کہ فرشتہ بن کر جنت میں اُڑ رہے ہیں اور ان کے بازوؤں کے اگلے دونو
شہپروں سے خون رواں ہے اور زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو میں نے
ان سے کم مرتبہ پایا میں نے فرمایا مجھے گمان نہ تھا کہ زید کا مرتبہ جعفر سے کم ہوگا
جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے عرض کی زید جعفر سے کم نہیں مگر ہم نے
جعفر کا مرتبہ زید سے بڑھا دیا ہے اس لیے کہ حضور سے قرابت رکھتے ہیں اِبْنُ
سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ عَلِیٍّ مُرْسَلاً **حدیث ۲۰۹** طلحہ بن عبید اللہ
احد العشرۃ المبشرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں روز احد میں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کندھیاں لے کر ایک چٹان پر بٹھا دیا کہ مشرکین سے آڑ
ہوگئی سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پس پشت دست مبارک
سے اشارہ کر کے فرمایا ھٰذَا جِبْرِیْلُ یُخْبِرُنِیْ اَنَّہٗ لَا یَرَاکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْ

هُوَلِیْ اِلَّا اَلْقَیْنَ لَہٗ مِنْہُ یہ جبریل مجھے خبر دے رہے ہیں کہ اے طلحہ وہ روزِ قیامت تمھیں جس کسی دہشت میں دیکھیں گے اس سے تمھیں چھڑا دیں گے ابن عساکر عَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ **حدیث ۲۱۰** جب امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابولؤلؤہ مجوسی خبیث نے خنجر مارا اور امیر المومنین نے شوریٰ کا حکم دیا کہ میرے بعد عثمان غنی علی مرتضےٰ و طلحہ و زبیر و عبدالرحمٰن بن عوف و سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم چھ صحابیوں سے مسلمان جسے مناسب تر جانیں خلیفہ بنائیں، حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خدمت امیر المومنین میں آئیں اور کہا اے باپ میرے بعض لوگ کہتے ہیں یہ چھ شخص پسندیدہ نہیں امیر المومنین نے فرمایا مجھے تکیہ لگا کر بٹھا دو بٹھائے گئے ارشاد فرمایا علی کی شان میں کیا کہہ سکتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اے علی اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں لا تو روزِ قیامت میرے ساتھ میرے درجے میں داخل ہوگا بھلا عثمان کی شان میں کیا کہہ سکتے ہیں میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس دن عثمان انتقال کریگا آسمان کے فرشتے اس پر نماز پڑھیں گے میں نے عرض کی یا رسول یہ فضیلت خاص عثمان کیلیے ہے یا ہر مسلمان کے لیے فرمایا خاص عثمان کے لیے، طلحہ بن عبید اللہ کو کیا کہیں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کجاوا پشت مرکب سے گر گیا تھا میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کون ہے کہ میرا کجاوا ٹھیک کر دے اور جنت لے یہ سنتے ہی طلحہ دوڑے اور کجاوا درست کر دیا حضور پر نور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوار ہوئے اور ان سے ارشاد فرمایا یا طلحۃ ھٰذا جبریل یقرئک السلام

وَیَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ فِیْ اَھْوَالِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی اُنْجِیَكَ مِنْھَا۔ یہ جبرئیل ہیں تجھے سلام کہتے اور بیان کرتے ہیں کہ میں قیامت کے ہولوں میں تمہارے ساتھ رہونگا یہاں تک کہ اُن سے تمھیں نجات دونگا۔ زبیر بن عوام کو کیا کہیں گے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ حضور آرام فرمارہے تھے۔ زبیر بیٹھے پنکھا جھلتے رہے یہاں تک کہ محبوب رب العلمین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہوئے فرمایا اے ابوعبداللہ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ہے کیا جب تو جھل رہا ہے عرض کی میرے ماں باپ حضور پر نثار جب سے برابر جھل رہا ہوں سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ھٰذَا جِبْرِیْلُ یُقْرِءُكَ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ اَنَا مَعَكَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی اَذُبَّ عَنْ وَّجْھِكَ شَرَرَ جَھَنَّمَ یہ جبرئیل ہیں تجھے سلام کہتے اور بیان کرتے ہیں کہ میں روز قیامت تمھارے ساتھ رہونگا یہاں تک کہ تمھارے چہرے سے جہنم کی اڑتی چنگاریاں دور کردونگا۔ سعد بن ابی وقاص کو کیا کہینگے میں نے روز بدر دیکھا سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے چودہ بار اپنی کمان چلہ باندھ کر انھیں عطا کی اور فرمایا تیر مار تیرے قربان میری ماں اور باپ۔ عبدالرحمن بن عوف کو کیا کہیں گے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا حضور حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں تشریف فرما تھے دونوں صاحبزادے رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھوک کے رونے بلکتے تھے سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کون ہے کہ کچھ ہماری خدمت میں حاضر کرے اس پر عبدالرحمن بن عوف حیس (کہ خرمائے خستہ بر آوردہ اور پنیر کو باریک کوٹ کر گھی میں گوندھتے ہیں) اور دو روٹیاں کہ ان کے بیچ میں روغن رکھا تھا لیکر حاضر ہوئے رحمت عالم صلے

ف ۲۶۱ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا اللہ میرے دنیا کے کام بنادے میری آخرت تو خود میرے ذمے ہے۔

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کفاکَ اللّٰہُ اَمرَ دُنیاکَ فَاَمَّا اَمرُ اٰخرتِکَ فَاَنَا لَھَا ضَامِنٌ اللہ تعالیٰ تیرے دنیا کے کام درست کردے اور تیری آخرت کے معاملہ کا تو میں ذمّہ دار ہوں معاذ بن المثنیٰ فِی زِیَادَاتِ مُسنَدِ مُسَدَّدٍ وَالطَّبرَانِیُّ فِی الاَوسَطِ وَاَبُو نُعَیمٍ فِی فَضَائِلِ الصَّحَابَۃِ وَاَبُوبَکرِنِ الشَّافِعِیُّ فِی الغَیلَانِیَّاتِ وَاَبُوالحَسَنِ بنُ بِشرَانَ فِی فَوَائِدِہٖ وَالخَطِیبُ فِی تَلخِیصِ المُتَشَابِہِ وَابنُ عَسَاکِرٍ فِی تَارِیخِ دِمَشقَ وَالدَّیلَمِیُّ فِی مُسنَدِ الفِردَوسِ عَن عَبدِ اللّٰہِ بنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنھُمَا امام جلیل جلال سیوطی جمع الجوامع میں فرماتے ہیں سَنَدُہٗ صَحِیحٌ اس حدیث کی سند صحیح ہے **تکملۂ کاملہ** وصل اوّل کی طرف پھر عود کرنا وَالعَودُ اَحمَدُ ؎

اَعِد ذِکرَ وَالِینَا لَنَا اِنَّ ذِکرَہٗ ۔ ھُوَ المِسکُ مَا کَرَّرتَہٗ یَتَضَوَّعُ

باز ہوائے چمنم آرزو ست ۔ جلوۂ سرو و سمنم آرزو ست

پھر اٹھا دلولہ یادِ بیابانِ حرم ۔ پھر کھنچا دامنِ دل سوئے مغیلانِ حرم

اللہ اللہ اس حدیث صحیح کے پچھلے جملے نے پھر وصل اول احادیث متعلقہ محبوب اجمل صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آتشِ شوق سینے میں بھڑکا دی کتا اپنے پیارے آقا مہربان مولیٰ کا دروازہ چھوڑ کر کہاں جائے ہر پھر کر وہیں کا وہیں رہا چاہیے بلکہ واللہ یہ کتا اپنے کریم مالک کے در پاطہر سے ہٹا ہی نہیں انبیاء کے دروازہ پر جائے تو انہیں کا گھر ہے اولیاء کے یہاں آئے تو انہیں کا در ہے ملائکہ کی منزلوں گزرے تو انہیں کا نگر ہے ع کوئی اور اُن کے سوا کہاں وہ اگر نہیں تو جہاں نہیں سے بکہ چراغ سنت دریں خانہ کہ از پرتو آں ۔ ہر کجا درنگری انجمنے ساختہ اند

آسمان خوان زمین خوان زمانہ مہمان ! ٭ صاحبِ خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا
بندہ ات غیرت برد کے بو د غیرت رود ٭ در دو دو چوں نگرد ہم شاہِ آں ابوابِ تو ئی

حدیث ۱۱۱۲ نزال بن سبرہ فرماتے ہیں ایک دن ہم نے امیرالمومنین مولےٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو خوشدل پایا عرض کی یا امیرالمومنین اپنے یاروں کا حال ہم سے بیان کیجئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب صحابہ میرے یار ہیں ہم نے عرض کی اپنے خاص یاروں کا تذکرہ کیجئے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی صحابی نہیں کہ میرا یار نہ ہو ہم نے عرض کی ابوبکر صدیق کا حال بیان کیجئے فرمایا یہ وہ صاحب ہیں کہ اللہ عزوجل نے جبریل امین و محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان پر ان کا نام صدیق رکھا۔ وہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلیفہ تھے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں ہمارے دین کی امامت کو پسند فرمایا تو ہم نے اپنی دنیا میں بھی انہیں کو پسند کیا ہم نے عرض کی عمر بن خطاب کا حال فرمائیے فرمایا یہ وہ صاحب ہیں جن کا نام اللہ عزوجل نے فاروق رکھا انھوں نے حق کو باطل سے جدا کر دیا میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عرض کرتے سنا کہ الٰہی عمر بن الخطاب کے سبب اسلام کو عزت دے ہم نے عرض کی عثمان کا حال کہیے فرمایا ذَاكَ امْرُؤٌ تُدْعٰى فِي الْمَلَاءِ الْاَعْلٰى ذَا النُّوْرَيْنِ كَانَ خَتَنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَيْهِ ضَمِنَ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ یہ وہ صاحب ہیں کہ ملاء اعلےٰ و بزم بالا میں ذی النورین پکارے جاتے ہیں سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو شہزادیوں کے شوہر ہوئے سرور اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ

ف ۲۱۲ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان جنتی ہیں ضمانت فرمائی

وسلم نے ان کے لیے جنت میں ایک مکان کی ضمانت فرمائی ہے خیثمۃ و
اللالکائی والمشاری فی فضائل الصدیق وابن عساکر عنہ عن علی
کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ورواہ عنہ ابونعیم قال سالنا علیاً عن عثمن
رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال ذاک امرؤ فذکرہ **حدیث ۲۱۲** کہ سید عالم صلے
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ میں کسی سے فرمایا اپنا گھر میرے ہاتھ بیچ ڈال کہ مسجد
الحرام میں زیادت فرماؤں اور تیرے لیے جنت میں مکان کا ضامن ہوں اُسنے عذر کیا پھر
فرمایا انکار کیا۔ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر ہوئی یہ شخص زمانہ جاہلیت میں اُن کا
دوست تھا اس باصرار تمام دس ہزار اشرفی دیکر خرید لیا۔ پھر حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے عرض کی کہ حضور اب وہ گھر میرا ہے فہل انت اٰخذھا ببیت تضمن لی فی الجنۃ
کیا حضور مجھ سے ایک مکان بہشتی کے عوض لیتے ہیں جسکے حضور میرے لیے ضامن ہوجائیں
قال نعم فرمایا ہاں فاخذھا منہ وضمن لہ بیتا فی الجنۃ واشھد لہ علی ذالک
المؤمنین حضور نے ان سے وہ مکان لیکر جنت میں آنکے لیے ایک مکان کی ضمانت
فرمائی اور مسلمانوں کو اس معاملہ پر گواہ کرلیا اخرجہ الحاکمی فی فضائل عثمن عن
سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم **حدیث ۲۱۳** کہ جب
مہاجرین مکہ معظمہ سے ہجرت فرماکر مدینہ طیبہ میں آئے یہاں کا پانی پسند نہ آیا شور تھا بنی غفار
سے ایک شخص کی ملک میں ایک شیریں چشمہ مسمّے بہ رومہ تھا وہ اس کی ایک مشک
نیم صاع کو بیچتے سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا بعنیھا بعین فی
الجنۃ یہ چشمہ میرے ہاتھ ایک چشمہ بہشت کے عوض بیچ ڈال عرض کی یا رسول اللہ میری
اور میرے بال بچوں کی معاش اسی سے ہے مجھ میں طاقت نہیں یہ خبر عثمان غنی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو پہنچی وہ چشمہ مالک سے پینتیس ہزار روپے کو خرید لیا پھر خدمت اقدس حضور
سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ اَتَجْعَلُ
لِی مِثْلَ الَّذِی جَعَلْتَ لَہٗ عَیْنًا فِی الْجَنَّۃِ اِنِ اشْتَرَیْتُہَا یا رسول اللہ کیا جسطرح
حضور اس شخص کو چشمہ بہشتی عطا فرماتے تھے اگر میں یہ چشمہ اس سے خرید لوں تو
حضور مجھے عطا فرمائینگے قَالَ نَعَمْ فرمایا ہاں عرض کی میں نے بیر رومہ خرید لیا اور مسلمانوں پر وقف
کر دیا اَلطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ وَابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث
۲۱۴ ف ۲۶۴ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اِشْتَرٰی عُثْمٰنُ بْنُ عَفَّانَ مِنْ رَسُوْلِ
اللہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الْجَنَّۃَ مَرَّتَیْنِ یَوْمَ رُوْمَۃَ وَیَوْمَ جَیْشِ الْعُسْرَۃِ
عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو بنی صلے اللہ وسلم سے جنت خریدلی بیر رومہ کے دن
اور لشکر تنگدستی کے روز اَلْحَاکِمُ وَابْنُ عَدِیٍّ وَعَسَاکِرُ عَنْہُ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ
حدیث ۲۱۵ ف ۲۶۵ کہ حضور مالک جنت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے فرمایا لَکَ الْجَنَّۃُ عَلَیَّ یَا طَلْحَۃُ غَدًا کل تمہارے لیے جنت میری ذمہ پر ہے
اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی فَضَائِلِ الصَّحَابَۃِ عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ
حدیث ۲۱۶ ف ۲۶۶ صحیح بخاری شریف میں سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ یَّضْمَنْ لِّیْ مَا بَیْنَ لَحْیَیْہِ وَمَا
بَیْنَ رِجْلَیْہِ اَضْمَنْ لَہُ الْجَنَّۃَ جو میرے لیے اپنی زبان وشرمگاہ کا ضامن ہو جائے
(کہ ان سے نافرمانی نہ کرے) میں اسکے لیے جنت کا ضامن ہوں۔ امام الوہابیہ علیہ ما
علیہ اپنے مقر کو پہنچا اب یہ حدیثیں کسے دکھائیں کہ اوبے بصر بد زبان تیری نزدیک تو
وہ کسی چیز کے مختار نہیں ان کو کسی نوع کی قدرت نہیں کسی کام میں نہ بالفعل انکو دخل ہے

ف ۲۶۴ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی کے ہاتھ جنت بیچی۔ ف ۲۶۵ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت دینا اپنے ذمے کر لیا۔

ف ۲۶۶ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر نیک بندے کے لیے جنت کی ضمانت فرمائی۔

نہ اُسکی طاقت رکھتے ہیں اپنی جان تک کے نفع و نقصان کے مالک نہیں دوسرے کا تو کیا کر سکیں اللہ کے یہاں کا معاملہ انکے اختیار سے باہر ہے وہاں کسی کی حمایت نہیں کر سکتے کسی کے وکیل نہیں بن سکتے" ان حدیثوں کو سوجھ کہ وہ بتملیک الٰہی عزوجل جنت کے مالک کارخانہ الٰہی کے مختار ہیں ضمانتیں فرماتے ہیں اپنے ذمے لیتے ہیں عطا فرماتے ہیں بیع کر دیتے ہیں ہر عاقل جانتا ہے کہ بیع وہی کریگا جو خود مالک ہو یا مالک کی طرف سے ماذون و مختار ورنہ فضولی ہے جسکا قصد فضول اور عقد بیکار الحمد للہ اہل حق کے نزدیک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نفاذ تصرف کی دونوں وجہیں حاصل حقیقت عطائیہ لیجیے تو وہ ضرور مالک جناں بلکہ مالک جہاں ہیں اور ذاتیہ لیجیے تو مالک حقیقی کے ماذون مطلق و نائب کامل ہاں گمراہ بددین وہ جو دونوں شقیں باطل جانے اور اللہ کے حبیب صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ فضولی محض مانے وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ حدیث ۲۱۷ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مَنْ بَکَّرَ یَوْمَ السَّبْتِ فِیْ طَلَبِ حَاجَۃٍ فَاَنَا ضَامِنٌ بِقَضَائِھَا جو شنبے کے دن تڑکے سے کسی حاجت کی تلاش کو جائے میں اس کی حاجت روائی کا ذمہ دار ہوں ابو نعیم عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا حضرت سیدی نظام الحق والدین محبوب الٰہی سلطان الاولیا قدست اسرارھم کی نسبت لوگ کہتے ہیں بعد جمعہ جو کیجے کام ٭ اسکے ضامن شیخ نظام ۔ وہابی اسے شرک کہتے ہیں وہی حکم اس حدیث پر لازم حدیث ۲۱۸ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبل بعثت حضور پر نور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب یمن کو تجارۃً جاتے ایک پیر مرد عسکلان بن عواکر کے یہاں قیام فرماتے وہ ان سے مکہ معظمہ کا حال پوچھتے تم میں کوئی مشہور بلند چرچے والا پیدا ہوا کسی نے تم پر تمہارے دین میں خلاف کیا یہ انکار کرتے جب بعد

ف ۲۶۷ جب امام الوہابیہ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو معاذ اللہ فضول بتاتا ہے ف ۲۶۸ حدیث کہ شنبہ علے الصباح کسی حاجت کی تلاش میں جائے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ اس کی حاجت روائی کے ذمہ دار ہیں۔

بعثت اقدس سنگئے۔ پیر مرد نے کہا میں تمھیں وہ بشارت دیتا ہوں کہ تمھارے لیے تجارت سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے تمھاری قوم سے نبی برگزیدہ کو مبعوث فرمایا ان پر اپنی کتاب اتاری وہ اصنام سے رد کرتے اور اسلام کی طرف بلاتے ہیں حق کا حکم دیتے اور اسکے غافل ہیں باطل سے منع کرتے اور اسکے مبطل ہیں وہ ہاشمی ہیں اور تم اے عبدالرحمٰن اُنکے ماموں جلد پلٹو اور ان کی خدمت تصدیق کرو اور یہ اشعار میری طرف سے اُن کی بارگاہ والا میں پہنچاؤ (چند اشعار دربارۂ تصدیق رسالت و اظہار شوق حضرت وعذر پیرانہ سالی و استعانت سرکار عالی صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کہے ازانجملہ یہ دو شعر ہیں)

اَذَانَا اَبِالْحَقِّ يَارَبِّيْعُ ✣ فَاَنْتَ حِرْزِيْ وَمُسْتَرَاحِيْ

فَكُنْ شَفِيْعِيْ اِلٰى مَلِيْكٍ ✣ يَدْعُوا الْبَرَايَا اِلَى الْفَلَاحِ

جبکہ شہر والوں کو دوری فاصلہ نے بعید کر دیا تو حضور میری پناہ اور مجھے راحت ملنے کی جگہ ہیں تو حضور میرے شفیع ہوں اس بادشاہ کے یہاں جو مخلوق کو نجات کیطرف بلاتا ہے۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واپس آ کر یہ حال صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گذارش کیا انھوں نے فرمایا یہ محمد بن عبداللہ ہیں جنھیں اللہ عزوجل نے اپنی تمام مخلوق کی طرف رسول کیا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تم انکے حضور حاضر ہو یہ حاضر ہوئے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں دیکھکر تبسم فرمایا اور ارشاد ہوا میں ایک سر دار چہرہ دیکھتا ہوں جس کیلیے خیر کی امید ہے کہو کیا خبر ہے انھوں نے عرض کی کیسی۔ فرمایا پیام بھیجنے والے نے جو پیام ہمارے حضور بھیجا ہے وہ امانت ادا کرو سننے ہو اور لادیکھو خواص مومنین سے ہیں عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سنتے ہی مسلمان ہوگئے پھر وہ اشعار حضور میں عرض کیے سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا رُبَّ مُؤْمِنٍ بِيْ وَلَمْ يَرَنِيْ وَمُصَدِّقٍ بِيْ

وَمَا شَهِدْنَا إِلَّا أُولٰئِكَ إِخْوَانِي وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ أَجْمَعِيْنَ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ۝

تصانیف
امام اہل سنت مولینا احمد رضا خاں صاحب بریلوی
کشف المحجوب
خدا توفیق دے تو اچھی کتابیں پڑھا کرو
کنز الایمان حاشیہ نور العرفان
قسم اول ۲۵/-/-
الامن والعلیٰ
دو روپے آٹھ آنے
الکوکبۃ الشہابیہ
بارہ آنے
احکام شریعت کامل
تین روپے
الاستمداد
ایک روپیہ آٹھ آنے
سبحان السبوح
دو روپے آٹھ آنے
کفل الفقیہ الفاہم
تین روپے
الملفوظ اول دوم سوم چہارم
پانچ روپے
اہلاک الوہابیین
آٹھ آنے
حدائق بخشش کامل
تین روپے
اقامۃ القیامۃ
آٹھ آنے
فقہ شہنشاہ
آٹھ آنے
سیف مصطفےٰ
ایک روپیہ
وصایا شریف
چھ آنے
گیارہ آنے
ملنے کا پتہ
نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور